



کمالات ہینائزم

(المعروف)

ٹیلی پیتھی..... مسمریزم



برچو

ایمان والہ کل میرے والدین پر رحم کرے..... آمین



شرکت علی خاگر قادری

عشاء پیلر مکیشنز



جدید ویسج
اس علم کو سیکھ کر ہر کوئی فائدہ حاصل کر سکتا ہے

کمالات ہینائزم

المعروف

ٹیلی پیٹھی..... مسمریزم

یہ دیوتاؤں کا علم نہیں
یہ ہمارے بزرگوں کی روحانیت کا علم ہے

ہینائزم کا مکمل نصاب

نظر ثانی

شوکت علی شاہ کراچی

معاونت

پیر فتح اللہ سبحانی مرحوم

معاونت: الاکاش برنی

ناشر

عثمان پبلی کیشنز

جلال دین اسپتال ملنگ، چوک اردو بازار، لاہور

فون: 042-37640094 موبائل: 0333-4275783

مرچو

اے مالک کل میرے والدین پر رحم فرما آمین

بسم الله الرحمن الرحيم

انتساب

اپنے محسنوں

☆ فیض اللہ اعوان صاحب

☆ بابا احمد دین قادری حافظ آبادی

☆ بابا محمد انور قادری حافظ آبادی

☆ حافظ محمد ابوبکر حافظ آبادی

☆ محمد اشرف حافظ آبادی

☆ محمد عبداللہ بشارتی

☆ عبدالجید ملتانی

کے نام

نہرست

نثر لفظ

سرگزیم

سرگزیم کی تعریف

ظہر کا کائنات پر مکتبہ شمس اتر

عشق نام

ہسٹری سرگزیم

دنیا ایک گنگا ہے

سرگزیم سے کام لینا

کائنات سرگزیم

ماہیتی

ممن کی دنیا

سرگزیم کی طاقت

سرگزیم کے حلقہ شہری ہدایت

سرگزیم اور چودہم شہر قرق

سرگزیم کی اصلی حقیقت

کھٹک کے اندر سرگزیم

چوہان میں سرگزیم

روم میں سرگزیم

نیل پتھی

نیل پتھی کیا ہے؟

نیل پتھی کا طوطا ہزار

حق اشعور اور نیل پتھی

اشعور

نیل پتھی اور اشعور کی ذہن

شعور

شعور کا دل

نیل پتھی اور محنت

نیل پتھی اور معیار

پرفوریکل فٹ

7

9

10

10

11

11

12

13

14

15

15

15

16

17

18

20

20

20

21

22

24

25

26

27

28

28

28

28

29

انسان برقی مشین ہے

نیل پتھی کی جاوےت عجیب

نیل پتھی کا طوطا ہزار

روحانیت اور نیل پتھی

نیل پتھی میں کمال ہائی کسٹری

نیل پتھی میں درد کا پتھر کا کمال

یورپ کے ڈاکٹر زویر کا کہنا

خیالات اور نیل پتھی

تفسیر خیالات

عصبی نظام اور نیل پتھی

اعصاب اندماغ کے

انسانی دماغ کی ساخت

نیل پتھی میں دماغی فرس

نیل پتھی میں یادداشت

نیل پتھی میں حسائی آسٹری

نیل پتھی میں شعور کا

نیل پتھی میں ذہنی کمال مغائی

نیل پتھی میں سائنس کی اہمیت

نیل پتھی کا کمال

خیالات کی ترتیل

خیالات کی ترتیل اور انسانی ساخت

خیالات مانت

بقول امیر لڈشرن

عکس کے ذریعہ رابطہ

وہ جان کی کیفیت

اور اک

عصبی کمزوری

نیل پتھی اور وہجہ بندی

مستقبل بنی کی صلاحیت

مستقبل بنی کی حقیقت ہے؟

مستقبل بنی کی منطق

31

31

32

33

33

35

35

36

37

37

37

40

40

41

42

42

43

43

44

45

45

46

47

48

48

49

49

50

50

51

51

52	آنکھوں میں حجاب کی قوت پیدا کرنا	68	ٹیلی ویشن اور ٹیلی فون
53	مغش سے حلق ضروری ہدایات	68	ٹیلی ویشن اور شیشیت
54	عذاب کی دال	69	سائنس
54	ٹیلی ویشن کیلئے ریاضت کی ضرورت	69	علم تصوف کیا ہے؟
54	ٹیلی ویشن کیلئے رہنما اصول	70	تصوف کا مقہوم
55	بنیادی باتیں	71	منزل کا راست
55	عالم کی بازیافت	71	اسلام سے قبل
56	معمول کی بازیافت	71	ادبیت کی بلندی کیلئے
56	عملی تکنیک کیلئے سہری راہنما اصول	72	مشاہدہ
57	عالم کی خصوصیات	72	زمانہ قدیم
57	ہدایات کے واسطے عالم	73	ٹیلی ویشن کی کشف سہی کی شرح
58	ایسے معمول جو جلد مٹا رہتے ہیں	74	چٹا شست
58	میزم کے کچھ پتے ہیں؟	74	عولیم
58	معمول کے خواص کیسے ہونے چاہئیں	75	القاء الہی
58	ایسے معمول جو دیر سے مٹا رہتے ہیں	75	چٹا نوم کو مٹا رہتی عنصر
59	معمول صورت میں یہ غرض ہونے چاہیے	76	ٹیلی ویشن سسریم چٹا نوم
59	ٹیلی ویشن اور اعتدالی فوٹون	76	چٹا نوم میں شریض کاغذ
59	ٹیلی ویشن اور رسائی صحت	76	چٹا نوم کا استعمال
60	ٹیلی ویشن اور کردار	77	چٹا جیسی فقر
60	ٹیلی ویشن اور جمل مراقبہ	77	چٹا غواب
61	احساس بختری	79	تھیلن فکس
61	ٹیلی ویشن میں سہرا تجربہ	80	چٹا نوم ایک آرٹ
62	ٹیلی ویشن میں شریک اور تجربہ	80	چٹا نوم کی طاقت کا اندازہ
63	بگ بگ اور ٹیلی ویشن	81	چٹا نوم میں انکدامات کا ضروری ہونا
64	ٹیلی ویشن کا اصل مقصد کیا ہے؟	81	چٹا نوم اور تھیلن
64	ٹیلی ویشن کے فائدے	81	چٹا شست کا مقام
65	ٹیلی ویشن کیلئے ٹیلی ویشن اور بگ بگ شری	82	چٹا نوم کیلئے ضروری ہدایات
65	بگ بگ کے حسن	83	عالم اور معمول کا تعلق کیا ہونا چاہیے؟
66	بگ بگ	83	چٹا نوم اور دنیا
67	قوت کو پیدا کرنے کیلئے	85	آسٹروپل پر چٹا شست
67	عقلمی نظام اور ٹیلی ویشن	85	سریشہ پاور

85	انسانی جبلت اور اس کا کردار	107	جبر و طرد و تارخ و تارخ
86	روشن فکری کیا ہے؟	107	حضرت قس الدین ترک
87	لینٹین کی اقسام	108	حضرت محمد علا الدین مبارک گیلانی
87	علم البصیر	109	ہدایات
87	عین البصیر	110	علاقہ متحون کے کرنے کا نام
87	حق البصیر	111	میزم کو تھیلن کرنے کی مشق
88	کشف	111	میزم کو تھیلن کرنے کا نام
89	مکاشفہ	112	آئینہ سکھائی جانے کا طریقہ
89	سائیکو تھیس اور تربیت	112	اپنے کردار کو سمجھنے کا طریقہ
90	زراعت کا خیال	112	اثر ہمر کے اثر کی تربیت
90	موت اور تھیلن شری	113	حالات اور تربیت کرنے کا طریقہ
90	تجربات اور مشاہدات	113	مکسٹر کے کچھ پتے ہیں؟
91	کشف	114	معمول کی کشفی
91	حاضر است ادراع کا علم	114	مکسٹر کو چٹک کرنے کا طریقہ
92	ابتدائی تاریخ	115	قوت اور ادراع کا علم
93	حقین و تھیلن	115	روایت کے مصادیق کیا ہے
94	تھیلن میں کشفی کا مقام	116	پاسوں کی تھیلن اور تھریف
94	تھیلن اطلاع	118	پاس کی تھیلن کرنے کا طریقہ
95	نورانی تھیلن کیا ہے؟	118	پاسوں کی تربیت
96	نورانی تھیلن کی شعاعیں	119	مغشوں سے ہونے والے اعتراضات
97	روحانی علم	120	نامش
99	روحانی ماملوں کے چند اقتعات	120	گلاس پر تھیلن جمانے کی مشق
100	تصورات کے کڈرے	121	نزدیک اور دور کی تھریف درست کرنے کی مشق
101	حاضر است ادراع	121	نزدیک کی تھریف درست کرنے کی مشق
103	حاضر است ادراع	122	سورج پر تھیلن جمانے کی مشق
103	تھیلن تھروفات کا دیکھا	122	دوسرے کا تھیلن اور تھریف معلوم کر لینا
103	مثال ٹھیلن پر	123	آزاد کوئی
104	پورب کے تھیلن	124	آزاد کوئی کی مشق
105	مغزات اور روحانی کمالات	125	نظام ہند کی مشق
105	حضرت میاں میر صاحب کا واقعہ	125	ٹیلی ویشن اور انوکھ شیک کے بقول
106	تھیلن مکر اور ادراع میں تھیلن	125	تھیلن کرنے کا طریقہ

بسم الله الرحمن الرحيم

پیش لفظ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بندہ ناچنے لے قلم اٹھا کر مخلوق خدا کو دوسرے علوم کی طرح مسریم لمبلی جتنی چنانچہ علم سے بھی روشناس کروایا جائے کہ یہ علم کیا ہے اور اس سے کیا کیا فوائد حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ بندہ ناچنے نے بڑی محنت کر کے اس علم کے ماہرین کے طریقے پتے پائے ہیں اور مختلف طریقوں پر غور و خوض اور بحث کر کے نتیجہ اخذ کیا ہے جو آپ حضرات کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے جو آپ اس کتاب کو پڑھنے کے بعد خود اختیار کر لیں گے جو آپ کو پسند ہوگا اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے پناہ طاقت سے نوازا ہے جس کے ذریعہ سے وہ ہر کام کر سکتا ہے۔ کوئی بھی کام ناممکن نہ ہے۔ صرف اس کے لئے محنت و جدوجہد کی ضرورت ہوتی ہے مجھے قوی امید ہے کہ اس فن کو حاصل کرنے کیلئے یہ کتاب بڑی رہنمائی کرے گی اور شاہدین کے لئے بڑی مفید ثابت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ بندہ کی اس محنت کو پایہ تکمیل تک پہنچائے اور قارئین کو بھی اس فن کو سیکھنے اور سمجھنے میں آسانی عطا فرمائے تاکہ ایک عام آدمی اس کے اسرار و رموز اور طریقے پائے سکے اور انسانیت کی فلاح و بہبود کیلئے اسے اپنے استعمال میں لائے۔

جو حضرات مسریم کو مکمل کرنا چاہتے ہیں اور اس کے ماہر بننا چاہتے ہیں ان کو معرفت کی حالتوں کو عبور کرنا پڑتا ہے مگر یہ تصور اور مراقبہ کی مشق سے ہی کیا جاتا ہے سانس کے عمل کی مشق بہت ضروری ہوتی ہے کیونکہ اس کے ذریعہ سے تصور کیا جاتا ہے۔

اس کتاب میں مسریم لمبلی جتنی چنانچہ علم کے فن کو سیکھنے والوں کیلئے قدم قدم پر

145	کسائی کا علاج	126	لمبلی جتنی چنانچہ علم کے فن کو سیکھنے والوں کیلئے قدم قدم پر
146	خون کی کمی کا علاج	126	کان کی مشق
146	امراض قلب کا علاج	127	الہی کی مشق
146	اصحاب نے خاص کی بیماریوں کا علاج	127	تصورات کیلئے مشق کرنے کا طریقہ
147	مردوں کی خاص بیماریوں کا علاج	128	لی کے کی صلاحیت کیلئے مشق
147	بیماری کا علاج	128	دشمن گیری کیلئے مشق
147	اصحاب کے مریض کا علاج	129	یکسوئی
147	جلدی کی بیماریوں کا علاج	130	یکسوئی قلب کی مشق کرنے کا طریقہ
148	گردن کے درد کا علاج	131	سورج کی مشق کا طریقہ
148	مٹن کی بیماریوں کا علاج	131	تکلیف دہانے کی مشق
148	زکام کا علاج	132	آنکھوں کی مشق کا طریقہ
149	دانت کے درد کا علاج	132	منجھنی کی مشق کرنے کا طریقہ
149	کان کی بیماریوں کا علاج	133	ڈاکٹر ویزو کی مشق
149	پیش کی بیماریوں کا علاج	134	جانے کو تشق
149	جڑوں کے درد کا علاج	134	لمبلی فن کا مقصد
150	علاج دوسر	134	تین مشقیں
150	چنانچہ علم کے علاج	135	ڈاکٹر نوری کی مشق
151	لمبلی جتنی چنانچہ علم کے	136	لمبلی جتنی کی مشق نمبر 1
152	لمبلی جتنی	136	لمبلی جتنی کی مشق نمبر 2
153	آعرش بری رائے	137	معمول کو ملانے میں ڈاکٹر ویزو کا طریقہ
		137	معمول کو ملانے میں ڈاکٹر ویزو کا طریقہ
		138	گھڑے کا حرکت کرنے کی مشق
		139	سارے تجربہ بات
		140	دیکھی
		140	ذہانت
		140	کاپان
		141	خوف کا بیان اور حساسی تبدیلیات
		142	راک ٹک کی مندرج
		144	آسن اور تجربہ
		144	تفصیل مرض
		145	بہ خرابی کا علاج

راہنما اصول وضع کئے گئے ہیں اور اس کتاب کو اتنا آسان اپنے قارئین کے لئے بنادیا گیا ہے کہ ان کو دیکھنے میں کسی بھی قسم کی کوئی مشکل درپیش نہ ہو یہ کتاب بڑی جامع ہے۔ اس میں بندہ نے پوری کوشش اور دلائل کے ساتھ ان علوم کے بارے میں روشناس کرانے کی کوشش کی ہے ان علوم کی حقیقت تو اپنی جگہ درست ہی سمجھ کر بہت سے پورچین مالک ان علوم کو اپنا ہی کب و کمال سمجھ بیٹھے تھے اور اس کا لفظ استعمال کرنے لگے تھے اور اپنی ذہنی اختراع کو درست قرار دیتے تھے حالانکہ یہ علوم روحانیت کی ایک معمولی سی جھلک ہے۔

ہمارے تفسیران اسلام نے تو بڑے بڑے مجرے دکھائیے اولیاء کرام نے ایسی ایسی کرامات دکھائی کہ انسانی عقل حیران ہو کر رہ گئی۔ حقیقت میں روحانیت اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی طاقت کا نام ہے تو بندہ کا مقصد بھی پورا ہو گا جب قارئین کرام اس کو بڑھ کر مستفید ہوں گے اور اپنے فیصلے سے آگاہ کریں گے کہ یہ کتاب طالبین کے لئے راہنمائی اصول پر اثر اور پرتا حیریں تو پھر بندہ گنہگارو کے حق میں ہاتھ اٹھا کر دعا کریں گے تو مقصد پورا ہو جائے گا امید و آئن ہے کہ قارئین کرام میری اس گزارش کو ضرور مان لیں گے۔ شکریہ

اللہ والے دیتے تو ہیں سب کچھ

مگر چاہئے کہ بعد دیتے ہیں سب کچھ

آپ کی دعاؤں کا طلب گار

شوکت علی شاہ قادری

اسلام پورہ سکھ نہر شالہ مارٹا ڈائن، لاہور

0307-4917497



مسمریزم

Mesmerism

لفظ مسمریزم مسمر سے نکلا ہے۔

بانی مسمریزم جرن طیبہ: جس کا نام مسمر فرانتزا تھا۔

پیدائش: 1736ء کو قبضہ شین میں پیدائش ہوئی تھی۔

تعلیم: وی آئیورنورٹش میں تعلیم حاصل کی۔

مقالہ: دوران تعلیم ستاروں کے مقناطیسی اثرات کے بارے میں جو انسانوں پر پڑے تھے تحریر کیا۔

علاج: تعلیم کے بعد انسانوں کے امراض کا علاج مقناطیسی قوت سے کرنے کا دعویٰ کیا

کیونکہ یہ سمجھتا تھا کہ مقناطیسی مادہ سے علاج کیا جاسکتا ہے یہ مادہ بڑی قوت کا

مالک ہے۔

موتبتلی: موتبتلی میں اس کو بڑی دھچکی لگی اور موتبتلی کا بڑا ہر سمجھا جاتا تھا۔

1778ء میں مسمریزم میں چلا گیا جہاں اس نے بڑے عجب و غریب طریقہ

سے لوگوں کا علاج کرنا شروع کر دیا اور اس کی وجہ سے وہ بڑا مشہور ہو گیا۔

1784ء میں ڈاکٹروں اور لوگوں نے اس کی بڑی مخالفت شروع کر دی تو مسمر

وہاں سے پریشانی کے عالم میں چلا گیا اور اپنی باقی زندگی خاموشی سے گزاری۔

یہ علم روحانیت کی معمولی سی شاخ کہلاتی ہے۔

روحانی قوت: کشف: غیبی بات سنی

مسمریزم کی تعریف

اس کی تعریف کرنا کوئی معمولی بات نہ ہے بلکہ بہت لمبی چوڑی ہے۔ ماہرین

مسمریزم نے اس کی بہت سی تعریضیں بیان کی ہیں سب تعریضوں کو بیان کرنے سے بندہ

تھامسے صرف اور صرف تھوڑا بہت انکالاب لہاب بیان کیا جاسکتا ہے۔ وہ یہ کلم مسمریزم

جو انسان کی روحانیت سے تعلق رکھتا ہے اور بہت ہی پرانا علم ہے۔

مسمریزم کا درجہ اعلیٰ ہے اس سے ایسے کام لے جاسکتے ہیں جو ناممکن ہوں ہر کام

اس کے ذریعے کیا جاسکتا ہے اور کوئی ایسا مقصد نہیں جو مل نہ ہو سکے۔

مسمریزم ایک بڑی زبردست قوت ہے جس کا کوئی شے بھی مقابلہ نہیں کر سکتی یہ

ایک بڑا کرشمہ ہے اور اس کی تاثیر اکل ہے کیونکہ یہ طاقت الہی اور کرامات و کشف کی کئی ہے

یہ علم تغیر ہے اور عین کوئی کرنے کا ذریعہ ہے یہ دنیا مانیا کا راز جاننے کا علم ہے کامیابی کا

زینہ ہے اللہ تعالیٰ کی ذات میں کم ہو جانے اور فنا ہو جانے کا طریقہ ہے اس سے ہر قسم کی

راحت خوشی حاصل ہو جاتی ہے۔

مسمریزم اور حقوق لازم و ملزوم ہیں ایک دوسرے کے بغیر کام نہیں چل سکتا

کیونکہ روزِ ازل سے آخر تک ہے لوگ اس کے رویہ چلے آ رہے ہیں اور اپنے عقیدہ کے

مطابق اس کو حاجت روائی کا ذریعہ مانتے چلے آ رہے ہیں ہر ملک اور قوم میں اس کا وجود چلا

آ رہا ہے۔

مخلوق کائنات پر مقناطیسی اثر

مسمریزم کا نام مسمر کے ہی نام سے منسوب ہوا تھا۔

ہپناٹزم (Hypnotism) جو اب نئی چیز سمجھی جاتی ہے دراصل اسی کے نام

کے موسوم ہے۔

معنوی خواب: یہ عمل معنوی خواب لانے کیلئے کیا جاتا ہے۔ جس سے بعض امراض

کا علاج کیا جاسکتا ہے۔

مختلف نام

دنیا کے مختلف ملکوں میں مختلف زبانوں میں مختلف ناموں سے پکارا جاتا ہے۔

☆ انگریزی زبان میں مسمریزم (Mesmerism) کہتے ہیں۔

☆ اردو زبان میں روحانیت کہتے ہیں۔

☆ عربی زبان میں علم الاشراق کہتے ہیں۔

☆ فارسی زبان میں حناطیس کہتے ہیں۔

☆ لاطینی زبان میں مکنوم کہتے ہیں۔

☆ ہندی زبان میں یوگ دیا کہتے ہیں۔

ہسٹری مسمریزم

History of Mesmerism

اگر تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو یہ چلتا ہے کہ علم بھی بہت دیر سے چلا آ رہا ہے اور اس کی کوئی انتہا نہ ہے اگر غور سے دیکھا جائے ہمارے بزرگوں کے پاس یہی علم تھا جو کہ اللہ پاک کی طرف سے عطا ہوا تھا جس کی وجہ سے وہ مختلف کرشمے دکھاتے تھے نظر اٹھا کر دیکھتے تھے تو لوگوں کے دلوں کو بدل دیتے تھے نہ مانتے والوں کو مانا لیتے تھے قتلوق خدا کا بھلا کرتے تھے۔ یہ وہ لوگ جو اللہ پاک سے لو لگائے ہوئے تھے اور دنیا کو بے بہا فیض پہنچاتے تھے۔ یہ لوگ کسی کو نظر اٹھا کر دیکھ لیتے اہانتاب لگا دیتے اپنے دھوکے کی خاک دے دیتے تو لوگ صحت یاب ہو جاتے تھے۔

اگر آپ کسی بھی ملک کی تاریخ کا مطالعہ کریں تو یہ چلتا ہے کہ سب میں مسمریزم ہے اور اس کے ذریعے طالع و سجادہ پور ہا ہے۔ اس کی طاقت و تاثیر میں کسی قسم کا فرق نہیں آیا۔

دنیا ایک سٹیج ہے

اس دنیا کی سٹیج پر لاکھوں لوگ آئے اور بڑے بڑے کمالات دیکھا کر چلے گئے۔ ان آنکھوں نے بارہا تھین عالم کو اپنی بہادری شجاعتوں کے جوہر دکھاتے ہوئے دیکھا۔ شاعروں ادیبوں کو رنگ محفل بناتے ہوئے دیکھا۔ تھین عالم نے اپنی طاقت سے دنیا میں بڑے بڑے جھلکے چائے مگر نئی نوع انسانی کو کچھ نہ دے سکے بڑے بڑے ادیبوں شاعروں نے رنگ محفل تو خوب جھلیا مگر عملی زندگی میں رنگ نہ بھر سکے۔ دانشوروں نے حیرت انگیز نظریات و درجوں کے مکر وہ بھی انسانیت کی فلاح و بہبود کیلئے کوئی عملی نمونہ پیش نہ کر سکے۔

دنیوی جاہ و جلال کے مالک مخلوق اور قیلولوں پر غالب تو آئے مگر دلوں کی دنیا تک رسائی نہ حاصل کر سکے۔ سائنسدانوں نے پانی میں تیرنا فضا میں اڑنا تو سیکھا دیا مگر انسان کو انسان بنا کر اس کرہ ارض پر چلنا نہ سیکھا سکے۔

آئیں! ان بزرگوں کا ذکر کریں جنہوں نے انسانیت کی ذوقی ہوئی کشتی کو بچایا اور اس دنیا والوں کو اسے علم وصل سے سیر کیا۔ جن کی طفل دلوں کی دنیا اڑنے لگا اور دنیوی۔ دوس و نفس قلب میں بڑا کھار پیدا ہوا۔ ان کا عملی نمونہ دیکھ کر کہتے پر مجبور ہو گئے۔ خل آدم کے گلشن میں بہار و خزان آتی رہی تاریخ آدم و عالم میں انقلابات آتے رہے اور عجیب و غریب نقشے بنتے رہے اور مکتے رہے۔

کوئی تو اس نینگوں آسمان سے پوچھے جس کی دستوں میں زمانے کی ہزاروں داستانیں نقش ہیں جس نے قوموں کو بننے اور مگرتے دیکھا۔ تہذیبوں کو ابھرتے اور مٹنے دیکھا اولاد آدم کو نچنے اور اڑنے دیکھا۔ بادشاہوں کو تختوں سے محروم ہوتے دیکھا اور گمراہوں کو تاج سجاتے دیکھا۔ بے گھر پستاروں کو فضا پہنچے دیکھا اور پاک بازوں کو خاک و خون میں لٹ پت دیکھا۔ اسے چشم تو داستانوں کی امین ہے۔ ذرا مانتا تو کسی تہذیب انسانی بچا کیلئے کسی کسی کا لہو اور ہڈیاں کام آئیں کسی کسی نے اپنے خون سے آبیاری کی کن کن لوگوں نے اپنے خون سے داستانیں رقم کیں وہ کون تھے جو انسانی لاج بھانے کیلئے میدان

میں اترے اور باڑی جیت کر لے گئے۔ خاک لٹھن گدی پرش ہی یہ حیرے بندے ہوں گے۔ جو اپنا لہو دے کر انسانیت کو زندگی بخشے والوں میں سے ہیں۔

لپٹ جاتے ہیں شمشیروں سے بے خوف و خطر عاشق جنہیں مرنے کا سودا ہو قضا ان کی نگہبان ہے

مسمریزم سے کام لینا

علم مسمریزم جو کہ ایک بہت بڑا علم ہے اس کو لوگوں نے تجربے کر کے بہت کارآمد بنا لیا ہے اس کی مدد سے بڑے بڑے کام لے جانے لگے ہیں۔ پیشگوئیاں کی جاری ہیں لوگوں کو اپنے اوپر مہربان کر لیتے ہیں اور مختلف امراض کا علاج کیا جانے لگا ہے۔

پہلے اس علم سے اس قدر زیادہ کام نہیں لے جاتے تھے جتنے کہ آج کل لے جا رہے ہیں کیونکہ انسانی تجربات کا دائرہ وسیع ہوتا چلا گیا اور مسمریزم بھی حاوی ہوتا چلا گیا اور اس کے ذریعے سے ایسے ایسے حیرت کا دائرہ وسیع ہوتا چلا گیا اور مسمریزم بھی حاوی ہوتا چلا گیا ہونے لگی اور مسمریزم کو کرامات سمجھنے لگے اور اس کی مدد سے کثرت دکھائے جانے لگے اب تو بہت سے امراض کا علاج بھی کیا جانے لگا ہے انسان ہیچان باتوں پر عمل کرتا ہے اور ان کا سونے کو پتھر کرتا ہے جن میں محنت کم ہی کرتی پڑے لیکن محنت کے بغیر کو کوئی کام نہیں کیا جاسکتا۔

مسمریزم اصل میں ایک قہر قوت ہے اس وقت کے ذریعہ سے انسان کے جسم کو ہاتھ کو لگا چھو تک مار کر اس کی تکلیف کو دور کر دیتا اگر وہ مانگے سو چا جائے تو یہ کرامات سے کم نہیں اس کے پیچھے حقیقت میں مسمریزم ہی کام کرتا ہے۔ مسمریزم کی طاقت ہر شخص میں موجود ہے۔

مثال کے طور پر جب ہم کسی کو دیکھتے ہیں یا نظریں ملائے ہیں تو اپنی طرف سمجھ لیتے ہیں یا غلامانِ غصہ پر نظر پڑتے ہی وہ اس کا رویہ ہمو کیا۔ یہ مسمریزم کا کمال ہی تو ہے قوت ہر انسان کے جسم میں موجود ہوتی ہے مگر اس کو مسمریزم کے ذریعے سے بیدار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔



کمالات مسمریزم

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ بنگال کے جادوگر جہانگیر بادشاہ کے دربار میں حاضر ہوئے اور بڑے بڑے کمالات دکھائے ایک جادوگر نے بادشاہ سے عرض کی کہ میرا ایک دشمن پر آسمان پر چڑھ گیا ہے میں بیڑی لگا کر آسمان پر اس کے ساتھ لڑنے کیلئے جا رہا ہوں اور میں اس کو گل کر کے داہن آ جاؤں گا اور ایک عورت کو بادشاہ کے قریب بیٹھا کر کہنے لگا کہ یہ میری بیوی ہے یہ میری آپ کے پاس امانت ہے اس کو میرے آئے تک اپنے پاس رکھنا۔ اس کے بعد جادوگر نے ایک ڈوری کو آسمان کی طرف پھینکا اس کا ایک سر آفتاب ہو گیا پھر اس نے تھپا لگا کر اس پر چڑھ گیا اور نظروں سے غائب ہو گیا اور ڈوری ہلنے لگی تھوڑی دیر کے بعد آسمان کی طرف سے خون نکلنے لگا اور لوگ حیران ہونے لگے اور ہاتھ پاؤں کٹ کٹ کر زمین پر گرنے لگے اور سر بھی زمین پر آکر گرے عورت جو بادشاہ کے پاس بیٹھی ہوئی تھی چلا چلا کر رونے لگی کہ یہ تو لاش میرے خاندان کی ہے دشمن نے اس کو گل کر دیا ہے اور اپنے قبیلے کے لوگوں کو کہنے لگی کہ اب بدھن وغیرہ لاؤ کہ میں اپنے خاندان کے ساتھ قتی ہو جاتا ہوں۔

چنانچہ تاریکی آئی اور اپنے خاندان کے ساتھ چٹا کوام لگا دی گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے راکھ کا ڈھیر بن گئی بادشاہ سمیت اس کو دیکھ کر بہت خست پریشان ہو گئے۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد جادوگر ڈوری کے ذریعے سے آسمان سے اتر آ ہوا گیا اور بادشاہ کے سامنے بیٹھ ہو کر کہنے لگا کہ میں نے دشمن کو گل کر دیا ہے اور بادشاہ کو کہنے لگا کہ میری امانت مجھے داہن دی جائے بادشاہ خست پریشان ہو گیا کہ اس کی بیوی تو قتی ہو گئی ہے اب میں کہاں سے داہن کروں گا میں جسے چاہے عورت زندہ و مرنے سلامت چلی آ رہی ہے اور اپنے خاندان کے پاس آکر کھڑی ہو گئی بادشاہ دیکھ کر بڑا حیران ہوا اس جادوگر کو بڑا انعام و اکرام سے نوازا گیا۔

جادوگر کو کابے حال ہے تو جو لوگ روحانی قوت رکھتے ہیں ان کی روحانی قوتوں کا کیا حال ہوگا ایسے واقعات سے تاریخیں بھری پڑی ہیں۔

آپ نے بھی دیکھا ہوگا یا آپ کا بھی واسطہ پڑا ہوگا ایسے لوگوں سے جن کی نظر

عطاطبی ہوتی ہے آپ غیر ارادہ طور پر ان کے طرف کھینچے چلے جاتے ہیں ان کی مسوکر کن لگا ہیں آپ کے دل میں ساکنی ہوں تو اس وقت دل چاہتا ہے کہ ان کے قریب سے قریب تر ہوتے چلے جائیں۔ دراصل بات یہ ہوتی ہے کہ ہر شخص کے جسم کے اندر اور باہر ایک نور ہوتا ہے یہ اس قدر طاقتور ہوتا ہے کہ اس کی لہریں دور دور تک جاتی ہیں اس قدر انسان کی شخصیت پر کشش ہوتی ہے اس نور کو مختلف ریاستوں سے بھی طاقتور بنایا جاسکتا ہے۔

ماہ بنی

ماہ بنی کی ریاضت انسانی دماغ کی سہر قوتوں کو پیدا کرنے میں بڑا اہم کردار ادا کرتی ہیں چنانچہ خصوصیت کے ساتھ حساس لوگوں پر شدت سے اثر انداز ہوتا ہے اس لئے حساس لوگ ماہ بنی کی مشق سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہیں۔

من کی دنیا

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے پناہ قوتوں سے نوازا ہے لیکن انسان نوازے جانے والی عقلی قوتوں سے آتشا ہے انسان نہیں جانتا کہ اس کے اندر ایک عظیم الشان دنیا موجود ہے جس کا وہ حکمران ہے مختلف ریاستوں سے ہم اس دنیا کی سر کر سکتے ہیں اس عقلی رازوں سے واقفیت حاصل کر سکتے ہیں لیکن ہم نے اپنے من کی دنیا کی کمی جھلک نہیں دیکھی۔ اس پر اسرار دنیا کی جھلک دکھانے کیلئے ہم آگے چل کر یوگ آسن کی مشق بھی کر رہے۔

مسمریزم کی طاقت

اس موجودہ سائنسی ترقی یافتہ دور میں بہت سی باتوں کا انکشاف ہوا ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کا بہت ہی پرگزہ بندہ ہے۔ اگر وہ علم الروح اور علم انفس کے قواعد و ضوابط پر عمل کر لے تو اپنے مالک و خالق کا بلوہ داپنے دل اور دماغ اور اپنی روح میں ظاہر دیکھ سکتا ہے مختلف زمانے میں اس کے مختلف نام رکھے ہیں۔

کوئی عطاطبی قوت کہتا ہے کوئی علم فہم کہتا ہے کوئی تصوف کہتا ہے۔

کوئی کشف و کرامات سے پکارتا ہے بہر حال نام کوئی بھی ہو مسریم کے ذریعہ سے انسان بڑے بڑے کام کر سکتا ہے مسریم ہر قسم کی تھیر کا ذریعہ ہے۔

حکما کے مطابق ہر انسان ان تین چیزوں کا مرکب ہے۔

مادہ..... عقل..... روح

مسریم کے ماہرین بھی ان حالتوں کو ہی حاصل کرتے ہیں مگر آخری حالت کم ہی حاصل ہوتی ہے۔ عالمین کہتے ہیں کہ معرفت کی تینوں حالتیں تصور مراقبہ کے ذریعہ سے حاصل ہو جاتی ہیں کیونکہ ان ہی کے ذریعہ سے ایک عالم اپنے جسم دل و دماغ حواس خمسہ ظاہری و باطنی پر قابو پا لیتا ہے۔

اس جہان فانی کے اندر ہر شے اپنا ایک اثر رکھتی ہے اور اس وجہ سے دوسری اشیاء کو متاثر کرتی ہے حالانکہ جس شے پر اثر والا جاتا ہے وہ بدستور ہوتی ہے لیکن ایک بات یاد رکھیں کہ اثر اس شے پر ہی ہوتا ہے جس میں اس کے قبول کرنے کا مادہ ہوتا ہے۔ اسی اصول کے مطابق سورج چاند ستارے چاند راتوں پر اثر ڈالتے ہیں۔

حیوانوں میں بھی اثر ہوتا ہے وہ دوسروں پر اثر ڈال سکتے ہیں۔

تو بیٹے کنز و ملوٹ کے ذریعے سے جنوں بھوتوں کو بس میں کر لیا جاتا ہے۔ جنات کا سامنا ٹارڈیا جاتا ہے۔ کسی بزرگ نے کسی بیمار آدمی کو کچھ جگہ مار کر شربت کر دیا ان سب باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ انسان میں بھی دوسرے انسان اور حیوان کو متاثر کرنے کا مادہ ہوتا ہے۔

مسریم کے متعلق ضروری ہدایات

مسریم کا مکمل کرتے وقت درج ذیل ہدایات پر عمل کریں۔ عمل کرنے سے

بہت جلدی کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔

☆ جس کمرے میں عمل کیا جائے اس میں شہ زیادہ گرمی اور نہ ہی زیادہ سردی ہو اور نہ ہی اس کمرے میں شور و غصہ ہو۔ یہ کمرہ جماعی دور ہو جانا چاہیے اس میں کسی کا آنا جانا زیادہ نہ ہو۔

☆ معمول پر عمل کرتے وقت اس کا عزیز دوست ساتھ ہو تو زیادہ بہتر ہے۔

☆ معمول کو مشورہ بہت محبت و اخلاق سے دینا چاہیے معمول کی سمجھ میں آئے۔

☆ عامل کوئی ایسی بات نہ کرے جس سے اس کا محسوس ختم ہو جائے۔

☆ عامل جب معمول کو متاثر کر لے تو اسے کسی کو چھونے نہ دے۔

☆ عامل اپنے ہاتھوں کو دور سے استعمال نہ کرے۔

☆ عامل اطمینان کو مد نظر رکھے۔

☆ بیدار کرتے وقت عامل کے ہاتھ کی انگلیاں بند اور ملتی ہوتی ہیں۔

☆ محتاط پس کی اخراج میں انگلیوں کے پوروں سے کام لیا جاتا ہے۔

☆ ایک معمول کو صرف ایک وقت میں ہی متاثر کرنا چاہیے۔

☆ عامل عمل کے بعد معمول سے خود باخشی نہ کرے بلکہ کسی اور سے کرانے۔

☆ عامل کو معمول کے پہلو میں بیٹھنا چاہیے یا سامنے۔

مسریم اور پھونڈم میں فرق

پھونڈم اصل میں انسانی فطرت کے مطالعہ کا دوسرا نام ہوتا ہے جب تک لوگوں میں کسی کو متاثر کرنے اور خود متاثر ہونے کا مادہ رہتا ہے جب تک لوگ اپنی مرضی کے مالک اور دوسروں کی مرضی کے تابع رہتے ہیں۔ پھونڈم میں انسان کے ساتھ ہے پھونڈم ایک خواب کی حالت ہے جو عامل اور معمول کی توجہ کا نتیجہ ہوتی ہے یہ حالت معمول پر اس وقت ہی ظاہر ہوتی ہے جب عامل کی پوری توجہ ہو۔

مسریم اور پھونڈم میں فرق یہ ہے کہ مسریم میں معمول کو چند حرکتوں کے ذریعے سے غفلت اور بیداری کے درمیان پیدا کر دیے جاتے ہیں۔

لیکن پھونڈم کے ذریعے چند اشاروں کے معمول میں وہی حالت پیدا کر دی جاتی ہے جو مسریم میں کی جاتی ہے مسریم کے ذریعے ہر شخص کو متاثر کیا جاسکتا ہے مگر پھونڈم کے ذریعے نہیں کیا جاسکتا۔ مسریم میں معمول کی آنکھیں کھلی رہتی ہیں لیکن پھونڈم میں بالکل بند یا تھوڑی بند ہوتی ہیں مسریم میں غینہ گہری ہوتی ہے پھونڈم میں غینہ سے

سستی تھکان پیدا ہوتی ہے۔

مسمریزم کے ذریعے نیند دیر سے آتی ہے لیکن چونچم میں جلدی آجاتی ہے۔
چونچم کے ذریعے معمول پر عین حالتیں طاری کی جاتی ہیں۔

۱۔ سکون مطلق:

جیسے جسے حرکت کہتے ہیں اس میں معمول عامل کی اجازت کے بغیر نہ حرکت کر سکتا ہے اور نہ ہی کوئی عضو ہلا سکتا ہے۔

۲۔ وہم یا دھوکہ:

اس میں معمول کی قلم میں کوئی شے ہوتی ہے مگر اصل میں کوئی شے نہیں ہوتی۔

۳۔ غلط خیالی:

اس میں غلط خیالی سے ایک چیز کو دوسری چیز کو خیال کر لیا جاتا ہے۔

مسمریزم کی اصلی حقیقت

مسمریزم کی اصل میں حقیقت یہ ہے کہ نہ تو کوئی ٹونکہ ہے اور نہ ہی کوئی جیسم منتظر ہے اور نہ ہی کوئی صحر ہے جیسا کہ اس کے بارے میں لوگ خیال کرتے ہیں کہ شائد اس کے لئے میکانوں کی ضرورت ہوتی ہے یا پھر جنات وغیرہ کی ضرورت ہوتی یا کوئی چلوں وغینوں کی ضرورت ہوتی ہے بلکہ یہ تو قوت ارادی کی ایک پرکشش طاقت ہے۔

فرض کریں کہ مسمریزم کا ایک عامل کہتا ہے کہ میں تم کو سلا دیتا ہوں حالانکہ نیند کا کوئی وقت نہیں ہوتا تم کو نیند آنے لگتی ہے پھر آپ سو جاتے ہیں وراصل بات یہ ہے کہ ایک عامل اپنی قوت ارادی کے اثر سے پورا کرنا چاہتا ہے تو وہ پورا ہو جاتا ہے جبکہ معمول کی طبیعت کے اوپر عامل پورا اثر ڈال چکا ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر کوئی تھیل لے لیں۔ آپ اگر جوڑو کمرے کو لے گئے تو ماہر بیک وقت کئی کئی چتر کی سلسلی ایٹیں وغیرہ اوپر اٹھ کر تھوڑتا ہے کیا یہ کوئی جادو ہے۔ وراصل یہ بھی قوت ارادی ہی تو ہے حقیقت تو یہ ہے کہ ہر دل

میں ایک قوت اثر پڑے ہوئے اور اثر ڈالنے کی ہوتی ہے اور جس کے اندر ایسی دو طاقتیں یا قوتیں ایک دوسرے کے مقابل ہوتی ہیں ان میں سے اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق ایک دوسرے سے اثر پڑنے پر عین جاتی ہیں ایک دوسرے پر غالب آ جاتی ہیں۔ انسان کے اندر یہ صفت موجود ہو کہ وہ اپنی قوت ارادی سے دوسرے لوگوں کو متاثر کر سکے لیکن متاثر تو وہی کر سکتا ہے جس کو اپنی ذات پر مکمل بھروسہ ہو اور پر اعتماد ہو کسی بھی شخص کو کسی وقت ہی متاثر کیا جاسکتا ہے جب اس کے دل میں کسی بھی قسم کے خیالات نہ ہوں گے اس کا دل ہر طرح کے خیالات سے پاک صاف ہوگا۔ لیکن ایک بات یاد رہے کہ ذی شعور انسان کے مقابلے میں حیران کو جلدی متاثر کیا جاسکتا ہے کیونکہ اس میں وہ مادہ نہیں ہوتا جو کہ انسان کے اندر دلیلیں دینے کا ہوتا ہے اس لئے وہ جلدی متاثر ہو جاتا ہے۔

مسمریزم کے ذریعہ حاصل ہونے والے کمالات

مسمریزم کے ذریعے سے بہت سے کمالات حاصل ہو جاتے ہیں:

- ☆ مریض پر ہاتھ پھیرنے سے، چھوٹکے مارنے سے اشارہ کرنے سے توجہ دے دیکھ لینے سے بڑے بڑے مریضوں کا علاج ہو سکتا ہے۔
- ☆ پیش آنے والی باتیں معلوم ہو سکتی ہیں
- ☆ پیش کردہ چیزوں کو دیکھا جاسکتا ہے
- ☆ انسان کو کوئی طور پر بے حس کر دیتا ہے
- ☆ سینکڑوں ہزاروں سال پرانے حالات معلوم کر لیتا
- ☆ انسانوں کے خیالات کو جان لیتا
- ☆ دل کے راز کو جان لیتا
- ☆ اندرونی بیماریاں کو جان لیتا
- ☆ کسی شخص کو قانع کر دیتا
- ☆ دوکانے بغیر اصرار کو دور کر دیتا

ملک چین کے اندر مسریم

ملک چین کی تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ مسریم کا بڑا رواج تھا اہل چین کے ہاں باطنی انسانوں کو سلا کر پھونک مارو کر مار کر تندرست کر دیا کرتے تھے۔ چانودوں کو سلا کر ان کی بیماریوں کو دور کر دیا کرتے تھے مختلف طریقوں سے علاج کیا کرتے تھے اور لوگوں کو صحت ہو جاتی تھی۔

یونان میں مسریم

یونان میں اکثر طبیب مریض کے عوض کو جہاں درد یا تکلیف ہوتی تھی ملتے تھے تو اس طرح سے مریض بالکل تندرست ہو جاتا تھا۔ ان کا عقیدہ تھا کہ طبیب کے ہاتھ سے شفا مل جاتی تھی۔

یونان میں ایک عمار کے اندر ایک آدمی تھا اس سے لوگ جا کر اپنی مشکل بیان کرتے تھے اور وہ وہاں جہاں تھادیتا اس پر عمل کرنے اور ان کو شفا ہو جاتی تھی۔ اس طرح سے یونان میں بھی اس طریقہ علاج کا رواج تھا۔

روم میں مسریم

رومیوں میں بھی اس کا عالم رواج تھا اس کے ذریعے سے مریضوں کا علاج کیا جاتا تھا۔ اپنے ہاتھوں سے مریض کے مقام درد یا زخم پر ہاتھ بچھرا جاتا تھا یا پھونک ماری جاتی تھی تو مریض بالکل تندرست ہو جاتے تھے۔

☆ مصر، ایران، ہندوستان میں بھی مسریم کا عام رواج تھا اس کے ذریعے سے مریضوں کا علاج کیا جاتا تھا۔

دنیا میں بھی کئی قوم ایسی تھی ہوگی کہ جس میں مسریم کے ذریعے علاج و معالجہ کا دستور تھا۔

ٹیلی پتھی Telepathy

ٹیلی پتھی کا اصل مفہوم دو ذہنوں کے مابین فنی رابطہ ہے۔ اگر کسی انسان کے حواس باطنی تیز ہو تو اس کی یادداشت کے ساتھ ایک باطنی آواز بھی سنائی دیتی ہے کہ کوئی شخص آپ کو بلا رہا ہے کوئی شخص آ رہا ہے کوئی شخص آپ سے کوئی بات کرنے والا ہے اگر باطنی طور پر حساس ہو تو انکی دل کی بات کا کھس اپنے دل کے اندر معلوم کر لیتا ہے کہ یہ شخص مجھے کچھ کہنے والا ہے۔ اسے ٹیلی پتھی کہا جاتا ہے۔ یورپین لوگوں میں بھی اب اس کا رواج عام ہو گیا ہے۔ جس طرح ریڈیو، ٹیلی ویژن کے ذریعے ہزاروں میل دور سے آوازیں آ رہی ہوتی ہیں۔ گانے وغیرہ سن رہے ہوتے ہیں۔ طاقت آواز وغیرہ کھل کے ذریعے سے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو جاتی ہیں اسی طریقہ سے دل کی باتیں اور خیالات بھی حساس اور زرخیز دل لوگوں کو معلوم ہو جاتے ہیں۔ مسریم پٹانوم کے مشاہدوں اور تجربوں سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ انسان میں ایک بہت زبردست قوت موجود ہے اس کی باقاعدہ تربیت اور مشق کی جائے تو اس کے ذریعے سے انسان بڑے بڑے حیرت انگیز کرشمے دکھا سکتا ہے اور بڑے بڑے دانا عقلمند حیران رہ جاتے ہیں اور بڑے بڑے کمالات دکھا کر عوام انسان کے سوچنے پر مجبور کر دیا جاتا تھا کہ پٹانوم واقعی ایک بہت قوت ہے۔

ٹیلی پتھی کا مطلب ہے رابطہ یعنی روحانی رابطہ ایک دور سے دوسرے براہ راست تعلق ہوتا۔ اس میں سب سے پہلے انسان کے خیالات کو پڑھ کر اعزاز لگایا جاسکتا ہے کہ وہ کس کیفیت میں کیا سوچ رہا ہے۔ جب یہ اعزاز صحیح ہو جائے تو پھر اپنے خیالات دوسرے کے ذہن میں منتقل کئے جاسکتے ہیں۔ اس سے اگلے مرحلہ پر انکی اہمیت کا حامل ہوتا ہے جبکہ دوسروں کے ذہنوں پر قبضہ کر کے مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ آپ کے خیالات کے مطابق کام کریں۔ دل جب کسی دل سے اصل ہوتا ہے ایک ہو جاتا ہے ہزاروں میل کی مسافت فوراً ہی ختم ہو جاتی ہے۔ سامنے ہو جاتا ہے قریب ہو کر ہم کلام کرتا ہے جب تک ایسے نہیں ہوتا۔ ہم نفس بھی دور دور ہوتا ہے اور یہ دوری ختم نہیں ہوتی۔

ٹیلی پتھی کا یہ وہ علم ہے کہ کسی آدمی کے اپنے خیالات دوسرے کے دماغ میں

مخل کرنے کا خفیہ علم یا عمل کا نام ہے۔ اس علم پر مدعوں سے تحقیق جاری ہے پہلے تو سائنسدان اس کو ماننے نہیں تھے۔ اب تجربے کی بناء پر تسلیم کیا جاتا ہے کہ خیالات مخل کرنے کی طاقت کم و بیش ہر شخص میں پائی جاتی ہے۔

ڈاکٹر واکس نے اپنے تجربات میں ثابت کیا ہے کہ وہ تاش کے چلوں کی ایک گڈی اپنے پاس رکھتا تھا ان چلوں پر چار قسم کے ڈیزائن ہوتے تھے۔ عامل گڈی میں سے ایک ایک کا ڈرافٹ اور بعض عامل کے چرے پر نظر ڈال کر ان چلوں کی حقیقت بتاتا جاتا۔

ٹیلی پتھی کے بارے میں ڈاکٹر بھوک نے بھی تجربے کئے تھے۔

سر ڈیویو کرس نے کہا کہ اس علم کی وجہ سے ایک انسان دوسرے انسان تک

اپنے خیالات پہنچا سکتا ہے۔

مسلمہ اصول کے مطابق خیالات اور فطرت اجتماعی دل کی طاقت کو بڑھانے کا موجب ہے اور خیالات کا انتشار دل کی کمزوری کا باعث ہے۔ جب کہ لینز لینی آتشی شیشہ میں سے جب بھی آفتاب کی شعاعیں ایک نقطہ پر جمع ہو کر گزرتی ہیں تو اس میں اس قدر حرارت پیدا ہو جاتی ہے جس سے پکڑا وغیرہ جلنے لگتا ہے اور جب وہی شعاعیں منتشر کر کے اور پھیل کر گزری جائیں تو ان میں وہ حرارت نہیں رہتی۔ اس لئے ایک ہی نقطہ کی طرف دل لگا کر قوت کو بڑھا تا ہے۔

ہندو لوگ والے اور سریریم چنانم والے اپنا تصور کو ایک نقطہ پر بٹانے کی مشق کیا کرتے تھے لیکن لوگ اور سریریم کے طریقہ میں نقطہ کے تصور سے صاحب تصور اپنے موجود سے باہر نہیں جاسکتا۔

ٹیلی پتھی کیا ہے؟

What is Telepathy?

یہ دنیا کے ہر ماسر اور علم میں سے ہے۔ جس کو بڑی مشکل سے مختلف کتابوں میں سے جمع کیا گیا ہے۔ جو مخلوق خدا کی خدمت اقدس میں حاضر کیا جا رہا ہے۔

ٹیلی پتھی غیر مادی قوت کا نام ہے۔

ٹیلی پتھی کی نفسی قوت رکھنے والے حضرات اپنے مادی وجود کو چھوڑ کر غیر مادی وجود میں مغل ہو سکتے ہیں۔

کشف ٹیلی پتھی کا سب سے بڑا اور اونچا درجہ ہے۔

ٹیلی پتھی میں نفسی علوم اول نمبر ہے۔

چھٹی حس جس کو کہتے ہیں اس کا مطلق بھی ٹیلی پتھی سے ہوتا ہے۔

انسان کی اندرونی قوتائیں اور صلاحیتیں اس سے بیدار ہو جاتی ہیں۔

دل اور دماغ کی حقیقت کو سمجھ لینا ضروری ہوتا ہے۔

ٹیلی پتھی روحانی علوم کی ایک شاخ ہے اس کا مطلق انسان کی فنی اور روحانی قوتوں سے ہوتا ہے۔

ٹیلی پتھی کے ذریعے دوسروں کے خیالات کو پڑھا جاسکتا ہے۔

ٹیلی پتھی علم کے ذریعے ماضی و مستقبل کے حالات سے پتہ لگایا جاسکتا ہے۔

ٹیلی پتھی کے ذریعے سے دور دراز کی آواز کو سنا جاسکتا ہے۔

ٹیلی پتھی کے ذریعے انسان ہر جگہ پر جاسکتا ہے۔

مسور کرنے کا فن ٹیلی پتھی کا حصہ ہے۔

ٹیلی پتھی فنی گرامی کا نام ہے۔

ٹیلی پتھی دور بین سے زیادہ دور درجہ سختی ہے۔

ٹیلی پتھی کے اثرات ذہن میں ایک روحانی عمل سے پہنچتے ہیں۔

ٹیلی پتھی کی کہروں سے جسمانی بیماریوں کا علاج کیا جاسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کو فنی قوتیں ملی ہیں جن کے ذریعے کائنات کی تمام چیزوں کو جانا جاسکتا ہے۔

ٹیلی پتھی اور شبہ دلی طاقتیں آپس میں مگر تعلق رکھتی ہیں۔

ٹیلی پتھی بڑی قوت ہے جو شفا دیتی ہے۔

خیالات کی تصور کشی کا

ٹیلی پیتھی کا علم اور آغاز

ہوں تو انسانی ذہن کا مطالعہ صدیوں سے کیا جا رہا ہے اس کی دستوں کا شمار نہیں کیا جا سکا مگر آج بھی دنیا کے سائنسدان تحقیق کر رہے ہیں اور انسانی ذہن کو مکمل طور پر سمجھ کرنے کی سرزد و کوشش کر رہے ہیں اور بڑے بڑے سائنس دان شکاقت ہو رہے ہیں کہ اگر کوئی شخص کوئی چیز سوچ رہا ہے اور دوسرے کی سوچ کو معلوم کرنے کو ٹیلی پیتھی کہا گیا ہے۔ ماہرین نے جو تحقیق کی ہے اس کے نتیجے میں ہو سکتا ہے ٹیلی پیتھی کا استعمال بھی دائرہ میں ٹیلی فون کی طرح عام ہو جائے اس کی حقیقت کو تسلیم کر لیا گیا ہے کہ ٹیلی پیتھی ایک سائنسی علم ہے اس پر مکمل عبور حاصل کیا جا سکتا ہے اور ہر آدمی اس علم کو کامیابی سے سیکھ سکتا ہے لیکن اس کے اصولوں پر عمل بہت ضروری ہوتا ہے۔ بڑی محنت و کوشش کرنی پڑتی ہے جب کامیابی حاصل ہوتی ہے اس کے اصولوں کو سمجھ کر مشق کی جاتی ہے لیکن مشق بار بار کرنی چاہیے اور خاص خیال رکھا جائے کہ اس میں کوئی غلطی نہ ہو جائے اور نہ ہی اس کے اصول کو سمجھنے میں غلطی ہو یہ ایسا علم ہے کہ اس میں خود اعتمادی بہت ضروری ہوتی ہے اور اس پر مکمل یقین ہونا بھی بہت ضروری ہوتا ہے۔ وقتی تربیت بھی لازمی ہوتی ہے اور پھر اس کے بعد عملی تربیت شروع کی جاتی ہے جو کافی مشکل کام ہوتا ہے۔

کتاب تو صرف اصول اور طریقہ کار میں ہی رہنمائی کرتی ہے اس کے بعد سیکھنے والے کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ کہاں تک کامیابی حاصل کرتا ہے۔

آج کل اس کے ذریعے سے انسانی ذہن کی برین واٹھک کی جاتی ہے۔

بادشاہتوں کو مٹانے کیلئے کوئی دوا نہیں بلکہ وقتی قوت استعمال کی جاتی ہے ایک ذہن دوسرے ذہن کی تمام باتیں بھلا دینے پر مجبور کر دیتا ہے اور دوسرے بیانات وصول کر کے اس پر عمل شروع کر دیتا ہے۔

1882ء میں پرنس سوسائی فارماٹیکل ریسرچ کی بنیاد رکھی گئی اور پھر اس علم پر بڑے بڑے تجربے کئے گئے۔

علم مسریم سیکھنے کے بعد بڑے بڑے کام کئے جاسکتے ہیں۔ بڑی بڑی

باتیں سامنے آتی ہیں۔ فقیروں، جوگیوں، منیا سبوں، مسریموں کے سینوں کے وہ راز جو راز آج تک افشاء نہیں ہوئے اس کتاب میں درج کئے گئے ہیں اگر انسان چاہے تو اس پر عمل کر کے مسریم کا ماہر بن سکتا ہے۔ مسریم چنانچہ ٹیلی پیتھی کے ہزاروں کمالات موجود ہیں۔

تحت الشعور اور ٹیلی پیتھی

Sub-Conscious & Telepathy

تحت الشعور کو ہم شعور یا عقل شعور بھی کہتے ہیں۔

تحت الشعور میں ذہن کا وہ حصہ لیا جاتا ہے جس میں ماضی حال کے زمانے کی یادوں کو محفوظ کیا جاتا ہے اور پھر ہم جب چاہیں ان کو قوت ارادی کے ذریعے سے شعور میں لاسکتے ہیں۔

تحت الشعور واقعات انسان کے اپنے بس میں ہوتے ہیں جب چاہے ان کو شعور میں لاسکتا ہے یا دوا شدت کا تعلق تحت الشعور سے ہوتا ہے۔

تحت الشعور کو ضروری مواد فراہم کرتا ہے اس طرح یہاں ماضی حال میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ تمام تحت الشعوری واقعات پہلے شعوری ہوتے ہیں اور پھر تحت الشعوری بن جاتے ہیں۔

تحت الشعور کے لئے بھی مطالعہ بڑا ضروری ہوتا ہے جتنا کہ شعوری اعمال کا۔ مثال کے طور پر آپ ایک لکچر کر رہے ہیں جس میں آپ بڑی دلچسپی لے رہے ہیں اگر آپ کو خود ہی آگاہی ہو رہی ہے اس کا نام شعور ہے۔

شعور آگاہی کا نام ہے اور مطالعہ شعور کی تجربات کی آماجگاہ ہے اور انسان اپنے آپ کو اس کے ماحول کے مطابق ڈھال لیتا ہے اور شعوری حالت کے ساتھ ساتھ جسم کے اندر بھی تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں شعور ہمیشہ با مقصد ہوتا ہے بے مقصد نہیں ہوتا یہ فعل کیلئے تیار کرتا ہے یا پھر دوسرا ہے۔

شعور کے دو حصے ہوتے ہیں:

۱۔ ماسکیائی شعور:

جو کہ مخصوص چیز پر توجہ دینے سے پیدا ہوتی ہے۔

مثال کے طور پر میں ایک تحریر لکھ رہا ہوں میری ساری توجہ لکھنے پر ہے تو یہ

ماسکیائی شعور کہلاتے گی۔

۲۔ حاشیائی شعور:

شعور کا وہ حصہ جس میں ہجابات توجہ کاربنتے ہیں اور کہیں نہیں بنتے کیونکہ توجہ

ہٹ جاتی ہے۔

باطنی مشاہدہ

اس سے مراد یہ ہے کہ مشاہدہ کرنے والا خود احساسات اندرونی کیفیات کے متعلق شعور حاصل کرتا ہے جس سے انسان پر یہ کیفیت طاری ہوتی ہے اس کو دیکھا نہیں جاتا جو اس پر لگدی ہوتی ہے اس کو باطنی مشاہدہ کہتے ہیں جس کیفیت کا مشاہدہ کیا جا رہا ہو مشاہدہ کرنے والی کی اس کے متعلق معلومات ہو جائے۔ کیفیت کا شعور ہونے کے بعد اسے سمجھنے کیلئے اچھی طرح غور کیا جاتا ہے۔ مشاہدہ کرنے کیلئے کسی ساز و سامان کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اسی اصول کے تحت دوسرے شخص کے تاثرات معلوم کئے جاتے ہیں۔ لا شعوری باتوں کا مطالعہ باطن سے نہیں ہو سکتا کیونکہ انسان کی بہت سے منافاتیں لا شعوری کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں باطن نبی کے ذریعے بھی مشاہدہ کیا جاتا ہے۔

لا شعور

Unconscious

یہ ذہن کا سب سے بڑا اور بہت زیادہ وسیع حصہ ہوتا ہے اور بہت برا ہوتا ہے۔ ہر شخص کا اپنا لا شعور ہوتا ہے اور ہر لا شعور شخص کی زندگی کے ہر لمحے کو کنٹرول کرتا ہے لا شعور خواہشات و رقائعات خیالات سے بدل کر رہتا ہے۔

تحت اشعور اور لا شعور کی حدیں ایک دوسرے سے ملتی ہیں اور تمام لا شعوری واقعات پہلے سے تحت اشعور میں رہتے ہیں اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ لا شعور کی گہرائیوں کا حصہ بن جاتے ہیں تحت اشعور میں ماضی قریب کی یادیں محفوظ ہوتی ہیں تحت اشعور کو اپنے ارادوں سے شعور میں لایا جاسکتا ہے۔

ٹیلی پیتھی اور لا شعوری ذہن

Telepathy & Unconscious Mind

ٹیلی پیتھی کی بڑی دلچسپی نے لا شعوری ذہنی اعمال دریافت کر لینے سے بہت بڑا کارنامہ سر انجام دیا ہے اس لئے اس کی وضاحت کرنا بہت ضروری ہے کیونکہ لا شعور کی حقیقت معلوم کرنے سے پہلے ذہن اور دوسرے حصوں شعور اور تحت اشعور کی بھی ضرورت ضروری ہے۔

ذہن:

دماغ کے وہ افعال اور اعمال جن کا متعلق ادراک احساس ارادیت سے ہوتا ہے ذہن ایک غیر مادی شے ہے اور دماغ ذہن کا آلہ ہوتا ہے۔

شعور..... تحت اشعور..... لا شعور

ذہن ایک آلہ ہے اس کے اندر شعوری لا شعوری حرکی ہوتی ہے چاہے انسان کو پتہ نہ ہو اس کے اندر ہزاروں خواہشات موجود ہوتی ہیں۔

ذہن ایک غیر مادی شے ہے۔

ذہن ایک ایسی طاقت ہے جو ہمارے افعال کی ذمہ دار ہوتی ہے۔

ذہن فعال ہوتا ہے۔

ذہنی کیفیات ذاتی ہوتی ہیں۔

جس چیز کا متعلق ذہن سے ہو وہ تصوراتی ہے۔

ذہنی افعال یا مقصد ہوتے ہیں۔

شعور

شعور کا مطلب ہوتا ہے متوجہ ہونا، جن سے انسان باخبر ہو یا بے خبر ہو سکتا ہے اسے شعور کہتے ہیں۔

شعور کامل

جب انسان ٹیلی پیتھی کے اس علم کو پوری توجہ کے ساتھ کلیں جمع کئے بغیر نظریں جمادیتا ہے تو پھر رفتہ رفتہ عملی شعور کی روش حاصل ہو جاتی ہے اور پھر لا شعوری شروع ہو جاتی ہے اور تمام کرشمے اس سے پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں مرکز کی نقطہ جس سے پر نظر جہا کر عمل کرتا ہے اس میں بڑی اہمیت ہوتی ہے اور وہ نقطہ شعور کی عمل بڑا محیط اور محیطیہ ہوتا ہے۔ کسی چیز پر کام توجہ دینے سے ہی شعور کامل پیدا ہوتا ہے۔

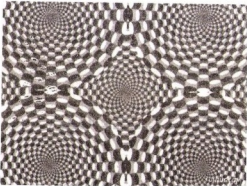
ٹیلی پیتھی اور محنت

دنیا کے اندر رہتے ہوئے محنت کی بڑی اشد ضرورت ہوتی ہے محنت کے بغیر زندگی ناممکن ہوتی ہے کیونکہ محنت سے ہی انسان عظیم بن سکتا ہے۔ محنت ہی تو ایک ایسی شے ہے جو زندہ قوموں کی نشانی ہوتی ہے۔ محنت ایسی ذاتی یا جسمانی کاوش کا نام ہے۔ جو کسی معاوضہ یا کوئی چیز حاصل کرنے کیلئے کی جائے یا پھر کسی خاص مقصد کیلئے کی جائے۔

محنت میں بڑی صلاحیت ہوتی ہے جو انسان کو ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہنچا دیتی ہے کیونکہ محنت کسی بھی شعبے میں کی جائے وہ ضرور رنگ لاتی ہے۔ یونانی دانشوروں کے اقوال ہیں کہ محنت کے سامنے کوئی چیز ناممکن نہیں ہوتی لیکن امید و افسوس ہے کہ آپ محنت کر کے اس علم کو حاصل کرنے کی پوری پوری کوشش کریں گے۔

ٹیلی پیتھی اور معیار

معیار سے مراد وہ بنیاد یا ذریعہ جس سے کسی چیز یا عمل کی خاصیت کو جانچا جاتا



ہے چونکہ صداقت اچھائی انصاف خوبی لہذا ان کے چانچے اور پرکھنے کے معیار بھی موجود ہیں۔

دنیا کے اندر رہتے ہوئے انسان جو بھی کام کرتے ہیں اس کا بھی ایک معیار ہوتا ہے اگر کسی بھی کام میں معیار نہ ہو تو قابل قبول ہوتا ہے۔

اگر کوئی دوا کی میٹھی لگائی جائے تو اس کا بھی معیار ہوتا ہے اس میں معیار کو چیک کیا جاتا ہے اگر معیاری دوا نہ ہو تو اسے غیر معیاری سمجھا جاتا ہے۔

اگر آپ کوئی جلد تک نہاتے ہیں اگر اس میں مثل مٹی استعمال نہ کیا گیا ہو تو وہ جلد تک خطرناک ثابت ہوگی اور وہ غیر معیاری سمجھے جائے گی۔

اسی طرح ٹیلی بیٹھی میں بھی طریقہ سے محنت نہیں کریں گے اور اس کے بتائے ہوئے اصولوں پر بھی عمل نہیں کریں گے تو یہ سب غیر معیاری ہوگا جس میں کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ غیر معیاری ہے اس لئے ہر کام میں معیار کا ہونا ضروری ہوتا ہے معیار کے بغیر کوئی کام صحیح نہیں ہوتا۔

سپر فزیکل قوت

یہ وہ معجزاتی قوت ہے جو اپنے مادی وجود کو چھوڑ کر غیر مادی یا روحانی وجود میں منتقل ہو کر غیر فانی کام کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے جس سے ہزاروں لاکھوں ناممکن کام بڑی آسانی سے ممکن بنائے جاسکتے ہیں۔ یہ قوت انسانی کی زندگی کے ہر لمحے پرنور دست کردہ رہتی ہے اور یہ قوت روحانی ارتقاء میں اعلیٰ مقام حاصل کر کے اپنا فیزیا انسانی خدمت سرانجام دیتی ہے۔ مختلف ماہرین، سائنسدان، ڈاکٹر فلاسفر، نفسیات کے ماہر اس کی اپنے اپنے انداز میں تعریف بیان کرتے ہیں۔ فزیکل قوت اسی وقت کام کرتی ہے جب دماغ تازہ ہو۔ ارادے مضبوط ہوں۔ خواہشات ایک جہی ہوں لاشعور کی جانب سے بے جا اعلت نہ ہو کہ کائناتی شعور سے آپ کے شعور کا رابطہ ہو۔

ٹیلی بیٹھی میں قوت ارادی اور قوت یقین کی اہمیت

کائنات کی ہر مخلوق چاہے جاندار ہو یا بے جان اس بات کی دلیل ہے کہ سب مالک کائنات کی ہی تخلیق ہے اور اسی کی تحریف بھی ممکن ہوئی ہے اور وہ یہ کہتی ہے کہ ہمارا خالق رب العالمین ہے یہ سب اسی کی دہی ہوئی طاقت ہے جس سے ہم اپنے روزمرہ کے کام کاج کرتے پھرتے ہیں۔ اس کی طاقت کے بغیر دنیا کا کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں انسان میں بے شمار خوبیاں عطا کی ہیں ان میں سے ایک نمایاں خوبی صلاحیت قوت ارادی بھی ہے جو کہ ہر شخص میں موجود ہوتی ہے۔

قوت ارادی ایک ایسی چیز ہے جس کا انسان خود بھی اندازہ نہیں کر سکتا۔ یہی تو ایک ایسی قوت ہے جس نے تاریخوں میں مختلف ناموں کو زور دیا۔

محمد بن قاسم، طارق بن زید، خالد بن ولید، سلطان صلاح الدین ایوبی جیسے لوگوں سے تاریخ کی کتابیں بھری پڑی ہیں۔ اگر انسان اپنی صلاحیت کو بروئے کار لائے تو صحت مند بھی رہ سکتا ہے اور کمزور انسان بھی طاقتور بن سکتا ہے۔ قوت ارادی کا صحیح استعمال کرنے سے انسان بڑی سے بڑی کامیابیاں حاصل کر لیتا ہے۔ قوت ارادی اور یقین پر کام کر کے انجام کا نتیجہ ہوتا ہے۔ قوت ارادی اور قوت یقین دونوں لازم و ملزوم ہیں۔ جب بھی کوئی انسان کام کرتا ہے تو قوت یقین ہی اس کو پایہ تکمیل تک پہنچاتی ہے اس کے بغیر کوئی کام نہیں ہو سکتا اگر ارادے مضبوط ہوں گے تو ہر کام ہوگا۔ اگر ارادہ مضبوط نہ ہوگا تو کوئی کام بھی نہیں ہو سکتا۔ جتنی بھی قسم کی قوت پائی جاتی ہے وہ قوت ارادہ ہے اگر ارادہ کوئی چیز ہے تو وہ ایک طاقت ہے جو ان قوتوں کے عمل کی ہدایت کرتی ہے جو جسم کے اندر ہے اور یہ بھی ممکن نہیں کہ جسم کا کوئی بھی حصہ قوت کا اثر قبول کرے بغیر ہدایت کے تابع ہو اگر ہم کو یہ معلوم ہو جائے کہ چھوٹی سے چھوٹی قوت بھی ارادت سے پیدا ہوتی ہے تو اس کے سوا قوت اور کوئی بھی وسیلہ سبب نہیں ہے یا نہ پانچے گا کہ جسم کی قوت ارادی ہوتی ہے۔

ٹیلی بیٹھی کے علم میں جو قوت سب سے زیادہ اہم کاردار اور کرتی ہے وہ انسان کی قوت اور قوت یقین ہی تو ہے قوت ارادی کے بغیر علم ٹیلی بیٹھی پر نہ تو عبور حاصل کیا جاسکتا

ہے اور نہ ہی انسان اپنے مقاصد کی تکمیل پاسکتا ہے۔ جب تک ایک چٹاٹ میں قوت ارادی کی مفت نہ ہوگی وہ اپنے معمول کو اچھی طرح سے کام کرنے کی تلقین نہ کر سکے گا۔

انسان برقی مشین ہے

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہت ہی خوبصورت بنایا اگر اس کی ساخت پر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ یہ جسم ایک مشین ہی ہے۔ دو ننھے دوکان دو آنکھیں دو ہونٹ دو جڑے دو ہاتھ حواسِ شش و دم کی بجلی کی تاروں کو انسانی دل اور دماغ تک پہنچنے کی گذر گاہ بنے ہوئے ہیں جس میں مختلف برقی تاروں کے ذریعہ سے مختلف قسم کی بجلیاں آتی ہیں۔ یہ مشین کسی خاص مقصد کیلئے بنائی گئی ہے۔ یہ مشین ہی یعنی نفس کی زندگی کا مقصد اپنے وجود کیلئے غذا حاصل کرنا اس کی حفاظت کرنا علم حاصل کرنا اس کو دنیا کے اندر سے انسان کی کثرت مل جاتے ہیں مگر کچھ ایسے انسان بھی ہیں جن کے اندر وہ زوال سے لگتی طاقت رکھ دی گئی ہے جیسا کہ قرآن میں ہے کہ انسان بے رحم ہے تو زبانی کبیر فرشتہ ہے اللہ تعالیٰ کی عبادت اطاعت و کراماتوں کی قوت، امن جانی ہے لیکن اس کے برعکس بد بخت انسان سے حیوان اور حیوان سے شیطان بن جاتے ہیں۔ انکوں کا تکلفن باطنی پاور ہاؤس سے ملا ہوتا ہے اور جڑوں کا شیطان پاور ہاؤس سے تکلفن ملا ہوتا ہے۔

ٹیلی پیتھی کی جادو سے تشبیہ

آج سے ہزاروں سال پہلے بھی انسانی ذہنوں کو تسخیر کیا جاتا تھا اور پھر بھی نہیں بڑے بڑے قلعوں کو جس جس کر کے رکھ دیا جاتا تھا لوگ ان سے ڈرتے تھے کہ یہ بہت بہادر جری انسان ہیں یا پھر ان کو جن و مجت بھیجتے تھے کہ ان کے مقابل کوئی دوسری چیز نہ ہے تو لوگ اسے جادو کر بھیجتے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو محض سلیم سے نوازا ہے جس کے ذریعہ سے وہ بڑے بڑے حیرت انگیز کارنامے سر انجام دیتا چلا آ رہا ہے۔ انسانی ذہن پر صدیوں سے تحقیق ہوئی چلی آ رہی ہے شاید یہ تحقیق وقتی دنیا تک جاری رہے۔ نئے نئے انکشافات ہو رہے ہیں اور وہ تو بھی رہیں گے۔ آج کے اس ترقیاتی سائنسی دور نے بھی تسلیم کیا ہے کہ

انسان ہزاروں لاکھوں میل دور بیٹھ کر بھی کوئی عمل یا کام کرتا ہے تو اس کو معلوم کیا جاسکتا ہے کہ وہ کیا کر رہا ہے اور اس کی سوچ کو بھی معلوم کیا جاسکتا ہے۔

سائنس تو ایک تجرباتی علم کا نام ہے۔ جس کے ذریعہ سے ہر چیز کے متعلق جانتا اور سمجھا جاسکتا ہے۔ سب سے پہلے جب سسر نے انسانوں کے ذہنوں کو سخر کرنے کا عمل کیا تو لوگ اس کو جادو کر کہنے لگے۔

قوتِ تسخیری انسان میں ہمیشہ سے ہی موجود تھی جس سے انسان نے بڑے بڑے قائد اور نقصان بھی کئے ہیں اگر انسان اپنے اندر کی جیسی قوت کو ضائع نہ کرے تو بہت بڑے قائد حاصل کر سکتا ہے انسان اپنے ذہن کو روشن کر سکتا ہے اس جیسی قوت کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ ٹیلی پیتھی کی تربیت حاصل کرنے کیلئے سب سے پہلے جیسی جذبہ پر قابو پانا ضروری ہوتا ہے۔

ٹیلی پیتھی کو علم تصور کرنا ضروری ہے

ٹیلی پیتھی کو ایک علم سمجھنا بہت ضروری ہوتا ہے کچھ لوگ اس کو مشغلہ سمجھتے ہیں مگر اس طرح سمجھنے سے یہ حاصل نہیں ہوتا جب تک ٹیلی پیتھی کو ایک علم نہ تصور کیا جائے جس طرح دوسرے علم سمجھے جاتے ہیں اور ان کو سمجھا جاتا ہے پڑھا جاتا ہے بڑی توجہ کے ساتھ دیکھی طریقہ اس پر بھی استعمال کیا جانا ضروری ہے۔ ٹیلی پیتھی ایک فن ہے اس کو فن کی ہی حیثیت سے تسلیم کرنا اور سکھانا چاہیے۔

مثال کے طور پر ایک تیراک دریا میں نہانے کے لئے جاتا ہے اس کو احساس اور یقین ہوتا ہے کہ میں ڈوبوں گا نہیں وہ بے خوف دریا میں اتر جاتا ہے۔ لیکن جو تیرہ نہیں جانتا وہ پانی سے ڈرے گا اور پانی میں نہیں جائے گا۔

لیکن ایک بات یاد رکھیں کہ تیراکی کا فن وہ لوگ جلد جلد سیکھ لیتے ہیں جن کو ڈوبنے کا خوف نہیں ہوتا اسی طرح سے ٹیلی پیتھی میں وہ لوگ بہت جلد کامیاب ہو جاتے ہیں جن کو کام کا ہم کو کا خوف نہیں ہوتا۔

روحانیت اور ٹیلی پیتھی

اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل سلیم عطا فرمائی ہے اور اشرف المخلوقات بنایا ہے اور ایسے ایسے گوہر سے نوازا رکھا ہے کہ وہ کائنات کی ہر چیز کو سمجھ کر رکھتا ہے اور پوشیدہ چیزوں کو بھی جاننے کی صلاحیت رکھتا ہے اور کچھ ایسی چیزیں بھی ہیں جن کو جاننے کی صلاحیت نہیں رکھتا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے اور انسان کے درمیان پردہ میں رکھی ہیں انسان نے علوم حاصل کر کے دنیا کو حیران کر دیا۔

روحانیت، عملیات، حاضرات، چادوگری ان سب کا تعلق پوشیدہ علوم سے ہے جو انسان اپنے اندر پوشیدہ قوت سے حاصل کر سکتا ہے۔
ظاہری نگاہ کا دیکھنا کچھ اور ہے اس کا تعلق مادی اشیاء سے ہوتا ہے۔ قلبی نگاہ کا دیکھنا کچھ اور ہوتا ہے اس کا تعلق عام انسان کے فہم سے باہر ہوتا ہے۔

نفسیات کا تعلق شعور و تحت اشعور سے ہے جو روحانیت کا مقام عطا کرتی ہے روحانیت میں سائنس کا کافی تعلق ہے اور ای کی وجہ سے یہ علم ترقی کرتا جا رہا ہے۔ جس کو ہزاروں لوگ سیکھ کر اس سے خدمت خلق کر رہے ہیں۔

مکاشفہ غریبی کا لفظ ہے۔ مادہ کشف - یعنی غیبی باتوں کا معلوم ہو جانا۔

ریاضت اور مجاہدے سے کشف حاصل ہو جاتا ہے آنے والے وقت کی ایک جھلک ہی دل پر منعکس ہو جاتی ہے کشف دو طرح کا ہوتا ہے۔

ایک تزکیہ نفس کے بعد حاصل ہوتا ہے اس سے صرف دنیا کے امور حالات کا علم ہوتا ہے اس صورت میں عام لوگوں کو بھی ریاضت مجاہدے سے حاصل ہو جاتی ہے۔ دوسرا کشف تہقیر قلب کے بعد حاصل ہوتا ہے اس سے عالم تجلیات اسرار الہی ہوتا ہے یہ کشف اعلیٰ درجے کا ہوتا ہے۔

ٹیلی پیتھی میں مکمل ذہنی یکسوئی

ٹیلی پیتھی میں ذہنی یکسوئی بہت ضروری ہوتی ہے جو اس کی بنیاد یکسوئی پر قائم ہے



جو بھی شخص اپنے اندر قوت پیدا کر لیتا ہے وہی شخص کامیاب و کامران ہو جاتا ہے کیونکہ جن کاموں کا تعلق ذہن کے تخلیقی حصوں سے ہوتا ہے اس وقت تک انجام کو پا نہیں سکتے جب تک پوری طرح ذہنی یکسوئی پیدا نہ کر لی جائے کیونکہ یہ کام اتنا آسان کام نہیں جتنا مشکل کام ہوگا اتنا ہی اس کے لئے زیادہ یکسوئی توجہ کی ضرورت ہوگی جب تک مکمل یکسوئی نہیں ہوگی انسان اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ دماغ کی متفرق تہیں کام میں محنت کرتی ہیں۔ دنیا کے اندر وہی لوگ کامیاب ہوتے ہیں جو اپنے کام میں مکمل توجہ یکسوئی دل جی سیکام کرتے ہیں کیونکہ جب تک کسی بھی شخص کو اس چیز میں مکمل توجہ یکسوئی دل جی سے کام کرتے ہیں کیونکہ جب تک کسی بھی شخص کو اس چیز میں مکمل دھڑس حاصل نہ ہو وہ کوئی دوسرا کام نہیں کر سکتا۔ دماغی قوتوں کو منتشر ہو جانا بہت نقصان دہ ہوتا ہے انسان جو بھی کام کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ تجاے سنوارنے کے بجائے جاتا ہے ذہنی انتشار کی وجہ سے آپ کچھ بھی سوچ نہیں سکتے اور نہ ہی مکمل ذہنی یکسوئی کے ساتھ کوئی کام کر سکتے ہیں انسانی شعور تو کبھی بھی اپنے فرائض سے غافل نہیں رہتا۔ وہ جس کام میں بھی لگ جاتا ہے اگر آپ بھی اس مقصد میں نمایاں کامیابیاں حاصل کرنا چاہتے ہیں تو پوری کھن کے ساتھ مکمل ذہنی یکسوئی حاصل کرنے کیلئے مشقیں کرنا پڑیں گی۔ اس میں دماغی قوتوں میں بے پناہ اضافہ ہو جاتا ہے اور انسان کے اندر ایک بڑی عجیب قسم کی تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔

مشقوں کی وجہ سے اکثر لوگ تھک جاتے ہیں اور دل برداشتہ ہو جاتے ہیں ایسے لوگوں کو ذہنی یکسوئی حاصل کرنے کیلئے سب سے پہلے ضروری عمل یہ کرنا چاہیے کہ وہ سب سے پہلے گھر سے گھرے سانس لینے کی مشق کریں کیونکہ انسان کے جسم میں آکسیجن داخل ہوتی ہے جس کی وجہ سے توانائی بڑھ جاتی ہے اس میں زیادہ محنت و مشقت بھی نہیں کرنی پڑتی اگر آپ تھک بھی گئے ہیں تو آپ فرش پر سیدھے چت ہو کر لیٹ جائیں اور سانس کو روک لیں اس کے بعد پھر سانس کو خارج کریں پھر گھرے سانس لیں اور پھر سانس کو روک لیں یہ عمل بار بار دہرائیں تو اس عمل سے آپ کے جسم میں توانائی پیدا ہو جائے گی۔

ٹیلی پیٹھی میں دروں کا بنی کا عمل

جب انسان اپنے شعور کی مدد سے اپنی ہی دماغی کیفیات اور حالتوں کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے تو دروں بنی کا عمل شروع کرتا ہے یہ غور و خوض اور کانٹ چھانٹ کے اندرونی احساس کا مقابلہ ہوتا ہے۔

دروں بنی کی دو باتیں ہیں:

۱۔ شعور کی حالتوں کا براہ راست مشاہدہ اور تجزیہ جبکہ وہ حالتیں ذہن میں واقع ہوں۔

۲۔ ذہن پر زور دے کر گزروے ہوئے واقعات کو یاد کرنا۔

یورپ کے ڈاکٹر زویمر کا کہنا

ڈاکٹر زویمر حضرت بابا نقشبندیؒ کے بارے میں لکھتا ہے کہ اس بزرگ کے حزار پرسلانوں اور عیسائیوں کا ایک بہت بڑا میلہ لگا رہتا ہے لوگ اپنی مرادیں حاصل کرنے کیلئے آتے ہیں۔ ان کے حزار کے قریب ایک چشمہ ہے جس کے پانی کو لوگ استعمال کرتے ہیں اور اس میں شفا پائی جاتی ہے۔

بزرگ بابا کے پاس اگر کوئی مریض لایا جاتا ہے تو آپ اس کو ہاتھ پیر دیتے اور وہ بالکل تندرست ہو جاتا تھا۔

مریض کو کتنا کس پر دم کرتے تو مریض تندرست ہو جاتا تھا۔

اگر کسی کو کوئی کچھ گھر دے دیتے تو درود اپنے بازو پر باندھ لیتا اس پر تیز دھار آگ بھی اتر نہیں کرتا تھا آپ کے متعلق یہ بھی مشہور تھا کہ آپ کسی کی طرف گھور کر دیکھ لیتے تو وہ شخص بیہوش ہو جاتا تھا۔ مسمریزم اور جادو ختم کے دامن میں جو کچھ بھی ہے وہ سب بزرگوں کے نفیض میں سے ہے۔

خیالات اور ٹیلی پیٹھی

ہر انسانی ذہن کے اندر خیالات ضرور ہوتے ہیں۔ انسانی ذہن خیالات سے

خالی نہیں ہوتا۔ خیالات کے ذریعے سے ہی انسانی زندگی رواں دواں ہے۔ خیالات سے ہی زندگی کا دارومدار ہے۔ خیالات دو طرح کے ہوتے ہیں:

۱۔ اچھے خیالات

۲۔ برے خیالات

بہی خیالات آگے چل کر حقیقت کا روپ دھار لیتے ہیں۔

مثال کے طور پر پہلے زمانے میں ٹیلی ویژن، ٹیلی فون اور ایک خیال کا تصور کیا جاتا تھا۔ اب آہستہ آہستہ ایک حقیقت کا روپ دھار چکا ہے اور عواموں کو حقیقت کا چکا ہے۔

برے خیالات انسانی ذہن میں ضرور آتے ہیں ان کی تکمیل ہو یا نہ ہو۔

ٹیلی ویژن کی قوت کے استعمال کا علم ہے۔ جس طرح کمپیوٹر یا دماغوں کو محفوظ کر لیتا ہے پھر ان کو ظاہر کرتا ہے۔ بالکل اسی طرح انسان کا ذہن بھی خیالات کو موصول اور ارسال کرتا ہے اگر کسی کو یہ علم حاصل ہو جائے گا تو اسے فقیر درویشی ماننا پڑے گا لیکن ابھی تک یہ علم اپنے عروج پر نہیں پہنچا لیکن اس علم پر بہت سی ریسرچ ہو رہی ہے ایک ذہنی دن ٹیلی ویژن کی استعمال بھی دوسرے علوم کی طرح عام ہو جائے گا۔

جیسا کہ افریقہ میں آج بھی بہت سے ڈاکٹر چادو کے ذریعے علاج و معالجہ کر رہے ہیں۔

انسان کے ذہن کی تصویر کئی ممکن ہے اس پر بھی تجربہ کیا گیا ہے۔ ایک شخص کبیرے کی طرف دیکھتا ہے اور اس دوران کچھ سوچتا رہا اور اس کا کھس کبیرے کی طرف بڑھتا رہا۔ جب پرنٹ مکمل طور پر تیار ہو گیا اس کے ذہن کے اجماعے ہوئے خیالات کی تصویر بن چکی تھی اس طرح سے انسانی خیالات کی تشکیل ہوتی نظر آ رہی ہے اور اس کو تقویت پہنچی ہوئی بھی نظر آ رہی ہے۔ آپ بھی پیغام رسانی اور خیالات کے علم میں مہارت کر سکتے گے۔

اسی طریقے سے ایک شخص دوسرے شخص تک اپنے خیالات آسانی سے پہنچا سکتا ہے یہ نظریہ بعدوں میں بھی پایا جاتا ہے۔

مثال کے طور پر جیسے حرارت، بجلی، روشنی، مضافی قوت ہے۔ یہ تمام ہمارے کی بدلی ہوئی اشکال ہیں۔ توانائی کی لہریں ہیں۔ اسی طریقے سے خیالات بھی لہروں کی شکل میں سفر کرتے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ ہم لہروں کو سن نہیں سکتے اور نہ ہی چھو سکتے ہیں سو گھ

فہم سکتے صرف محسوس کر سکتے ہیں۔

تخیل خیالات

اس کے لئے نیکیوں کی ضرورت ہوتی ہے جب لوگ کسی خوشی کیچھ سے بہت زیادہ خوش ہوتے ہیں تو خوشی کی نیکیوں لہریں آپ کے ذہن سے اس طرح نکلتی ہیں جیسے بجلی کے کسی قانوس وغیرہ سے خارج ہوتی ہیں اور چاروں اطراف کو گھیر لیتی ہیں اور پوری کائنات میں پھیل جاتی ہیں اور پہلے پیدا کر دیتی ہیں اور ایک دوسرے سے تعلق قائم کر سکتی ہیں اگر کسی مجلس سے دوسرے شخص کے دماغ سے رنج و غم کی پراثر لہریں خارج ہوں تو وہ نیکیوں لہروں سے زیادہ طاقتور ہوں تو وہ ان پر غلبہ پاتی ہیں تو اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ پوری مجلس تنگن ہو جاتی ہے اس طرح ایک خیال دوسرے میں ضم ہو جاتا ہے۔

عصبی نظام اور ٹیلی فون

اگر غور سے مطالعہ کیا جائے تو پتہ چلے گا کہ عصبی نظام ٹیلی فون کے نظام کے کتنا قریب ہے اگر کوئی فرد عصبی اور ٹیلی فون میں ہے تو صرف یہ ہے کہ ٹیلی فون انسان کی ایجاد ہے اور عصبی نظام اللہ تعالیٰ کی ایجاد ہے یہ نظام ہر جاندار چیز میں موجود ہوتا ہے اس نظام کی وجہ سے انسان اپنے گرد و پیش دیکھتا ہے اور دنیا سے رابطہ قائم کرتا ہے یہ نظام بڑا پیچیدہ ہوتا ہے۔

اعصاب الدماغ کے حصے

Cranial Nerves

اعصاب الدماغ کو ٹیلی ویژن کی شکل میں تصور کیا جائے گا تو ضروری ہوتا ہے ان سے بہت سے فوائد حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ ان کے بغیر ٹیلی ویژن کی سیکٹس میں کامیابی حاصل کرنا ممکن نہیں۔ اعصاب الدماغ کے بہت سے حصے ہوتے ہیں۔ اور ان کا کام الگ الگ

ہوتا ہے ہم آپ کی سہولت کیلئے ان کی تفصیل درج کر دیتے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

۱۔ اعصاب شامہ:

یہ ناک کے اعصاب ہوتے ہیں اور یہ بو وغیرہ کو دماغ کے پالائی کروں تک پہنچاتے ہیں۔

۲۔ اعصاب پاصروہ:

یہ اعصاب دماغ کو اشیاء کے نکلارے کے کرواتے والے اعصاب ہوتے ہیں۔

۳۔ اعصاب حرکت آنکھ:

یہ اعصاب آنکھوں کے عضلات کو قابو رکھتے اور ان کو متحرک کرتے ہیں۔

۴۔ فروکلر اور لیڈ و سین:

یہ اعصاب آنکھوں سے حاصل کردہ بصری صورت کو دماغ تک پہنچاتے ہیں۔

۵۔ اعصاب ثلاثی و چیم:

یہ اعصاب سر کی سطح کی العالی جملی اور دانتوں وغیرہ کے احساسات کا دماغ کے مرکز سے رابطہ قائم رکھنے والے اور نچلے جز کے اعصابی حرکت کے بیانات سے آگاہ کرتے ہیں۔

۶۔ ثلاثی فروکلر اور لیڈ و سین:

ان کا کام آنکھوں سے حاصل کردہ بصری صورت کو پہنچانا ہوتا ہے۔

۷۔ اعصاب و چیم:

یہ اعصاب چہرے اور ذائقہ کے ہوتے ہیں۔

۸۔ اعصاب سامعہ:

یہ اعصاب کانوں سے متعلقہ ہوتے ہیں جن کے ذریعہ سے آواز کے ارتعاش

دماغ تک پہنچتے ہیں۔

۹۔ زبان اور طلق کے اعصاب:

یہ اعصاب مشترک ہوتے ہیں اور یہ طلق اور زبان کیلئے اعصاب تحریک کا کام کرتے ہیں۔

۱۰۔ اعصاب راجع:

یہ دل مددہ و پیچیدہ دواں اور استخوان وغیرہ کے مشترک اعصاب ہوتے ہیں۔

۱۱۔ اعصاب شوکی و اضافی:

یہ سینے، ہلی کندھے اور کتلی کے عضلات ہوتے ہیں۔

۱۲۔ اعصاب تحت المانی:

یہ زبان کے عضلات ہوتے ہیں۔

خیالات کے اثرات اور ذہنی قوت کو سمجھنے کیلئے خود شناسی بھی بہت ضروری ہوتی ہے اور آپ کو اپنے دماغ کا سسٹم سمجھنا بھی بہت ضروری ہوتا ہے۔

ویسے تو انسانی دماغ ایک راز ہے جو سائنسدان یہ معلوم نہیں کر سکے کہ دماغ کے مشترک حصوں کو قدرت نے جو فرض دیے ہیں وہ کیا کام سر انجام دے رہے ہیں البتہ کچھ کچھ معلومات حاصل ہوئی ہیں۔

اہم سبب ذہنی طور پر ایک تین منزلہ عمارت میں رہائش رکھتے ہیں:

۱۔ چلی منزل کو لا شعوری کو دماغ کہا جاتا ہے۔

۲۔ دوسری منزل کو شعور سمجھا جاتا ہے۔

۳۔ تیسری منزل میں شعور کا دفتر ہے جو کبھی کبھی کھلتا ہے۔

دماغ ایک بہت ہی پیچیدہ عضو ہے اور اس کے بہت سے حصے ہوتے ہیں۔

۱۔ دماغ کا سب سے بڑا اور اہم جزو Cerebrum کہلاتا ہے۔ یہ دماغ کے اگلے اور درمیانی حصے میں ہوتا ہے۔

۲۔ دماغ کا دوسرا حصہ Care Bellum کہلاتا ہے یہ کھوپڑی کے پیچھے حصہ میں ہوتا ہے۔

- ۳۔ دماغ کا تیسرا حصہ Spinalcord کہلاتا ہے۔ یہ جسمانی اعصاب کا مرکز ہوتا ہے اور دماغ کو حرام مغز سے ملاتا ہے۔
- ۴۔ دماغ کا چوتھا حصہ Feruleus نروٹیس یا دماغ کا ہل کہلاتا ہے۔
- مخ کو دماغ کا شعوری حصہ کہتے ہیں۔
- مخ کو لا شعوری حصہ کہتے ہیں۔
- حرام مغز کو تحت اشعور کہتے ہیں۔

انسانی دماغ کی ساخت

دماغ انسانی جسم کا کنٹرول روم سمجھا جاتا ہے یا اعصاب کے کروڑوں غلیوں سے مل کر بنتا ہے اور اعضا و ریسر میں قلب کے بعد سب سے زیادہ اہم سمجھا جاتا ہے۔ اس عضو کا تعلق ذہن سے ہوتا ہے۔

حواس شہ کے ذریعہ سے اطلاعات جسم میں پہنچتی ہیں جس کو حافظہ میں محفوظ کر لیا جاتا ہے۔

قوت فیصلہ دماغ سے ہی وابستہ ہیں۔

دماغ کے پیچھے ایسے مراکز ہیں جن کا زندگی سے ڈائریکٹ تعلق ہوتا ہے۔

حرکت قلب سانس کی آدورفت ہاضمہ وغیرہ ان مراکز کے تحت کام کرتے ہیں۔

محرك عضلات کان کے اوپر والی سگ پر ہوتے ہیں۔

بصارت کا مرکز پشت پر ہوتا ہے۔

جذبات کا مراکز یہ سوئی کے کئے سے بھی زیادہ باریک ہوتے ہیں۔ ہوک پیاس دکھ تکلیفات خواہشات جذبات کو کنٹرول کرتے ہیں۔

ٹیلی پیٹھی میں حواس خمسہ

ٹیلی پیٹھی میں حواس خمسہ کا کردار بڑا اہم ہوتا ہے۔

حواس خمسہ محسوس کرنے کی حسیں یا قوتیں پانچ ہوتی ہیں جن کو حواس خمسہ کہتے ہیں:



- ۱۔ باصرہ: دیکھنے کی حس کو کہتے ہیں۔
- ۲۔ شامہ: سونگھنے کی حس کو کہتے ہیں۔
- ۳۔ لاسہ: چھو کر محسوس کرنے کی حس کو کہتے ہیں۔
- ۴۔ ذائقہ: چکھنے کی حس کو کہتے ہیں۔
- ۵۔ سامعہ: سننے کی حس کو کہتے ہیں۔

ان سے متعلق ہر عضو آٹھ ہونان ہونا کہ ہر جلد ہر حرم کے پیغام کو قبول کرتے ہوئے رنگوں کے ذریعے اسے دماغ تک منتقل کرتا ہے۔
نوٹ: مختلف جانداروں میں حواسِ خمسہ کی اہمیت مختلف ہوتی ہے۔ انسان پر نسبت ناک سے آٹھ سے زیادہ کام لیتا ہے۔ ٹیلی پتھی میں ان پانچوں میں سے کوئی بھی حس صحیح نہ ہو تو وہ ٹیلی پتھی میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ حواس کی خرابی والے لوگ اس علم کو حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ٹیلی پتھی میں ہر حواس بڑی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔

ٹیلی پتھی میں یادداشت

مکرم ٹیلی پتھی پیشکش میں یادداشت بہت ضروری ہوتی ہے اگر یادداشت کمزور ہو جائے تو حواسِ علم سے کچھ دور جانے کا کوئی مادہ نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ یکساں ہی نہیں جاتا کیونکہ اس میں یادداشت کا بڑا عمل دخل ہے۔ یادداشت کی کمزوری اگر کسی عضوی سبب کی وجہ سے ہو تو اس کو تیز کیا جاسکتا ہے اس کو تیز کرنے کیلئے قوتِ ارادی کی ضرورت ہوتی ہے۔ رنج و غم کی وجہ سے بھی یادداشت خراب ہو جاتی ہے۔ ٹیلی پتھی میں صحت مند ہونا بہت ضروری ہے۔ ریاضت کرنے سے بھی یادداشت تیز ہو جاتی ہے۔ اس مشق کے کرنے سے یادداشت تیز ہوتی چلی جاتی ہے۔

مثال کے طور پر بھارت پاکستان کب بنا۔ اسی تاریخ سے ملاحظہ اوقات۔ ٹیلی فون کے نمبر یاد رکھ سکتے ہیں۔ ہندسوں کو خاص طریقے سے مرتب کر کے لکھ لیا جائے یہ سب سے زیادہ بہتر طریقہ یادداشت کو تیز کرنے کا ہے۔

ٹیلی پتھی میں جسمانی آسودگی

ٹیلی پتھی میں جسمانی آسودگی بہت ضروری ہوتی ہے۔
ڈاکٹر روبن ٹیلی آفڈا اگر کوئی نام نے جسمانی آسودگی کی مشقوں کا طریقہ کچھ اس طرح سے بیان کیا ہے جو درج ذیل ہے۔
طریقہ:

آپ سانس کو آہستہ آہستہ اندر کو کھینچیں اور پھر کچھ دیر کے لئے اس کو روکیں اور پھر اس طرح سے خارج کریں۔ سانس کو اندر کھینچنے وقت پانچ انگلیں اور روک کر دو انگلیں نکالتے وقت پھر پانچ کی انگلیں کریں۔ جب سانس اندر روک رکھیں تو حلق کو کھلا رکھیں اور سینے کو پھیلا کر سانس روک رکھیں اگر کوئی بیٹھے ہو چکا دے تو سانس فوراً خارج ہو اور حلق میں کوئی رکاوٹ نہ ہو اس طرح محدود اور اعصاب سے جذباتی عمل کم ہو جاتا ہے۔

ٹیلی پتھی میں مسح کرنا

جب بھی ہم کسی گھدانا کو میز پر بڑے ہوئے دیکھیں گے تو روشنی کی لہریں آنکھوں کے ذریعے اس کا لمس ہمارے ذہن میں منتقل کرتی ہیں اور ہم اس کا لمس اپنے ذہن پر دیکھنے لگتے ہیں بلوری لمس کا عمل ہماری محسوس آسانی سے آسکتا ہے اگر وہی گھدانا دوسرے کمرے میں رکھے ہوئے ہوں اس کے باوجود ہم ان کو اپنے ذہن کی آنکھ سے دیکھتے ہیں تو وہ گھدانا وہاں موجود ہے تو ہم نے آنکھوں کے استعمال کے بغیر اس کا بلوری لمس اپنے ذہن میں دیکھا ہے اس کو ایسی ہی کہتے ہیں۔

دوسرا طریقہ:

اپنی آنکھوں کو کسی شخص کے سر پر مرکوز کریں اور مسلسل یہ پیغام دیتے رہیں اور ذہن میں یہ تصور ہونا چاہیے وہ یہ کہ شعاعیں آپ کا پیغام اس کے ذہن تک پہنچا رہی ہیں لیکن یہ عمل کچھ مشکل ہے اس میں دیر بھی لگ سکتی ہے لیکن اگر آپ کو اس مشق پر عبور حاصل ہو جائے تو آپ دوسری توصیہات دے سکتے ہیں پھر آپ دیکھیں گے کہ معمول وہی کام

کرے گا یا نہیں بار بار مشق کرنے سے آپ کو یقیناً کامیابی حاصل ہوگی پھر ایک ایسا وقت آئے گا کہ آپ پھر بھی شخص کو اپنی طرف گھومنے پر مجبور کر سکیں گے۔

ٹیلی پیتھی میں ذہن کی مکمل صفائی

ٹیلی پیتھی میں ذہن کی مکمل صفائی کا ہونا ضروری ہے۔

ذہن کی صفائی کا ہونا اس لئے بھی ضروری ہے کہ جس طرح ہم اپنا ذہن مکانِ قیصر کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ سب سے پہلے ذہن کو ہمارا کرتے ہیں وہاں سے کوڑا کرکٹ گندگی کے ڈبڑے اٹھاتے ہیں ذہن کو اچھی طرح سے صاف کرتے ہیں پھر اس کی بنیادیں کھودتے ہیں پھر کہیں جا کر بلڈنگ کو قیصر کرنا شروع کرتے ہیں۔ جب ذہن کی صفائی ہو جاتی ہے اس کے بعد اس کے اندر کسی خیال کی شعلہ داخل ہوتی ہے تو اس کی چمک بہت زیادہ ہوتی ہے ذہن روشن ہو جاتا ہے اور اس میں سوچنے کی قوت بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد وہ احساسِ کسری اور دوسری ذہنی خیالات وغیرہ کی مکمل صفائی ہو جاتی ہے۔ جب انسان پوری توجہ سے کام لیتا ہے تو ساری ذہنی خرابیاں دور ہو جاتی ہیں تو ذہنی ارتقا کا کام شروع ہو جاتا ہے آپ اپنی قوتِ توجہ کو دوسری تدبیروں سے کام لے کر خود بھی اپنے ذہن کی صفائی کر سکتے ہیں۔

ٹیلی پیتھی میں سانس کی اہمیت

تمام ماہرینِ ٹیلی پیتھی اس بات پر متفق ہیں کہ ہمارے خیال اور سانس میں ایک بہت گہرا تعلق وابستہ ہے اس لئے جسمانی آسودگی بہت ضروری ہے تاکہ جسم کو سکون آرام ملے گا تو ذہن بھی پرسکون ہوگا اور پھر سب سے بڑی بات ہے کہ ناکات میں جھانپتی ہوتی ہے اس کو ہم سانس ہی کے ذریعہ سے حاصل کرتے ہیں اس مقصد کے لئے سانس کی مشق بہت ضروری ہوتی ہے۔

آپ ذہن یا فرش پر لیٹ جائیں اور آہستہ آہستہ گہری گہری سانس لیں اور اسی طرح آہستہ آہستہ خارج کریں اور سانس لیتے وقت آپ پانچ یا اس سے زیادہ کی گنتی بھی

گن سکتے ہیں گنتی ختمیں اور سانس کو خارج کریں اور پھر سانس کو اندر لے جائیں پھر باہر نکالیں اس طریقے سے آپ یہ مشق روزانہ ایک منٹ تک کریں آپ میں توانائی آجائے گی اور اعصابی نظام مضبوط ہو جائے گا۔

روزانہ نکلان میں دوسرے کی اندھیرے کمرے میں لیٹ جائیں جو پرسکون ہو اور دونوں کانوں کو جسم کے برابر رکھ لیں تاکہ ان کو آرام ملے۔ اب گہری سانس لیں اور آپ تصور کریں کہ آپ کے بازو دھیلے پڑتے جا رہے ہیں یہ عمل پانچ مرتبہ کریں۔ پھر اسی طرح گہری سانس لیں تاکہ ان کے حلق بھی سوجھیں اور اس عمل کو بھی پانچ مرتبہ کریں۔ باری باری یہ عمل آدھے گھنٹے تک دہرائیں۔

شروع میں آپ کو قوتِ محسوس ہوتی مگر بعد میں آہستہ آہستہ عضلات دھیلے پڑتے جائیں گے اور ذہن پر بھی کنٹرول حاصل ہوتا جائے گا۔

جب اس مشق میں کامیابی ہو جائے تو جسم کے دوسرے حصوں کو بھی دھیلا اور آرام دہ بنا تے چلے جائیں۔

ٹیلی پیتھی کا عامل

ٹیلی پیتھی کا عامل مسلسل محنت اور تربیت کے ذریعے سے اپنے اندر ایک بہت بڑی صلاحیت پیدا کر سکتا ہے اور قوت بھی پیدا کر لیتا ہے یہ وہ قوت جو اپنے خیالات دوسروں تک پہنچا سکتی ہے اور دوسروں کے خیالات وصول کر سکتا ہے چاہے جتنا دور فاصلہ کیوں نہ ہو۔ حالانکہ ٹیلی کی رفتار ایک لاکھ چھپاسی ہزار فی سیکنڈ میل ہے۔

ماہرین کے مطابق اس راجِ خیال کی رفتار روشنی کی گہروں سے بھی زیادہ ہے مگر اسکا یہ پتہ نہیں چل سکا کہ اس کی رفتار کتنی تیز ہے۔

انتقال کا فن تغیرِ اعصاب اور تغیرِ خیال پر مشتمل ہے اس کی تغیر کیلئے یکسوئی کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ تمام خیالات کو ایک نقطہ پر جمع کر دیا جائے۔

خیالات کی ترسیل

- ۱۔ ارکان زوجہ کے ذریعے خیالات کی ترسیل
 - ۲۔ چٹاکس کے ذریعے سے خیالات کی ترسیل
 - ۳۔ مختلف طریقوں سے خیالات کی ترسیل
- عالم کو معلوم ہونا چاہیے کہ اس کا خیالی عکس معمول کو نظر آرہا ہے۔

دور دراز فاصلے پر روحانی عکس نظر آتا

اشیاء واقعات کا مشاہدہ

عالم کو اپنا جسم روحانی حالت میں نظر آتا

روحانی جسم کو فضا میں پرواز کرتا

روحانی جسم کا بادی اشیاء سے گزر جاتا

روحانی جسم کو تیزی سے فضا میں سفر کرتے ہوئے محسوس کرتا

ترسیل خیالات کی مکمل قسم میں خصوصیات نمایاں ہوتی ہیں

اشیاء و واقعات کا مشاہدہ ہوتا

ترسیل خیالات کی دوسری قسم میں خصوصیات میں بھی نمایاں ہوتی ہیں

عالم کو ظہور ہوتا ہے کہ اس کا عکس دوسرے دیکھ رہے ہیں اور ان سے جوابی رابطہ قائم کرتا ہے۔

خیالات کی ترسیل اور انسانی ساخت

اگر انسان کا غور سے مطالعہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ یہ ایک ریڈیو کی مانند ہے یہ بالکل ریڈیو ٹیلی ویژن کے نشریاتی اشیاء کی طرح لہروں کی ترسیل اور وصولی کا کام کرتا ہے۔ انسانی دماغ بھی ایک پاور ہاؤس کی طرح ہے جس سے خیالی ایک بری لہری کی صورت میں خارج ہوتا ہے اور یہ لہریں فضا میں گردش کرتی رہتی ہیں اور ان کی ترسیل اور وصولی ہوتی رہتی ہے دماغی خواہشات وغیرہ بے دماغی حرکت برقی لہریں پیدا کرتی ہیں اور فضا میں منتقل رہتی ہیں اس طرح ایک ذہن سے دوسرے ذہن کو ترسیل ہوتی ہے۔

عالم کو چاہیے کہ خیالات کی ترسیل سے پہلے مددگار کو بتائے کہ وہ پیغام ارسال کر رہا ہے اس کے بعد اپنی ساری توجہ خیالی ہمرکز کر دے جو اس نے ارسال کرتا ہے۔

عالم معمول کے ذہن کا تصور کرے اور اپنے ذہن کے ذریعے سے یہ محسوس کرنے کی کوشش کرے کہ معمول بالکل اسے سامنے بیٹھا ہے۔ جب عالم فکری یکسوئی اور مکمل توجہ کے ساتھ معمول کے ذہن سے رابطہ کرتا ہے تو معمول کا ذہن اس کو محسوس کرتے ہوئے اس سے مربوط ہو جاتا ہے عالم کے ذہن سے ٹیلی پتھی کی روک تھامی ہے اور وہ عالم کے خیالات کو پڑھنا شروع کر دیتا ہے۔ ٹیلی پتھی ایک اور راک ہے جس کا حلق انسان کی چھٹی حس سے ہوتا ہے ماہرین کے مطابق انسانی ذہن بھی ایک وائرلیس کی طرح خیالات و ترسیل وصول کرنے کا مرکز ہے۔

اس بارے میں اب تو لوگوں نے آئے تیار کر لئے ہیں جس میں خیالات کی لہریں پیدا ہوتی ہیں۔ اس بات کے تجربات کئے جا رہے ہیں کہ پتنگروں ہزاروں میل دور وقت پر پتنگروں نے خیالات کی لہروں کو پیدا کیا اور ہر ایک نے دوسری جگہ سے آنے والی لہروں کو پتہ چل گیا۔ خیالات کی لہریں ہم جنس فعل کی معلوم ہوتی لیکن ابھی تک خیالات کی صحیح طور پر ترجمانی نہیں کر سکے لیکن یہ ثابت کرنے میں کامیاب ہو چکے ہیں کہ خیالات کی لہریں پتنگروں ہزاروں میل دور پہنچ سکتی ہیں۔

خیالات ماہیت

- ۱۔ انسان کے ذہن میں جو خیالات پیدا ہوتے ہیں وہ دو طرح کے ہوتے ہیں۔
 - ۲۔ خیالات کی دو قسم ہوتی ہے جو اس کے چل کر محسوس حقیقت کا روپ دھار لیتی ہے۔
 - ۳۔ خیالات کی دو قسم ہوتی ہے جو کبھی بھی محسوس حقیقت میں تبدیل نہیں ہوتے۔
- تحلل کرنے والے خیالات کی زد میں صرف وہی خیالات آتے ہیں جن کی کوئی تصور نہیں ہوتی ایسے خیالات کو کائنات سے اخذ کرتے ہیں ہر خیالی اپنی عبادت کے لحاظ سے روشنی اور آواز کی طرح ہوتا ہے جس طرح آواز اور روشنی کی لہروں کو ریڈیو کے ذریعہ سے بھیجا جاسکتا ہے اور وصول کیا جاسکتا ہے اسی طرح خیالات کی لہروں کو بھیجا اور وصول

کیا جاسکتا ہے۔

روشنی بجلی حرارت اور مقناطیسیت یہ سب مادے کی مختلف بدلی ہوئی شکلیں ہیں بالکل اسی طرح خیال بھی لہروں کی شکل میں سفر کرتا ہے ہم خیالات کی لہروں کو چھو نہیں سکتے لیکن محسوس کر سکتے ہیں ہر شخص میں احساس کو محسوس کرنے کی صلاحیت نہیں ہوئی اس لئے اس میں کافی محنت اور تربیت کرنی پڑتی ہے۔ ماہرین نے اس بات کو تسلیم کر لیا ہے کہ انسانی دماغ کسی آلہ یا مادی واسطے کے بغیر دور دراز مواصلوں سے خیالات کی لہریں وصول کر سکتا ہے اور ان کو بشر بھی کر سکتا ہے۔

خیالات کہاں سے آتے ہیں تو اس کا جواب یہ ہوگا کہ افکار ہمیشہ سے ہی فضا میں رہتے ہیں اور اڑتے پھرتے ہیں تو جب ان کا واسطہ اپنے مشابہ خیالات سے پڑتا ہے تو یہاں کی طرف واپس لوٹ آتے ہیں میرے نزدیک بجلی وہ ہے کہ کائنات کی کچلی قوتیں انسان کی ہمیشہ مدد کرتی چلی آ رہی ہیں ہم کو اس بات کا پتہ نہیں ہے کہ ہمارے تحت اشعور میں کتنی قوتیں پوشیدہ ہیں انہی کا کردار مادی اور بناوٹ کیا ہے اور کیسی ہیں؟ اس وقت میکائزک کو جب تک نہ سمجھا جائے اس وقت تک ہم اس علم کو حاصل نہیں کر سکتے۔ انسانی دماغ کے اندر حیرت انگیز صلاحیتیں موجود ہیں اور ان صلاحیتوں میں بے شمار قوتیں بھی چھپی ہوئی ہیں تو وہ میں بیان کر رہی ہیں۔

خیالات دراصل عصبی تحریکات سے پیدا ہوتے ہیں کوئی نہ کوئی تحریک ہمارے جسم کو چھیڑتی ہے۔ اعصاب جب اپنی بجلی حالت میں واپس آتے ہیں تو کوئی نہ کوئی خیال جنم لے لیتا ہے۔

بقول ہیرلڈ شرمین:

ہیرلڈ شرمین کہتا ہے کہ ہر انسان کا ذہن وائریلیس کی طرح خیالات کی ترسیل اور وصولی کا اسی طرح مرکز ہوتا ہے۔ جس طرح موسم کی خرابی وغیرہ سے شریانی نظام میں خرابی پیدا ہوجاتی ہے۔ اسی طرح جان ہڈ ہانی عیجان اور ذہنی انتشار کا ہوتا ہے وہ بھی ٹیلی فنیسی کی شریات کو متاثر کرتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ ذہنی یکسوئی سے ٹیلی فنیسی کا رابطہ کرنا چاہیے



اور نہ مقصد میں ناکامی ہو سکتی ہے۔

درج ذیل لوگوں کیلئے مشقیں کرنا درست نہ ہیں:

- ☆ پریشان حال ذہنی شخص کے مرض میں مبتلا لوگ
- ☆ بیماری سے نکل کر مریض
- ☆ بہت زیادہ چھاتی لوگ
- ☆ اعصابی امراض میں مبتلا لوگ
- ☆ جسمانی طور پر کمزور لوگ
- ☆ غیر مضبوط ارادے کے لوگ
- ☆ مجھڑا لوگ

عکس کے ذریعے رابطہ

مثلی ہستی میں جس طرح ترسیل پیغامات ممکن ہیں بالکل اسی طرح عکس کی ترسیل بھی کی جاسکتی ہے لیکن یہ مثلی ہستی میں بہت ہی مشکل اور نازک مرحلہ ہوتا ہے مگر انسان کوشش کرے تو کوئی بھی کام ناممکن نہیں ہوتا لیکن اس کے لئے بڑی محنت مہر و مصلحت چاہئے اور ناکامی ضرورت ہوتی ہے لیکن اس کے نتائج بڑے حیرت انگیز ہوتے ہیں الفاظ کی بجائے تصویر یا کسی دوسری چیز کا عکس بھی ترسیل کر سکتے ہیں اس مشق کو کرنے کیلئے بھی ایک سادگی کی ضرورت ہوتی ہے جس قربت اور ہم آہنگی ہو۔

وجدان کی کیفیت

وجدانی کیفیت پر مختلف ماہرین نے اپنی اپنی رائے کا اظہار کیا ہے اور اس کی کئی قسمیں بیان کی ہیں۔ اصل میں وجدان انسانی ذہن کی وہ تجزیہ ہے جو بروقت اور واضح ایک حسرت کی صورت میں خارج ہوتی اور میں صبح باتوں سے باخبر کرواتی ہے ہمارے معائنہ میں کروڑوں غلطے ہوتے ہیں اور ظاہر و شعاعیں پیدا کرتے ہیں اور یہی طاقتور شعاعیں دراصل میں وجدان کہلاتی ہیں۔

وجدان کی تھریز ماہرین کے مطابق اس طرح سے ہے کہ وقتی برتی رو بہت زیادہ قوت کی حامل ہے اس کی مدد سے آپ کسی شے کو حرکت دینے کی کوشش کرتے ہیں تو کامیابی کا انحصار اس پر ہوتا ہے کہ آپ کے ذہن میں کتنی توانائی موجود ہے اگر زیادہ ہے تو جلدی کامیابی ہوگی اگر کم ہے تو کامیابی نہیں ہوگی۔ وجدان ہر طرح کا ہو سکتا ہے کوئی بھی شخص اچھا ادب غائب نہیں کر سکتا جب تک اس میں ادبی وجدان نہ پایا جائے۔

ادراک

Perception

ادراک کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ چیزوں کا تجربہ کرنا۔

یہ ادراک علم اشیاء کی صفات کی بدولت کیا جاتا ہے اور حسی صفات حواس سے حاصل ہوتی ہیں اور یہ حواس دیکھنا سونگھنا سنا چھونا محسوس کرتا ہے تو ان وقتی عمل کو ادراک کہا جاتا ہے۔ ادراک چاہتے پہچاننے کا نام ہے۔

ادراک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے ہم اپنے اور گرد کے ماحول سے واقفیت حاصل کر سکتے ہیں۔ ادراک کی بہت کئی قسمیں ہوتی ہیں جن کا مختصر ذکر کیا جا رہا ہے۔

مکانی ادراک: یہ پچھوٹی چیز بڑی چیز اور بڑی چیز نزدیک دور وغیرہ کو کہتے ہیں۔

زمانی ادراک: وقت کے جاننے کو کہتے ہیں۔

جہالیاتی ادراک: اس میں اچھے برے کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔

خالص ادراک: اس کہتے ہیں جو ذہن کی ابتدائی حالتوں میں پایا جاتا ہے۔

مقحوط ادراک: ذہن میں کچھ تصورات پائے جاتے ہیں ان کی وجہ سے خارجی حواس میں اضافہ ہوتا ہے۔

علاقائی ادراک: یہ اندرونی تاثرات پر مشتمل ہوتا ہے۔

عصبی کمزوری

موجودہ دور میں دن بدن لوگوں کے اعصاب کمزور ہوتے چلے جا رہے ہیں آخر

اس کی وجہ کیا ہے؟ شاید وہ جنوں کی غلط پرورش۔
چند ایسے دماغ جو جن کش پیدا کرنے والی لہروں کو خارج کرتے ہیں جو کمزور دماغ ہوتے ہیں انہیں فوراً ہی واپس لوٹا دیتے ہیں۔ پھر وہ لہر مرنے پہلے سے چار گنا زیادہ طاقت حاصل کر کے صاف دماغوں پر اثر انداز ہوتی ہیں جس کی وجہ سے اعصابی کمزوری ہوتی ہے۔

ٹیلی پیتھی اور درجہ بندی

ٹیلی پیتھی اور درجہ بندی زندگی کے مختلف پہلوؤں کی عکاسی کرتی ہے۔ جس طرح ہم روزمرہ کی زندگی گزارنے کیلئے درجہ بندی کرتے ہیں۔ مثلاً یہ بھی چیز ہے یا یہی چیز ہے۔ یہ کھانی ہے یا نہیں کھانی۔ اس طرح ٹیلی پیتھی میں بھی درجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

زکون ہونا چاہیے	تجربہ حاصل نہیں ہونا چاہیے
مقتصد ہونا چاہیے	ضعیف اخلاق نہیں ہونا چاہیے
اخلاق والا ہونا چاہیے	استغناء نہیں ہونا چاہیے
صحت مند ہونا چاہیے	فخر کرنے والا نہیں ہونا چاہیے
احساس کرنے والا ہونا چاہیے	فکر پریشانی والا نہیں ہونا چاہیے
بیادیت والا ہونا چاہیے	چیتنے چلائے والا نہیں ہونا چاہیے
ہوشیار چوکنا ہونا چاہیے	

مستقبل بینی کی صلاحیت

مستقبل بینی کی صلاحیت یہ ہوتی ہے کہ آپ آنکھ دہانے والے ہونے والے واقعات کو اپنے خیال میں دیکھ سکیں اسی طرح کہ یہ حالات و واقعات آپ کی نظروں کے سامنے ہوتے ہیں یہ کوئی جادو نہیں ہے۔

آپ ایک کمرے میں تھوکی میں بیٹھ جائیں اور اپنے ذہن میں مستقبل کا تصور

لائیں جس طرح فوٹو گرافر فوکس میں لاتا ہے۔ ذہن کے کمرے سے جو کچھ نظر آ رہا ہے اس کو واضح کریں کہ عکس صاف نظر آنے لگے اور یہ بھی جاننے کی کوشش کریں کہ یہ عکس کہاں اور کس چیز کا ہے۔ پھر ذہن پر زور دیکر پوچھیں یہ کب پیش آنے والا واقعہ ہے۔ ہفتے میں یا سال کے بعد جو بھی ذہن بتائے اس کو زبان سے بتائیں۔ دہرہ نہ کریں کیونکہ اس مشق کے دوران بہت سے حسد کے عکس اور نفوس ذہن میں آتے ہیں اور جلدی سے غائب ہو جاتے ہیں لیکن کچھ ایسے لوگ ہوتے ہیں جو بغیر اس مشق کے آنے والے واقعات دیکھ لیتے ہیں یہ عکس صرف چند سیکنڈ کیلئے آتا ہے اور ختم ہو جاتا ہے۔

مستقبل بینی کیا حقیقت ہے؟

اس حقیقت سے ہر انسان خوب اچھی طرح واقف ہے کہ ہم خواب دیکھتے ہیں اور خواب میں دور دراز مقامات دیکھتے ہیں اور سیر کرتے ہیں کبھی پہاڑوں اور کبھی مندروں اور کبھی جنگلوں کی سیر کرتے ہیں اور کبھی ہم رشتہ داروں سے ملاقات کرتے ہیں کبھی ہم ایک ملک سے دوسرے ملک کی سیر کرتے ہیں کبھی ہم آسمانوں پر چلتے پھرتے نظر آتے ہیں۔ دنیا کے بڑے بڑے مناظر دیکھ رہے ہوتے ہیں آخر جب نیند سے بیدار رہتے ہیں تو ہم اپنے دست پر ہی لپٹے ہوتے ہیں۔ یہ حواس کا حاکم ہوتا ہے۔ ہمارا شعور اس غرض کی سطح سے بلند ہو کر کائنات میں من پسند چیزوں کا احاطہ کر لیتا ہے۔

مستقبل بینی کی اہلیت اپنے اندر پیدا کر لینا اب کوئی نئی بات نہیں ہے ہزاروں سال قبل کاہن راہب ٹپکی گویاں کرتے تھے اس زمانہ میں سورج چاند بلور میں سے حال معلوم کئے جاتے تھے اسی طرح آج بھی اس مقصد کو حاصل کرنا ناممکن نہیں ہمیں اپنی اشعوری طاقتوں کو بیدار کرنے کی ضرورت ہے اگر یہ توہمیں بیدار ہو جائیں تو ہم قاتل بن جائیں گے۔

مستقبل بینی کی مشق

مستقبل بینی کی مشق کرتے وقت چند ضروری باتوں پر عمل کرنا ضروری ہوتا

ہے اگر ان باتوں پر عمل نہ کیا جائے ان کو نظر انداز کر دیا جائے تو پھر اسکے نتائج خطرناک بھی ہو سکتے ہیں۔

☆ شروع شروع میں آپ اپنی آنکھیں مٹلی رکھیں آپ ارد گرد کو بلور دیکھ سکیں اور مکمل سمجھ سکیں۔

☆ جذبے اور حوصلے کے ساتھ آگے بڑھیں۔

☆ مشق کرتے وقت یہ بات ذہن میں رکھیں کہ یہ کوئی جادو و جبر بہ نہ ہے بلکہ یہ تو ایک فن اور سائنس ہے۔

☆ مستقبل بنی کی صلاحیت پیدا کرنے کیلئے غرضی معاملات کو بھی پیش نظر رکھنا ہوگا۔

آنکھوں میں مقناطیسی قوت پیدا کرنا

نظر کو مضبوط اور پختہ کرنے کیلئے مقناطیسی قوت بڑھانے کیلئے بہت کم طریقے بتائے گئے ہیں اور نواقف لوگوں کو غلط طور پر اس کی تکالیف کو ظاہر کرتے رہے ہیں حالانکہ مقناطیسی قوت ہی اس علم کی بنیاد ہے کوئی بھی شخص اس علم کو حاصل کر لے تو وہ سرسبز و کامیاب بن سکتا ہے لوگوں کو جاننے اور فائدے کیلئے مفید طریقے آگے درج کئے جا رہے ہیں جن سے پھر پورا فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

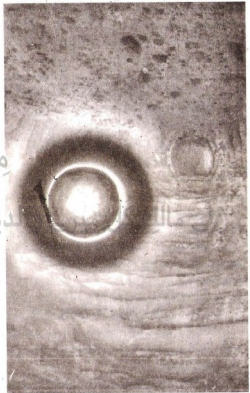
آنکھوں میں مقناطیسی قوت پیدا کرنے کا طریقہ

طریقہ مشق:

ایک صاف ستھرا تہائی والا کمرہ ہو اس میں کوئی شور وغل نہ ہو۔

ایک کاغذ کا ٹکڑا لیں جس کا سائز 17x13 انچ ہو۔ اس کے بالکل درمیان میں روپے والے سکے کے برابر سیاہی کا نشان لگا دیں کہ اس میں سفیدی پائلٹ نہ رہے۔ اس کاغذ کو دیوار پر اس طریقہ سے لگا دیں کہ آپ اس سے 2 فٹ کے فاصلے پر کڑی مار کر بیٹھ جائیں تو آپ کو صاف دکھائی دے۔

اب آپ مکمل یکسوئی سے نشان کی طرف جھٹکی جائے کہ پھر دیکھیں آگے نہ بڑھیں اور



مذہ کو بند رکھیں اور سان کو ناک کے ذریعے سے لیں اور ناک ہی کے ذریعے سے سانس باہر نکالیں۔ دو منٹ کے بعد آپ کی آنکھوں سے پانی نکالنا شروع ہو جائے گا اور صوری تکلیف محسوس ہوگی۔ یہ مشق کرتے وقت سیاہ نشان کی رنگ کا نظر آئے گا پھر اس کے گرد سفیدی روشنی نظر آئے گی بعد میں یہ روشنی بڑھتی جائے گی یہاں تک کہ نشان روشن ہو جائے گا جب یہ نشان سفید ہو جاتا ہے تو بعض آدمیوں کو جو ٹیک ہوتے ہیں ان کو بڑے بڑے حسین لٹکارے دکھائی دیتے ہیں۔ الغرض جب یہ نشان سفید نظر آنے لگے تو مشق کو ترک کر دیں آپ کی حقانی نظر بڑھ گئی ہے پھر جس کی طرف دیکھیں گے وہ تمہاری مرضی کے مطابق کام کرنے لگے گا۔

مشق سے متعلق ضروری ہدایات:

☆ مشق کے دوران نوکھٹا یا سوتا نقصان دہ ہو سکتا ہے۔

☆ نیند آئے تو مشق کو بند کر دیں۔

☆ کسی جسم کی گھبراہٹ، اونگھ، نیند، طبیعت کی خرابی میں مشق نہ کریں۔

☆ گرم مایہاء کا استعمال نہ کریں۔

☆ اپنی مشق کو روزانہ کریں تاہم بالکل نہ کریں۔

☆ مشق کو وقت مقررہ پر کریں۔

☆ پہلے دن مشق ایک منٹ کریں۔

☆ روزانہ مشق کو بڑھاتے جائیں۔

اس مشق سے عام کو بڑا سکون حاصل ہو جاتا ہے اس کا اعجاز وہ خود ہی لگ سکتا ہے اس میں خیالات، تصور، نیکیوں سے حامل متصف ہو جاتا ہے اس میں سب سے پہلے آنکھوں کو مضبوط کرنا ہوتا ہے اس عمل سے ہی آنکھوں کی حقانی قوت میں اضافہ ہوتا ہو جاتا ہے۔

نوٹ: مشق کرنے کے بعد آنکھوں کو پانی سے دھوئیں اور عرق کا پودہ دو دو قطرے آنکھوں میں ڈالیں۔ مشق کرتے وقت آنکھیں زیادہ نہ کھولیں۔ مشق کے دنوں میں دوسری بھی کار زیادہ استعمال کریں۔

حقانی طبیعتی امالہ

حقانی طبیعتی امالہ سے کہتے ہیں کہ کسی لوہے کے تختہ جسم کے حقانی طبیعت کو کسی نرم لوہے کے ٹکڑے کے بہت قریب لائے جائیں تو اس حقانی طبیعت کی موجودگی اس لوہے کے ٹکڑے کو عارضی طور پر حقانی طبیعت بنادے گی۔ اس عمل سے جو حقانی طبیعت پیدا ہوگی اس کو حقانی طبیعتی امالہ کہتے ہیں۔

ٹیلی پیتھی کیلئے ریاضت کی ضرورت

یوں تو ہر انسان کے اندر کم و بیش صلاحیت ضرور ہوتی ہیں لیکن اس صلاحیت کو اجاگر کرنے کیلئے بڑی ثابت قدمی، صبر، تحمل اور سخت محنت کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ انسانوں کے ذہنوں سے تعلق رکھتی ہے اس لئے اس علم کو سیکھنے کیلئے سب سے اہم بات یہ ہوتی ہے کہ انسان اپنے آپ کو شروع ہی سے تیار کرے اور عہد کرے کہ میں نے ہر حال میں اس فن کو سیکھنا ہے چاہے جتنی مرضی کیوں نہ دیاجست کرتی پڑے۔ جب ہا کر انسان اس فن پر مہمور حاصل کر سکتا ہے۔

ٹیلی پیتھی کیلئے رہنما اصول

ٹیلی پیتھی کیلئے بہت اہم اصول ہیں ان کو زندگی بھر مد نظر رکھنا بہت ضروری ہے انہی پر عمل کر کے انسان ایک ٹیلی پیتھی کا ایک اچھا طالب علم بن سکتا ہے۔

۱۔ ٹیلی پیتھی کا علم سیکھنے کے بعد اس کی قوت کو کبھی بھی ذاتی استعمال میں نہ لاؤں گا۔

۲۔ میں اس فن کو لوگوں کی بھجری کیلئے استعمال میں نہ لاؤں گا۔

۳۔ میں اس فن کو غلط طور پر استعمال میں نہ لاؤں گا۔

ان اصولوں کو روزانہ مد نظر رکھنا ہوگا یہی ایک طالب علم کیلئے بہتر بات ہے۔

بنیادی باتیں

- ☆ بنیادی باتوں پر عمل کرنا ضروری ہے۔
- ☆ ٹیلی ہتھی کے نیچے والوں کیلئے چند ضروری بنیادی باتیں پیش خدمت ہیں جن پر عمل کر کے کامیابی حاصل کی جاسکتی ہے۔
- ☆ اپنے آپ کو ہر وقت تیار رکھیں روزانہ گھر سے سانس لیں اور ہلکی پھلکی ورزش کریں آپ جب کسی کو پیغام ارسال کرنا چاہیں تو اس کے لئے مکمل یکسوئی ہونی چاہیے۔
- ☆ یکسوئی نہ ہونے کی وجہ سے دماغ سے خارج ہونے والی لہریں آپ کا پیغام دوسرے تک نہیں پہنچا سکیں گی۔
- ☆ مشق کرتے وقت زیادہ سے زیادہ پیغام نشر کرنے اور وصول کرنے کی صلاحیت حاصل کرنا ضروری ہے۔
- ☆ مشق کے دوران اپنے ذہن سے تمام غیر ضروری خیالات ہر نکال دیں۔
- ☆ دل اور ذہن کو ہر قسم کے خوف سے پاک رکھیں۔
- ☆ غیر ضروری باتوں سے پرہیز کریں اور اپنے خیالات تصورات کو ایک ہی جگہ پر مرکوز رکھیں۔
- ☆ ان تمام بنیادی باتوں پر عمل کر کے ٹیلی ہتھی کے علم پر مہور حاصل کر سکتے ہیں۔

عامل کی پوزیشن

- ☆ عامل کی پوزیشن ایسی ہونی چاہیے کہ:
- ☆ عامل کے پاس تصویر ہونی چاہیے۔
- ☆ عامل وقتی جسمانی طور پر مکمل ہو۔
- ☆ عامل پر سکون حالت میں بیٹھ کر تصویر کو سامنے رکھ کر مقررہ وقت پر ٹیلی ہتھی کا عمل شروع کرے۔

- ☆ عامل اپنی پوری توجہ تصور پر رکھے اس کو غور سے دیکھ کر اپنے ذہنی رو کے ساتھ پیغام نشر کرے۔
- ☆ پیغام نشر کرتے وقت یہ خیال کرے کہ معمول بالکل میرے پاس ہی بیٹھا ہوا ہے۔
- ☆ احساس یہ ہونا چاہیے کہ معمول میرے ساتھ بیٹھا ہے اتنا ہی جلدی کا میاب ہوگا۔

معمول کی پوزیشن

- ☆ معمول کی پوزیشن ایسی ہونی چاہیے کہ
- ☆ معمول پر سکون حالت میں ارادی طور پر عامل سے چند سیکنڈ کیلئے وقتی رابطہ کرے گا پھر وہ عامل کا پیغام وصول کر کے اپن ذہن میں ابھرنے والے اثرات کا انحصار کرے گا۔

عملی تکنیک کیلئے سنہری راہنما اصول

- ☆ عامل اور معمول دونوں کو اس بات کا خاص خیال رکھنا بہت ضروری ہوگا کہ عامل اور معمول کی تمام تر باتیں ایک دوسرے کے ذہن پر جمی ہوئی ہونی چاہیے اور مشترکہ رابطہ قائم ہونا چاہیے۔
- ☆ عامل اپنے معادن کو خیالات کی ترسیل سے پہلے تصدیقات بنا کر اپنے پیغام کو نشر کرنے کی طرف توجہ مبذول کرے جو وہ ٹیلی ہتھی کے ذریعے ارسال کرنے کی خواہش رکھتا ہے۔
- ☆ معمول جب عامل کے خیالات کو بڑھتا شروع کرے اسے لکھ کر رکھ لے۔
- ☆ ٹیلی ہتھی ایک ادراک ہے اس کا تعلق چھٹی حس سے ہوتا ہے۔
- ☆ جنب کسی کو احساس ہوتا ہے کہ انسان نے کوئی پیغام یا گیس اپنے ذہن میں وصول کیا ہے تو اس کا اظہار کرنے سے ہٹکا ہٹ محسوس کرتا ہے۔
- ☆ سوادوی حراجن والوں میں ترقی کرنے کی صلاحیت زیادہ ہوتی ہے۔
- ☆ مزاج ذہن ساخت طبیعت کے لحاظ سے ہر شخص کی حساسیت مختلف ہوتی ہے۔

- ☆ پیغام کی وصولی کے دوران آنکھیں بند رکھی جاتی ہیں جو کچھ محسوس کرے وہ
معاذ کو بتادے پیغام وصول کرنے کیلئے ہوشیار رہنا چاہیے۔
☆ ٹیلی فنی کے ذریعے پیغام ارسال کرنے کیلئے کسی قسم کا ہواؤ نہیں ہونا چاہیے
ترسیل کرنے سے پہلے مکمل خاکہ ذہن نشین ہونا چاہیے۔
☆ کبھی معمول کو پیغام میں عامل کی آواز سنائی دیتی ہے پھر اس کو پیغام کا عکس
دکھائی دیتا ہے۔

عامل کی خصوصیات

عامل میں درج ذیل خواص ہونا ضروری ہیں:

- ☆ مقامی پسند ہو۔ ☆ کم بولنا ہو۔
☆ تنہائی پسند ہو۔ ☆ نرم طبیعت کا مالک ہو۔
☆ خوش اخلاق ہو۔ ☆ نیک چال ہو۔
☆ تنجید مزاج ہو۔ ☆ طاقتور اور حوصلے کا مالک ہو۔
☆ پختہ ارادے کا مالک ہو۔ ☆ صابر ہو۔
☆ غرور و حوصلہ مند ہو۔ ☆ نیک اور پرہیزگار ہو۔
☆ قابلیت رکھنے والا ہو۔ ☆ جھڑا کرنے والا نہ ہو۔
☆ غرور و تکبر کرنے والا نہ ہو۔

ہدایات برائے عامل

- ☆ نیک برت ہونا چاہیے۔ ☆ پرہیزگار ہونا چاہیے۔
☆ کسی کی جتنی بخلی نہ کرے۔ ☆ حرام مال نہ کھائے۔
☆ خدا کو حاضر و غایب نہ کرے۔ ☆ اچھے اخلاق کا مالک ہو۔
☆ اچھا لباس پہنے۔ ☆ نیک اعمال کرے۔
☆ بڑی اور لغو باتوں سے پرہیز کرے۔ ☆ زنا نہ کرے۔

- ☆ قوت برداشت ہو۔ ☆ کسی سے لڑائی جھگڑا نہ کرے۔
☆ حقوق کیلئے اچھی سوچ رکھے۔ ☆ کسی کا نقصان نہ کرے۔
☆ دینی انسانیت کی خدمت کا جذبہ رکھتا ہو۔ ☆ قوت ارادی مضبوط ہو۔

ایسے معمول جو جلد متاثر ہوتے ہیں

- ☆ جس کی آنکھیں رسیں ہوں۔
☆ عقیدت مند ہو۔
☆ جسم نازک و ملائم ہو۔
☆ بال باریک ہوں۔

میڈم کسے کہتے ہیں؟

میڈم اس شخص کو کہا جاتا ہے جو چند بار چٹا نوم کیا گیا ہو۔ ماہر سربراہ میڈم ڈاکٹر معمول
نے ایک دفعہ ایک شخص کو چالیس مرتبہ چٹا نوم کیا۔

معمول کے خواص کیسے ہونے چاہئیں

- ☆ معمول جوان ہوا پر پڑی طبیعت ہو۔
☆ اچھے اخلاق کا مالک ہو۔
☆ روحانی باتوں کو ماننے والا ہو۔
☆ عامل سے ڈرتا ہوا اور اس سے محبت کرتا ہو۔
☆ عامل کی ہر بات ماننے والا ہو۔

ایسے معمول جو دیر سے متاثر ہوتے ہیں

- ☆ مفرد رحم کے لوگ ☆ ہنہ حرم کے لوگ

- ☆ مجھڑا لحم کے لوگ ☆ بے پروا لحم کے لوگ
- ☆ معمول عورت میں یہ خواص ہونے چاہیے
- ☆ جوان عورت ہو۔ ☆ جسمانی لحاظ سے سچ ہو۔
- ☆ سنجیدہ ہو۔ ☆ شوق پھیل نہ ہو۔

ٹیلی پیٹھی اور اختلالی ذہن

اختلالی ذہن رکھنے والے لوگ ٹیلی پیٹھی میں کامیاب نہیں ہو سکتے کیونکہ باہر لوگ احساسات کو قابو میں نہیں رکھ سکتے اس لئے اخلاقی مذہبی سماجی تقاضوں کی پابندی نہیں کر سکتا اور ایسے لوگوں کا کردار صحیح نہیں ہوتا۔ وہ اپنے اور دوسروں کیلئے نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے ایسے لوگ مستقل طور پر تندرست نہیں رہتے کبھی بیمار ہو جاتے ہیں اور کبھی تندرست ہوتے ہیں۔ ان کا ذہن بازاری ہو جاتا ہے اور ہر وقت پریشانیوں میں گھرے رہتے ہیں۔ ٹیلی پیٹھی کے علم کو حاصل کرنے کیلئے ذہنی اور جسمانی طور پر انسان کو بالکل فٹ ہونا ضروری ہے۔

ٹیلی پیٹھی اور جسمانی صحت

ٹیلی پیٹھی اور جسمانی صحت کا آپس میں گہرا تعلق ہوتا ہے۔ ٹیلی پیٹھی کے علم کو حاصل کرنے کیلئے انسانی صحت کا علاج ہونا بہت ضروری ہوتا ہے اگر صحت سچ نہ ہو تو انسان اس میں کامیاب نہیں ہو سکتا کیونکہ اس علم میں مشقیں بڑی سخت ہیں جو کہ تیار آدمی کے بس کا روگ نہیں ہے۔

اسلئے انسان کا جسمانی طور پر صحت مند ہونا بہت ضروری ہوتا ہے۔ ذہن کی صفائی بھی ضروری ہوتی چاہیے جب تک ذہن مکمل طور پر صاف آئینے کی طرح صاف نہیں ہوگا انسان اپنی منزل کو صحیح طریقہ سے نہیں پاسکتا۔ انسانی لو اپنے ذہن سے ہر طرح کے خیالات پر اپنی یادیں نکالنا ہوں گی جس طرح آپ اپنے جسم میں سے فاسد مادوں کو نکالتے



ہیں اسی طرح ذہن کی صفائی کیلئے بھی ضروری کوئی طریقہ اپنانا ضروری ہوتا ہے۔ جب تک ذہن کی مکمل طور پر صفائی نہیں ہوتی تو اگلا مرحلہ یعنی ارتقا کا شروع نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ بات سب کو معلوم ہے کہ جب تک دماغ میں آشکارا موجود و انسان اپنا کام صحیح طرح نہیں کر سکتا۔

ٹیلی پیتھی اور کردار

ٹیلی پیتھی میں کردار کی بہت زیادہ اہمیت ہوتی ہے جو اکثر سوچنا ہے عمل کرتا ہے اور محسوس بھی کرتا ہے اور سمجھتا بھی ہے ایسے کردار کے باگ بڑے مضبوط صلاحیتوں کے مالک ہوتے ہیں اور بہت ذہین ہوتے ہیں اور اپنے مشکل سے مشکل کاموں کو بھی بخوبی پایہ تکمیل تک پہنچا دیتے ہیں۔

ٹیلی پیتھی اور تجل مراقبہ

اللہ تعالیٰ سے لو لگائے کو مراقبہ کہتے ہیں۔

آؤی جب مراقبہ میں ہوتا ہے تو ساری دنیا سے تا مطلق کر کے یکسو ہو کر باوجود ہر کر قبلہ کی طرف رخ کر کے بیٹھ جاتا ہے آنکھوں کو بند کر لیتا ہے سر کو جھکا لیتا ہے اور سوچنا ہے کہ زمین و آسمان کچھ بھی نہیں ہیں۔ بس اللہ پاک کی رحمت ہی ارحم ہے اور میرے دل میں ساری ہے۔ میرے دل کی سیاقی قسم ہو رہی ہے۔ شروع میں آؤی مراقبہ میں اچھی طرح سے دل نہیں گھٹا طرح طرح کے خیالات آتے ہیں آؤی گھبرا تے ہیں بلکہ یہ سوچتے ہیں کہ میں نے بہت سی محنت کر کے اللہ پاک کے آگے سر کو جھکا لینے سے دل میں صرف اور صرف اللہ کی یاد باقی رہ جائے گی اور کہنی دنیا کا دل سے خیال نکل جائے گا مراقبے میں آؤی کو اگھ آ جاتی ہے لیکن گھبرا تے ہیں روزانہ کچھ وقت نکال کر یکسو ہو کر قبلہ رخ ہو کر آنکھیں بند کر کے بیٹھ جاؤ اور اچھی طرح سے سوچو کہ آج میں یہ آنکھیں خود بند کر رہا ہوں ایک وقت آئے گا کہ یہ آنکھیں ہمیشہ کیلئے بند ہو جائیں گی اس سے دنیا کی محبت کٹ کر اللہ سے لو لگ جائے گی اللہ پاک سے محبت پیدا ہو جائے گی۔ آپ سر پر کپڑا بھی ڈال سکتے ہیں آؤی یہ کپڑا اپنی

مرضی سے ڈال رہے ہیں کل کو کفن پہنا دیا جائے گا۔ دس منٹ آدھ گھنٹہ آپ مراقبہ کر سکتے ہیں اگر انسان روزانہ بیٹھ کر اس حالت میں اللہ اللہ کرے تو ایک وقت آ جاتا ہے کہ اللہ کی یاد دل میں اپناراستہ نکلتی ہے اگر یہ حالت زیادہ ترقی پکڑے تو گویا اس نے مراقبہ کی حالت کو پایا۔ اگر اپنے اختیارات سے چلا جائے اور پھر واپس آ جائے تو اس شخص نے مراقبہ کی حاصل کر لیا۔

احساس کمتری

انسان مسلسل ناکامیوں کی وجہ سے پریشان ہو جاتا ہے اور اس کو احساس ہونے لگتا ہے کہ میری زندگی فضول ہے اور احساس کمتری کا شکار ہو جاتا ہے حالانکہ بار بار ناکامی انسان کے اندر ایک نئی روح چھونک دیتی ہے جس سے ایک نئی قوت پیدا ہو جاتی ہے جو کام کی رفتار کو تیز تر کر دیتی ہے اور ناقابل شکست قیاسات کو ختم دیتا ہے۔ احساس کمتری انسانی زندگی کیلئے ایک بہت ہی زہریلے قسم کا زہر ہے جب تک اس کو مکمل طور پر ختم نہ کیا جائے انسان کامیاب نہیں ہو سکتا لیکن انسان کیلئے بہت ضروری ہے کہ پوری طاقت اور توجہ کے ساتھ اس احساس کمتری کا مقابلہ کر کے اسے شکست دے سکتے ہیں۔ جو لوگ احساس کمتری کو انسان کی بنیادی کمزوری سمجھتے ہیں وہ اپنے مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔

ٹیلی پیتھی میں میرا تجربہ

میرا ایک دوست میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میری ہیرے کی انگوٹھی تم ہوگی ہے بہت قیمتی انگوٹھی تھی جس میں اس کی وجہ سے بہت سخت پریشان ہوں لہذا آپ اس کا پتہ کریں اس نے مجھے کہا کہ مجھے پورا پورا واقعہ بیان کرو انگوٹھی کیسے تم ہوئی میں نے کہا کہ سب نے انگوٹھی دہلی سے خریدی تھی اور میں نے اپنی بیوی کو پکڑا دی اس نے کہیں کہوئی ہے مگر ہر سب تلاش کی ہے مگر نہیں ملی بہت پریشان ہوں آپ میرا پانی کر کے میری انگوٹھی کا پتہ کریں۔ مل سکتی ہے یا کر نہیں میں نے اس کی تمام باتیں غور سے سن لیں اور ان کو جینک میں بیٹھا کر

میں اپنے عمل کرنے والے کمرے میں چلا گیا میں نے یکسوئی کے ساتھ دھیان کیا میرے دل میں آواز آئی کہ انگوٹھی عورت کے دوپٹے میں بندھی ہوئی ہے اور دوپٹے اس نے سوٹ کیس میں رکھا ہوا ہے میں نے آکر اپنے دوست کو بتایا کہ انگوٹھی دوپٹے میں بندھی ہوئی ہے اور سوٹ کیس میں پڑی ہے میں نے آکر اپنی بیوی سے کہا کہ سوٹ کیس کھولو اور اس میں سے دیکھو سوٹ کیس کھولا گیا اس میں اسے دیکھا تو انگوٹھی دوپٹے میں بندھی ہوئی مل گئی۔

مجھے ایسے بہت سے تجربے ہو چکے ہیں۔ اس کے لئے شرط ضروری ہے کہ انسان جھوٹ نہ بولے ہمیشہ سچ بولے برے خیالات دل میں نہ آنے دے تو سب کام ممکن ہو سکتے ہیں۔

ٹیلی پیتھی میں ایک اور تجربہ

میں ابھی پیتھی ہی کر رہا تھا کہ بوڑھے صاحب روٹا ہوا میرے پاس آیا اور آکر روتے ہوئے کہنے لگا کہ میں اٹ گیا میں مارا گیا اس۔ نہ ایک سانس میں نہ جانے کتنی باتیں کرتا چلا جا رہا تھا اور زار و قطار رو رہا تھا۔ میں نے بوڑھے شخص کو ٹیلی دی اور اس کو چپ کر لیا حاصل دیا اور بیٹھا دیا۔ چھوڑی دیر کے بعد میں نے اس شخص سے پوچھا بزرگوار کیا بات ہے۔ اس نے کہا کہ میرا ایک بیٹا تھا وہ کبھی کبھی گھر سے باہر گیا تھا کئی دن ہو گئے ہیں۔ وہ ابیں نہیں آیا اس کی والدہ وکا رو کر بہت برا حال ہو چکا ہے مہربانی کر کے میرے بچے کا پتہ کریں۔ میں اٹھا اور ہاتھ منہ دھو کر اپنے عمل والے کمرے میں چلا آیا اور میں نے اپنے عمل کو شروع کیا پوری یکسوئی کے ساتھ تمام دنیا مجھے نظر آ رہی ہے اور میں جانتا چاہتا ہوں کہ وہ لڑکا کہاں ہے اور کس حال میں ہے۔ مجھے اپنے خیال میں نظر آیا کہ شہر سے دور ایک ویران کنوئیں میں گرا پڑا ہے کنواں بالکل سونکا ہوا ہے اور بہت گہرا ہے۔ میں نے عمل کو بند کیا اور بوڑھے شخص کو بلا دیا اور پوچھا کہ میرے پاس کوئی سواری ہے اس نے کہا ہاں کیا میرے پاس گھوڑا ہے تو گھوڑا لاؤ اور میرے ساتھ چلو۔ ہم دونوں گھوڑے پر سوار ہو کر شہر سے باہر 314 میل کے قافلے پر کنواں تھا وہاں چلے گئے وہاں دیکھا تو کنوئیں کے اندر لڑکا بے ہوش پڑا ہوا ہے ہم لڑکے کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ لڑکے کو گلوں کی مدد سے کنوئیں سے باہر نکالا۔ لڑکے کو گھر لایا گیا

حالت سمجھنے پر لڑکے سے پوچھا کہ تم اس کنوئیں میں کیسے پہنچے۔ اس نے جواب دیا کہ مجھے کچھ آدمیوں نے پکڑ لیا میرے پاس سونے کی چین اور انگوٹھی سی انہوں نے جینن لی اور مجھے کنوئیں میں پھینک دیا۔

یوگ یوگا اور ٹیلی پیتھی

یوگ کا سنسکرت میں وسیلہ کہا جاتا ہے۔ ہندوؤں کے فلسفہ میں سے ایک ہے جس میں مختلف قسم کی ورزشیں جسمانی تعلیمی کی جاتی ہیں تاکہ روح انسانی آد اکون کے پتھر سے آزاد ہو جائے۔ یوں تو یوگا کے بہت سے آئین ہیں ہر شخص اپنی مرضی اور حراج کے مطابق کسی کا اختیار کر لیتا ہے۔ دیانے کرنے والے کو یوگی کہتے ہیں۔

یوگی کو مختلف مراحل سے گزرنا پڑتا ہے۔

پہلا درجہ ضبط نفس ہے اور آخری درجہ مراقبہ ہے۔

یوگا کے کئی درجے جسمانی اعضا کو باہم مربوط کیا جاتا ہے۔

جب کوئی شخص اپنے ذہن کو ایک مقصد پر مرکوز رکھنے کیلئے کامیاب ہو جائے تو وہ یوگا کیلئے آسن کے مرحلے میں داخل ہو جاتا ہے۔

اس کے بعد میں جاکر کہہ سکتا ہوں اور اس کے سامنے دو دروازوں کو کھول دیتا ہوں اور شروع کو اپنی پوری توجہ کے ساتھ مہور شروع کر دیتا ہوں تو جابک ہی جگہ پر ہے۔ سب سے پہلے مختلف رنگوں والی روشنی کسی کسی اور بھی زیادہ نظر آنے کی آپ مسلسل متع کو دیکھتے رہیں حتیٰ کہ آپ قرب و جوار سے بے خبر ہو جائیں گے اور آپ کا ذہن دوسرے خیالات سے خالی ہو جائے گا اور آہستہ آہستہ ذہنی یکسوئی پیدا ہوتی چلی جائے گی اس عمل میں شروع میں بڑی دشواری ہوتی ہے مگر بعد میں کوئی دشواری نہیں ہوتی۔

اس شخص کو فطری ارادہ تھا کہ وہ توجہ کیا جاتا ہے۔ بہت ضروری ہوتا ہے کہ اپنی ذہنی توجہ کو مکمل طور پر ایک جگہ پر مرکوز کرنا ابتدائی باقی ہوتا ہے اس کیفیت کو اپنے اندر پیدا کر لینے کے بعد ذہن کی محتاط طبیعت کو آزاد ہو جاتی ہے اور انسان اس پر قابو پا لیتا ہے اور پھر وہ جیسے چاہے استعمال میں لاسکتا ہے حتیٰ کہ جو انسان کے لاشعور میں ہوتی ہے وہ ذہن کی فیر وئی ذہن میں

آ جاتی ہے جو لوگ اپنی زندگیوں کو جنگلوں میں گھراؤں میں گزار دیتے ہیں ان لوگوں کا عقیدہ ہوتا ہے کہ اگر ہم شہروں میں چلے جائیں اور وہاں کے لوگوں سے باہمی میل جول شروع کر دیں تو ان کی یہ قوت ختم ہو جائے گی اسی لئے وہ اپنی تمام زندگی کو مادہ کی قید سے آزاد کرانے میں لگے رہتے ہیں۔

شع بنی کا اصل مقصد کیا ہے؟

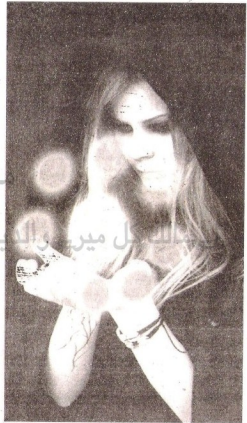
شع بنی کی مشق کا مقصد دراصل تحت اشعور کی خفیہ قوتوں کو بیدار کر کے ان سے اور نکالنا توجہ کا کام لیتا ہے اس لئے شع بنی کے مقصد کو بڑی اچھی طرح سے سمجھ لینا ضروری ہے ورنہ آپ اس سے استفادہ حاصل نہیں کر سکتے۔

شع بنی کی مشق کرنے سے دو فائدے ہوتے ہیں ایک یہ کہ توجہ ایک نقطہ پر جم جاتی ہے اور ساری قوت سمٹ کر اکٹھی ہو جاتی ہے دوسرے اس مشق سے سرینٹ پاور کی بیداری ہو جاتی ہے۔ شع بنی منزل تک پہنچنے کا ایک زینہ ہے شع بنی سے انسان میں حسی اور ادراک کی بھی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے اور توجہ مرکوز کرنے کی قوت پیدا ہو جاتی ہے۔

وہ بے قوت انسان کے ذہن کے اندر بہت سے غدد ہوتے ہیں۔ لیکن ان میں سب ایک خاص غدد جیسے Pineal Glands کہتے ہیں یہ انسان کے لاشعور سے تعلق رکھتا ہے یہ نیلی روشنی میں بڑا اہم رول ادا کرتا ہے جب ہم شع کو گھونا شروع کرتے ہیں تو یہ منتظر خیالات کو سمیٹ دیتا ہے اور توجہ کو ایک نقطہ پر مرکوز کرتا ہے اسی طرح شع بنی کی مشق حسی اور ادراک کی صلاحیت پیدا کر دیتی ہے اور توجہ کو مرکوز کرنے کی صلاحیت پیدا کر دیتی ہے۔

شع بنی کے فائدے

شع بنی کا ایک تو یہ فائدہ ہوتا ہے کہ انسان کی توجہ ایک ہی نقطہ پر جم جاتی ہے اور ساری قوت اکٹھی ہو کر نکلیا ہو جاتی ہے اور انسان کی اعصابی پھولوں میں ارتعاش پیدا ہوتا ہے اور یہ قوت جو انسان کی ریزہ کی ڈیڑھ میں پوشیدہ ہوتی ہے آہستہ آہستہ اوپر کی طرف نکلتی ہے۔ جب اس کا لاشعوری طاقتوں سے ٹکراؤ ہو جاتا ہے تو پھر انسان بلند و بالا



ہوتے لگتا ہے۔ اعصاب اور لاشعور کو قابو میں رکھنے کیلئے سانس کی مشقیں کرنا پڑتی ہیں کچھ لوگ اپنے حواس کے ذریعے بیک وقت مختلف قسم کے نفوش اپنے ذہن میں بنالیتے ہیں یہ انسان کی معمولی حالت ہے جس کو بغیر خیالی کی حالت کہہ سکتے ہیں لیکن جب شمع بنی کی مشق ہوتی ہے تو کثیر خیالی کی حالت سے نکل کر واحد خیال بن جاتا ہے۔

شمع بنی کیلئے ٹیلی پتھی اور یوگا میں فرق

ٹیلی پتھی

ٹیلی پتھی میں شمع بنی کے لئے کثرت پر چڑھنے کی اجازت ہے۔
ٹیلی پتھی میں ماہرین کے پیٹھ کا کوئی خاص طریقہ نہیں بتاتا۔
ٹیلی پتھی میں شمع کی کوکو پلک چھپکائے بغیر دیکھنا ضروری ہے۔

یوگا

یوگا میں شمع بنی جس طرح ٹیلی پتھی کا عمل شروع کرنے کیلئے کی جاتی ہے۔
یوگا میں ذہن پر چڑھنا ضروری ہوتا ہے۔
یوگا میں ٹیلی پتھی کے دوران ایک مخصوص آسن کو اپنانا ضروری ہے۔
یوگا میں شمع بنی کے لئے ہم پلکس چھپا سکتے ہیں۔
یوگا میں توجہ برہنالا لازمی شرط ہے۔
یوگا میں شمع بنی کی مشقوں کو درجوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔

۱۔ پہلے دو وقت تک شمع کو گھورتا ضروری ہے۔

۲۔ پھر بعد میں آئینےس ہند کی جاسکتی ہیں۔

یوگا میں شمع کی طبعی ہوتی تو کواچے ذہن میں رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

یوگا کے آسن

یوں تو یوگا کے بہت سے آسن ہوتے ہیں جن میں سے چند ایک کا ذکر کیا جا رہا ہے ہر شخص اپنی اہلیت کے مطابق کسی ایک کو اختیار کر لیتا ہے۔

کر یوگا۔ بھگتی یوگا۔ راجا یوگا۔ جمن یوگا
یوگا کی ریاض کرنے والے کو یوگی۔ یوگن جوگی جوگن کہتے ہیں۔
یوگی کے آٹھ مدارج ہیں جن میں سے گزرا پڑتا ہے۔
پہلا درجہ ضبط نفس کا ہوتا ہے۔
آخری درجہ صان مراقبہ کا ہوتا ہے۔ جس کو سادھی کہتے ہیں۔
حصہ یوگا کے ذریعے سے اعضا جسمانی کو مربوط کیا جاتا ہے۔
بھگتی یوگا روحانی یوگا سے پہلے کیا جاتا ہے تاکہ روح کو تیار کیا جاسکے۔

یوگ

یوگی کہتے ہیں کہ سورج حدت اور توانائی کا آئندہ دار ہوتا ہے اور چاند شطربک اسکون کا آئندہ دار ہوتا ہے۔

نفیسات کے ماہرین کہتے ہیں کہ انسان کے دماغ میں کروڑوں غٹے ہوتے ہیں جو طاقت و روحانیت پیدا کرتے رہتے ہیں اس کو وجدان کہتے ہیں وجدان ہر طرح کا ہو سکتا ہے وجدان دراصل انسانی ذہن اس تجزیہ پر کام ہے جو ہر وقت اور جاکہ ذہن میں کوئے کی طرح چلتی ہے اور انسان کو اپنے والی باتوں سے باخبر کر دیتی ہے۔ ٹیلی پتھی کے علم کو سیکھنے کے لئے یوگا کی مشقیں بہت اہمیت رکھتی ہیں۔ جب کوئی شخص اپنے ذہن کو ایک ہی مرکز پر رکھنے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو وہ یوگا سیکھنے کیلئے اس کے بعد آسن کے مراحل میں داخل ہو جاتا ہے۔

فطری ارتکاز کیلئے کسی مخصوص مدت کی ضرورت نہیں ہوتی پہلے ابتدائی ایام میں دشواری ہوتی ہے مگر بعد میں جتنی یکسوئی پیدا ہو جاتی ہے۔

یوگا کی مشقوں کے دوران وقتی پیمانے سے بجا و بہت ضروری ہوتا ہے کیونکہ آپ کو معلوم ہوتا چاہیے کہ اس دوران مختلف مراحل سے گزرا پڑتا ہے۔ ڈکھان کی پابندی بہت ضروری ہوتی ہے جس کی قسم کی کیفیات سے متاثر نہ ہوں۔ اپنی توجہ کو نقطہ حقیقت پر مرکوز رکھیں بعض اوقات خیالی تصویریں بھی سامنے نظر آتی ہیں اور جو کچھ نظر آتا ہے وہ آپ کے ذہن

کے اندر پوشیدہ خیالات ہوتے ہیں جو قوت اشعر سے نکل کر خیالی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔
یوگا کی ہتھوں کیلئے ذہن اور جسم پر کنٹرول کیا جاتا ہے جو ٹیلی پتھی کے عمل میں

بہت معاون ثابت ہوتا ہے۔

آپ مستقل طور پر مشق شروع کر دیں گے تو آپ میں خود بخود آہستہ آہستہ صلاحیت پیدا ہو جائے گی۔

قوت کو بیدار کرنے کیلئے

- ☆ اپنے عمل کے انجام اور رد عمل کے بارے میں معلومات ہونی چاہئیں۔
- ☆ تمام غیر مرئی اشیاء کے بارے میں معلومات ہونی چاہئیں۔
- ☆ مکمل صحت اور توانائی ہونی چاہئے۔
- ☆ سب لوگوں سے اچھا سلوک ہونا چاہیے۔
- ☆ ہر جگہ پر روحانی طور پر پہنچنے کا علم ہونا چاہیے۔
- ☆ دوسروں کے خیالات پر بڑھنے کا علم ہونا چاہیے۔
- ☆ باطنی اور محال کے بارے میں معلومات ہونی چاہئیں۔

عصبی نظام اور ٹیلی پتھی

Nervous System

اس نظام کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جسم کے مختلف حصوں کے درمیان رابطہ کا کام کرتا ہے اور جس کی تمام حرکات و سکنات اور نظم و ضبط کو کنٹرول کرتا ہے۔

۱۔ مرکزی اعصابی نظام

۲۔ پٹیلی اعصابی نظام

۳۔ خود کار اعصابی نظام

یہ نظام مندرجہ ذیل کام کرتے ہیں:

☆ اخراجی نظام توانائی کو خارج کرتا ہے۔

☆ جسمانی سرگرمی کنٹرول کرتا ہے۔

☆ خطرے سے بچانے کی سرمدی فیصہ وغیرہ کی حالت میں توانائی جمع کرتا ہے اور اسے محفوظ طور پر اس کے کام کے خطرے کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار کرتا ہے۔

ٹیلی پتھی اور ٹیلی فون

یہ ایک آلہ ہوتا ہے جس کی مدد سے ہزاروں میل دور کی آواز سنی جاسکتی ہے اور بات چیت کی جاسکتی ہے اور اس کا بھی ٹیلی فون کی آواز سننے کے ہیں۔ انسانی آواز سے ہوا میں لہریں اسی طرح پیدا ہوتی ہیں جس طرح ساکن پانی میں پتھر پھینکنے سے ہوتی ہیں عملی طور پر برقی رو اس جسم کی لہروں کو اپنے ساتھ لے جاتی ہے۔

برقی تار کے دونوں سروں پر دو پڑے لگا دیئے جائیں تو وہ برقی رو سے ملتی ہو جائیں گی اگر آپ ایک پڑے کے سامنے کھڑے ہو کر باتیں کریں تو اس سے ہوا میں موجیں پیدا ہوگا اس کی لہریں برقی رو کے ساتھ ساتھ پڑے تک جاسکیں گی اور وہ پڑے کسی لہریں ہوا میں اس پڑے پر پیدا کر دے گا اگر ایک پڑے کے سامنے بات چیت کی جائے تو دوسرے پڑے کے ساتھ دوسرا شخص پڑے کے ساتھ کان لگا کر گفتگو کر سکتا ہے اور یہی طریقہ ٹیلی پتھی میں بھی استعمال کیا جا رہا ہے آج سے صدیوں کیلئے لوگ ہزاروں میل دور کی آواز کو سن لیا کرتے تھے اور ہزاروں میل دور کی چیزوں کو بھی دیکھ لیا کرتے تھے بلکہ سمندروں پر لڑوں کے غارتگری ہر شے کو دیکھ لیا کرتے تھے یہی کمالات چنانچہ ٹیم ہے۔

ٹیلی پتھی اور شخصیت

اللہ تعالیٰ نے یوں تو بہت سی مخلوق کو پیدا کیا ہر مخلوق کی بناوٹ میں حسن و کھسار ملجھ و علیحدہ ہوتا ہے مگر انسانی مخلوق میں جو کھسار رکھا گیا ہے جس کی تعریف کرنا آسانی نہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بیشمار خوبیوں سے نوازا ہے اور اس کی بناوٹ بہت خوبصورتی سے بنائی ہے جو کہ بہت ہی قابل تعریف ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس میں قوت ارادی

بھی بڑی مضبوط عطا فرمائی ہے۔ شخصیت انسان کے کردار کے اندر قابلیتوں کا مجموعہ ہے۔
شخصیت، منظم اور مضبوط انفرادیت کا تقنین کرتا ہے۔

شخصیت اجتماعی اہم جزو ہے جو شخصیت میں بکھار پیدا کرتا ہے اور معاشرے میں عزت و وقار میں اضافہ کرتی ہے ایسی شخصیت کے حامل لوگ نظم و ضبط کے بڑے پابند ہوتے ہیں بڑے باریک بین ہوتے ہیں اپنے کام سے ہی غرض رکھتے ہیں۔

فضول گفتگو کو پسند نہیں کرتے ایسے لوگ اپنے تمام کاموں کو بڑی ذمہ داری اور تربیت سے کرتے ہیں ٹیلی جیسی کے علم کو ایسے لوگ بہت جلدی اور کامیابی سے حاصل کر سکتے ہیں۔

ہمارے ذہن کے اندر خیالات تجربات گزشتہ یادیں بسی ہوئی ہیں ٹیلی جیسی کا ایک علم بھی ہے اور سائنس بھی۔

سائنس

سائنس یہ کہتی ہے کہ انسان کے اندر عطا طبیعتوں میں ضرور موجود ہیں جن کو اگر بیدار کر لیا جائے تو انسان ہر ناممکن چیز کو ممکن بنا سکتا ہے جبکہ ان پر اثرات قوتوں کو بیدار کرنے کے لئے پوری توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ ٹیلی جیسی کی قوت یوں تو ہر شخص میں موجود ہوتی ہے لیکن جو شخص اپنے اندر اعلیٰ قوت پیدا کر لیتا ہے وہی اس میں کامیاب ہوتا ہے۔

علم تصوف کیا ہے؟

What is Tasauwuf?

علم تصوف اسلام دین کا بڑا ایک اہم شعبہ ہے جس کی بنیاد غلوس فی اللہیت اور غلوس فی العمل پر ہے یہ کوئی انوکھی یا نئی چیز نہیں ہے۔ یہ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کی پیدوار ہے جب آپ عارضات میں بیٹھ کر ذکر الہی میں مصروف رہتے تھے اور اسی عارض میں بیٹھ کر تصوف کا پورا لگا یا جو پروردگار چاہتا گیا اور آج ایک طاقتور درخت کی شکل میں



موجود ہے اور آج ہزاروں لاکھوں لوگ اس کی ہفتی اور گنتی چھاؤں میں سکون حاصل کر رہے ہیں اور اس خوبصورت لذتِ بچل سے مستفیض ہو رہے ہیں۔ موجودہ دور میں تصوف کی ضرورت کا بڑا شدید احساس پایا جا رہا ہے اس امر مسئلہ کے ہلکے ہوئے لوگ اپنی منزل سے بے خبر ہو چکے ہیں۔

اسی طرح ٹیلی وژن کا علم بھی بہت ضروری ہوتا چلا جا رہا ہے۔ جس طرح تصوف میں تقویٰ الہی اور محبت الہی میں انسان کو ترقی کے راز ملتے ہیں اور عقلی اسرار سے واقفیت حاصل ہوتی ہے اسی طرح ٹیلی وژن کا علم بھی اسی سے منسلک ہے۔ تصوف کے معنی ملنے ملانے کے ہوتے ہیں تصوف کے بغیر ٹیلی وژن بھی ناقص ہے۔

روحانی اور باطنی زندگی کی پوری اور آپ کے مکمل رسائی حاصل کرنے کا نام ہے جب تک آپ کی روحانی زندگی کو نہ اپنایا جائے کوئی بھی چیز حاصل نہیں ہو سکتی۔ جب تک دل صاف نہ ہو جائے کچھ وصول نہیں ہوتا اور جس کا دل صاف ہو جائے معرفت خداوندی نصیب ہو جاتی ہے۔ اللہ کا ولی ہی صاحبِ باطن ہوتا ہے اور اللہ کا برگزیدہ بندہ ہوتا ہے اور حقیقی راستے پر چلتا ہے اور اپنے سچے چند بھائیوں سے اپنی حیاتِ سیرت کو اپنے معاشرے اور زمانے کے حسنِ عمل کا نمونہ بناتا ہے ان کی خدا داد صلاحیتیں ان کی روحانی قوتیں زمانے کو بڑا فائدہ پہنچاتی ہیں ان کی محتاط طبیعت قوت سے مکمل انھوں نے خدا اور ان کی سیرت و کردار کی برقی لہروں نے عمل کی پاسداری کا فرض سر انجام دیا اور دنیا و دنیا ان کی تحریکِ دعوت پر صادور کرتی ہوئی رجوع الہی اللہ کی منزل میں ملے کرتی ہوئی چلی جاتی ہے ان کی خدا داد صلاحیتیں اللہ کی آشنائی کیلئے فضا کی تعمیر کرتی ہیں اور ان کی روحانی قوتیں دنیا کیلئے سود مند ثابت ہوتی ہیں تاکہ پریشان حال لوگوں کے دلوں پر سکون ہو اسی لئے اللہ والے اپنے دھجرو سے ہمارے درمیان بے چینی کی فضا کو صاف کرتے نظر آ رہے ہیں ہر دور میں تاریخ کا بہت کرتی رہی ہے کہ اولیاءِ کرام کے پے لوٹ اور محتاط طبیعتی کردار نے دنیا کے دل موہ لئے ہیں۔

تصوف کا مفہوم

تصوف کا مفہوم یہ ہے کہ پہچان۔ معرفت خدا شائق۔ ذریعہ ملنا ملانا۔ عبادت

پر ہمیشہ پابندی کرنا۔ تصورات۔ تفکرات۔ ذکر و فکر عبادات عبادات کا ایک ایسا لائحہ عمل اپنانا جس کے ذریعے ذکرِ نفس کی تہذیبِ قلب حاصل ہو۔ تصوف خلق کا نام ہے۔

التصوف صفا و مشاہدہ

ترجمہ: تصوف صفا یعنی تزکیہ اور مشاہدہ کا نام ہے۔

التصوف هو ان يهيك الحق عنك و يهيك به

ترجمہ: تصوف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے تجری ذات سے بنا کر دے اور اپنی ذات کے ساتھ تجھے زبردہ کر دے۔

تصوف وہ علم جس سے ذکرِ نفس اخلاق اور اعلیٰ باطن کی تعمیر کے احوال پہچانے جاتے ہیں۔ نفس کی اصلاح اور عبادتِ ابدی حاصل ہو۔

منزل کا راستہ

اس منزل کا راستہ یہ ہے کہ پہلے عبادتِ خدا کر کے اپنی ذات کو طے اور دنیا سے ناٹ کر ذکرِ پوری طرح سے اللہ کی طرف متوجہ ہو جائے جب یہ عبادت حاصل ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے دل کا حصولِ جانا ہے اور علم کے انوار سے منور کروتا ہے۔ تصوف کے بغیر کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔ تصوف کی مختلف شعبہ گیتیں سامنے آتی رہیں۔

اسلام سے قبل

یونانی، ہندی، چینی، جاپانی، سیلو نیاور دیگر تہذیبوں میں بھی اس کا وجود ثابت ہوتا ہے۔

درجات کی بلندی کیلئے

ایسے اللہ کے نیک بندوں کی ایک بڑی طویل فہرست مرتب کی جاسکتی ہے جو ذکرِ نفس کے مدارج طے کرتے رہے اور بڑی سخت قسم کی محنت کی اور اپنی عمریں گزاردیں خود کو اللہ کی اطلاع کیلئے تمام زندگی وقف کئے رکھا اور ان پر اللہ تعالیٰ ان پر ممدوح کے

دارج و مقامات کشف کر دیئے۔

اگر آج بھی کوئی خوش نصیب ہمارے غلوں کے ساتھ اصلاح قلب اور تزکیہ نفس کی خاطر اولیاء کرام کے فضل قدم پر چلنے کیلئے تیار ہوئے تو اللہ کے فضل و کرم سے تصوف کے منازل طے کر سکتا ہے۔

مشاہدہ

مشاہدہ کرنے والے لوگ بڑے غفی پر ہیتر گار لوگ ہوتے ہیں اور بڑے مضبوط ارادے کے لوگ ہوتے ہیں کیونکہ اتباع سنت اور ذکر الہی کی کثرت اور لذت و سرور سے بھرپور ہوتے ہیں۔ ہم جو کچھ ظاہری مادی حواس کے ذریعے محسوس کرتے ہیں اور مشاہدہ کرتے ہیں کائنات کا حاصل یہی کچھ نہیں بلکہ کائنات اس کے علاوہ بہت سی اشیاء سے بھری پڑی ہے ان کا مشاہدہ کرنے کیلئے باطنی حواس اور روحانی ادراک کی ضرورت ہوتی ہے ہر ظاہر کا ایک باطن ضرور ہوتا ہے اور ہر وجود کے اندر ایک روح موجود ہے یہاں تک کہ ہر ذرہ باطنی توانائی کا حامل ہے۔

تصوف کائنات کی اشیاء غیر مرئی مخلوقات سے ہمیں روشناس کراتا ہے اور عالم روحانیت سے ہمارا تعلق قائم کراتا ہے مادی حواس اور عقل کی حدود جہاں ختم ہو جاتی ہے وہیں سے تصوف شروع ہوتا ہے بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ تصوف محض خیالات ہیں اصل تصوف کو اپنے خیالات توہمات و خراب یا مراقبہ میں نظر آتے ہیں مگر یاد رہے کہ تصوف کا اصل معاملہ خراب خیال سے خراب و شبہ سے پاک ہونا ہے۔

زمانہ قدیم

زمانہ میں لوگ اپنا مقصد حاصل کرنے کیلئے کسی چمکدار چڑ بلور شفاف چمکدار سامنے رکھ کر اس پر نظر قہر مرکوز کرتے تھے اور بعض چراغ کی روشنی پر نظر جماتے تھے اور بعض لوگ شیشے آئینوں سے یہ کام لیا کرتے تھے اور بعض چاند سورج کو چمکنی بانجھہ کر دیکھتے رہتے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ اس سے نفس اور روح میں جلا پیدا ہوتی ہے روحانی

قوت پیدا کرنے کا بہت پرانا طریقہ ہے۔

بلور نہیں، شیشہ نہیں، آئینہ نہیں وغیرہ کے مختلف ناموں سے پکارا جاتا تھا۔

ٹیلی پیتھی کشف سمعی کی شاخ

ٹیلی پیتھی کشف سمعی کی شاخ ہے۔ جس کے معنی آواز کے ذریعہ سے خبر میں

دریافت کرنا۔

طریقہ:

اس کا طریقہ یہ ہے کہ کانوں میں روئی غلوں کر ایک گوشہ تھائی میں جا کر بیٹھ جائے اور ذہن کو یکسو کچھ کو سنبھال کر رکھے یہ تصور پوری طاقت سے قائم کرتا ہے نہ کہ سنائی دینے والی آواز میں سنائی دیتی ہیں اور بہت سی آوازیں کانوں کے قریب محسوس ہوتی ہیں۔ بلکی سی آواز بھی آنکھوں کے سامنے شطرنجور بن جاتا ہے۔

ادارے کی بہترین نیکس

مستزوں سے علاج

اس کتاب میں ایسے مستزوں کا تفصیل سے بیان ہے جن سے آپ اپنی بیماریوں کا تود کر سکیں گے مستزوں سے غلط کام لینا نقصان بھی ہو سکتا ہے۔

سحر بنگال بنگالی جادو

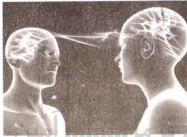
بنگال کی کہانی

قیمت: 240 روپے

بنگال کے جادوؤں کے بارے میں جو لوگ پانا جادو ہیں ان کے لئے یہ کتاب بہت بھاری ہے بنگال کے لوگ روئی پانی پانی کرتے تھے یا چاک فیتھان نے جادو کر کے کیسے کیا بنگال کا جادو مشہور ہو گیا وہ لوگ جادو کے زور پر پوری دنیا میں مشہور ہو گئے۔

ہیپناٹسٹ

Hypnotist



ہمارے زمانے کے چادوگر کاہن لوگ کرشمے دکھاتے تھے یورپ میں بھی آج کل مسکریزم ہیپناٹسم کے ذریعے سے کرشمے دکھائے جا رہے ہیں۔ ہیپناٹسٹ اپنے معمول کو عیناطبیعی خیرسلا کر اس سے کام لیتا ہے۔ یہ خواب دیدی حالت ہر شخص میں موجود ہوتی ہے جس کے ذریعے سے مسکریزم کا مکمل ہوتا ہے۔ اپنے طالبوں کو ماضی و مستقبل کے حالات بتاتا ہے۔ اس کو نفس تحت اشعوری بھی کہا جاتا ہے۔ اسی کی وجہ سے طالبوں کو کشف جنونی حاصل ہوتا ہے اور وہ کشف کرامات کے ذریعے مشہور ہو جاتا ہے لوگوں کو بڑے بڑے سخی شعیبے کرشمے دکھائے جاتے ہیں۔ اہل مسکریزم جو مختلف شعیبے دکھاتا ہے لیکن یہ کلمات و نفاواٹوں کے نزدیک بڑی اہمیت رکھتے ہوں گے مگر اللہ والوں کے نزدیک ان کی حقیقت ایک کبھی کے پرکے برابر بھی نہیں ہے دراصل حقیقت یہ ہے کہ یورپ کا مسکریزم ہیپناٹسم یہ سب اسلام کے بزرگوں کی تقلید ہے مگر ہیپناٹسٹ کیلئے خود احمادی ضروری ہے اگر اس میں خود احمادی نہ ہو تو وہ ہیپناٹسٹ نہیں کہلا سکتا اس لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے کام میں مہارت رکھے اور اپنے اندر کامیابی کیلئے پختہ یقین رکھنا ضروری ہے تاکہ وہ اپنے کام کو صحیح انجام دے سکے۔ فنی اور جسمانی طور پر صحت مند ہونا ضروری ہے اور ہر قسم کے نشہ سے پرہیز ہونا ضروری ہے اور اپنی آواز پر توجہ دینا ضروری ہے کیونکہ آواز کو اس میں بڑی اہمیت ہوتی ہے جتنی آواز خوبصورت شیریں ہوگی اتنی ہی اثر زیادہ کرتی ہے۔

ہیپناٹسٹ کو بڑا اہم جزاں ہونا چاہیے تاکہ وہ اپنا کام اطمینان سے کر سکے۔

توہیم

Hypnosis

فرائز مسکر نے 1779ء میں یورپ میں مسکریزم کے نام سے ایک نیا ادارہ

کھولا۔ مسر کا خیال تھا کہ انسانی جسم کے اندر ایک خاص قسم کی عطا طبعی قوت پائی جاتی ہے اور وہ کم ہو جائے تو بہت سے لوگوں میں بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں اور وہ اس طریقہ سے علاج کرتا تھا اگر کسی دوسرے شخص میں عطا طبعی قوت زیادہ ہے تو اس کے جسم میں داخل کرے اس طرح سے مریض تندرست ہو جاتے تھے۔ مسر نے اصل میں الٹا کا طریقہ اختیار کیا تھا لیکن لوگوں نے اس کی حقیقت کو نہ سمجھا اور اس کی مخالفت شروع کر دی۔

القایما

Suggestion

الٹا کا لفظ ہوتا ہے دوا اور القائل کہ مریض کا مرض دور کر دیتے ہیں۔

مثلاً مریض کو ڈاکٹر کہتا ہے کہ فلاں کام نہیں کرنا تو وہ اس کے کہنے پر لگ جاتا ہے

اور وہ نہیں کرتا۔

الٹا کے علاج میں مریض کو تسلی دی جاتی ہے اور بہت بڑھائی جاتی ہے۔

عمل تو ہم کیا مسر پر اپنا نوم جو کونسی ہے بزرگوں کے عقل سے علی ہے۔

ہپناٹزم کا تربیتی عنصر

انسان چاہے کچھ بھی کہے نہ ہو وہ عمل محنت کر کے اس کو بھی تربیت دے کر اچھی قسم کا معمول بنا سکتا ہے۔ جدید فکر کے معمول کے دل میں یقین پیدا کر سکتا ہے کہ اپنے دھیان کو ایک نقطہ پر مرکوز کرنے کا عمل اگر پوری توجہ کے پیش کر کے سیکھنے میں کامیاب ہو سکتا ہے جس طرح سے کوئی کام سیکھنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ آہستہ آہستہ وہ کام سیکھ جاتا ہے اسی طرح جب کوئی ایک ہمارے مقرر ہو جاتا ہے تو پھر عمل کو کوئی پریشانی نہیں ہوتی۔ آپ مسخر کر کے ہپناٹزم کی نیند میں سلاتے ہیں کامیاب ہو سکتے ہیں اس میں یہ بات بھی ضروری ہے کہ عالم اور معمول دونوں کی تربیت لازمی ہوتی ہے اگر عام سمجھ کے طور پر تربیت یافتہ نہ ہوگا تو وہ تجربہ عمل کو سمجھ نہیں کر سکتے گا بلکہ بگاڑ دے گا اور مزید دشواریاں پیدا کر دے

گاہ اس لئے تعلیمی پیشی کے علم کے حصول کے لئے تعلیمی پیشی کی تربیت کے بنیادی اصولوں کو سمجھنا اور مد نظر رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ عامل کیلئے ضروری ہے کہ وہ ہپناٹزم کی تربیت بلکہ اس کے معمول کرنے میں کیا عمل سے پوری پوری واقفیت رکھتا ہو۔ عامل جب ہپناٹزم تربیت کرتا ہے تو یہ ہپناٹزم شعوری ذہن سے لاشعور میں منتقل ہو جاتا ہے جبکہ معمول اس کو اپنے لاشعور میں معمول کرتا ہے اور پھر اسے شعور تک لاتا ہے۔ معمول کے لئے زیادہ مشکلات پیش آسکتی ہیں کیونکہ وہ بہت سی زیادہ حساس قسم کے فرائض کو انجام دے رہا ہوتا ہے اس لئے اس پر زیادہ بروئی اثرات پڑتے ہیں اور وہ متاثر ہو جاتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ تعلیمی پیشی کی مشق کرنے سے پہلے اور بعد میں جسمانی آسودگی حاصل کرنا ضروری ہے اور مشق کے دوران چند ہائی تناد کی کیفیات سے ہر ممکن طور پر گریز کرنا بہت ضروری ہے۔

تعلیمی پیشی مسر پر ہپناٹزم

تعلیمی پیشی مسر پر ہپناٹزم کی عقل میں آج بھی ترقی یافتہ ممالک میں رائج ہے۔ ڈاکٹر مسر اور کیرود وغیرہ نے اس قسم کی کچھ مشقیں کر کے چند ہائی اور عقلی کمالات دکھا کر شہرت حاصل کی ہے۔

ہپناٹزم میں فرضی نقاط

ہپناٹزم میں فرضی نقاط پر نظر جمائے کی مشق کر کے یہ مقصد حاصل کیا جاسکتا ہے۔

ہپناٹزم کا استعمال

یوں تو علم کوئی بھی ہو اس کے استعمال کے اوپر منحصر ہے کہ اگر اسے صحیح طریقہ سے استعمال کیا جائے تو نافع ہوگا اگر غلط طریقے سے استعمال میں لایا جائے تو نقصان دہ ثابت ہوگا یہ انسانی سوچ پر منحصر ہے کہ وہ اسے کس طرح سے استعمال میں لاتا ہے اس کا وہ خود ذمہ دار ہے۔

دیے تو دنیا ایک میلہ ہے اس میں ہر طرح کی چیز ہوتی ہے اچھی بھی ہوتی ہے اور

بری بھی ہوتی ہے۔ نیک لوگ بھی ہوتے ہیں اور برے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ پیغام سنانا ہمارا فرض ہے اور سونے ہوؤں کو چنگاٹنا ہمارا فرض ہے۔

کوئی مانے یا نہ مانے سنانا ہمارا فرض ہے سنانا نہیں
یہ ایسی تخلیق ہے جس کا کبھی وار خالی نہیں جاتا۔

مقتنا طیسی نظر

ہمیں وہ نظر تھی جو پیاروں کو شفا فراہم کرتی تھی۔

ہمیں وہ نظر تھی جو لوگوں کے دکھوں کا خدا دانتی تھی۔

ہمیں وہ نظر تھی جو دلوں کو پھیر دیتی تھی۔

ہمیں وہ نظر تھی جو لوگوں کے دلوں پر حکومت کرتی تھی۔

ہمیں وہ نظر تھی جو لوگوں کے دکھوں کا سہارا بنتی تھی۔

ہمیں وہ نظر تھی جو نقد پر کوبل دیتی تھی۔

ہمیں وہ نظر تھی جو گدا گروں کو شہنشاہ بنا دیتی تھی۔

ہمیں وہ نظر تھی جو لوں محفوظ تک پہنچتی تھی۔

ہمیں وہ نظر تھی جو زمین کی جہوں سے سب کچھ لیتی تھی۔ آمین

ہمیں وہ نظر تھی جو مٹی کو سونا بنا رہی تھی۔

ہمیں وہ نظر تھی جو ہزاروں سیل دور چڑ کو دیکھ لیتی تھی۔

ہمیں وہ نظر تھی جو سراسر اٹھ جاتی کرم کرتی چلی جاتی تھی۔

ہمیں وہ نظر تھی جو ہزاروں لاکھوں لوگوں کو فیض دے رہی تھی۔

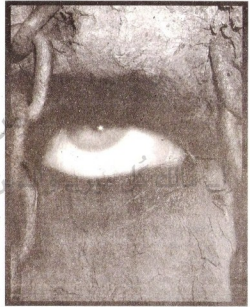
ہمیں وہ نظر تھی جو مردہ دلوں میں روح چھوٹک رہی تھی۔

ہمیں وہ نظر تھی جو لوگوں کے دل منور کر رہی تھی۔

ہمیں وہ نظر تھی جو لوگوں کے بھڑے کام سنوار رہی تھی۔

ہمیں وہ نظر تھی جو دلوں کے زنگ اتار رہی تھی۔

ہمیں وہ نظر تھی جو سنگدلوں کو نرم بنا دیتی تھی۔



یہی وہ نظر تھی جو بنیادوں کو سخت بآبِ بناؤ تھی۔
یہی وہ نظر تھی جو کرم کے جاری تھی۔

یہی وہ نظر تھی جو جانوں کو انسان بناؤ تھی۔

یہی وہ نظر تھی جو جیسے ہوئے لوگوں کو صراطِ مستقیم پر لا رہی تھی۔

یہی وہ نظر تھی جو جو چروں کو قلبِ بناؤ تھی۔

یہی وہ نظر تھی جس نے دنیا کی تقدیر بدل کر رکھ دی تھی۔

یہی وہ نظر تھی جو سمندر کی تہوں سے میرے جہازات نکال لاتی تھی۔

یہی وہ نظر تھی جو پہاڑوں کی کھوپڑیوں میں کیا جان لیتی تھی۔

یہی وہ نظر تھی جس کے اٹختے دیوانہوں کو حقیقی زندگی مل جاتی تھی۔

یہی وہ نظر ہے جس سے لوگ راقی دنیا تک مستفیض ہوتے رہیں گے یہی نظر ان بزرگوں کی ہے۔ جنہوں نے وضو پڑھے وضو پڑھے اللہ تعالیٰ تک رسائی حاصل کر لی یہ منزلیں انہی کا نصب العین تھیں کہ جن کو دنیا سے کوئی محبت نہ تھی اور جن کا ہر عمل عاقبت کو سنوارنے اور حقوقِ خدا کی بھلائی کیلئے ہوتا تھا۔

ایسے اللہ کے نیک بندوں کا ذکر کر آج بھی ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے۔

یہ عازیٰ یہ حیرے پر اسرار بندے

جنہیں تو نے بخشا ہے ذوقِ خدائی

دو نیم ان کی شوکر سے محروا و دیار

سمت کر پہاڑوں ان کی شوکر سے رانی

سائنسدانوں نے برقی آلات نے آسانی تصویریں ذہن پر تو بھیج دیں مگر وہ بزرگوں کی ایک جٹش نظر کو بھی نہیں پہنچ سکتے۔

اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ کبھی آنکھیں جس جس میں زمین و آسمان جذب ہو کر رہ گئے ہیں جن آنکھوں نے صدیوں کے تھکن کو تلاش کر لیا تھا۔

ان آنکھوں میں روشنی کیوں نہ ہوئی وہ تو خدا کے نور سے دیکھتے ہیں۔

مومن کی فراست سے ڈر کر وہ خدا کے نور سے دیکھتا ہے۔

سچے خواب

اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو خواب کے ذریعے اشارہ کرتا ہے کہ کام سچ ہے فائدہ مند ہے اسکو کرو۔ جو کام سچ و درست نہ ہو اس کے بارے میں بھی اشارہ فرماتا ہے خواب ایک سچی حقیقت ہے۔ اگر کسی شخص نے ساری عمر خواب سچا نہ دیکھا ہو اور نہ ہی قلب میں ساری عمر کچھ کچھ محسوس ہوا ہو تو ایسے لوگوں کو چاہیے کہ وہ کسی روحانی معالج سے اپنے قلب کا علاج کرائیں اگر قلب زنگ آلود ہو گیا ہو تو اسے صاف کرائیں۔ بنار ہو۔ مردہ ہو یا پھر پتھر ہو گیا ہو۔ سیاہ ہو گیا ہو تو فوراً علاج کرائیں ورنہ بہت بڑا روحانی نقصان ہو سکتا ہے۔ کیونکہ خواب کے ذریعے کام کے ضرر اور نفع کو محسوس کر لیتا ہے ابتداء میں جب دل زندہ ہونے لگتا ہے تو اس کی بعض علامات یہ ہوتی ہیں کہ پہلے اس کو خواب میں بیداری ہوتی ہے اور شعور حاصل ہو جاتا ہے اور سمجھتا ہے کہ یہ جو کچھ اس وقت میں دیکھ رہا ہوں یہ خواب ہے ہر خواب میں عام جیسی طاقت ہوتی ہے ہر خواب کا اپنا ایک الگ سبب اور مقصد ہوتا ہے مادی و نفسیاتی محرکات ہی ہمارے خوابوں کا سبب بنتے ہیں بہت سے خواب کشف کہلاتے ہیں۔

تحلیل نفسی

تحلیل نفسی میں نفسیاتی الجھنوں یا اعصابی ظلل کے مریضوں کے علاج کا بہتر طریقہ ہے۔ ٹیگ ہیملٹن صاحب نے نفسیاتی الجھنوں کا تصور پیش کیا اس نے فکری احساس اور وجدان کو بنیادی طور پر نفسیاتی افعال قرار دیا ہے اور اس کے خیال میں نفس تین حصوں میں بنا ہوا ہے جو درج ذیل ہے۔

۱۔ اعلیٰ نفس ۲۔ شخصِ لاشعوری ۳۔ خارجی لاشعوری

ان تینوں کا تعلق آپس میں لازم و ملزوم ہے۔

خوابوں اور خوش فہمیوں کا نفسیاتی طور پر تحلیل کر کے اس کا شعور بیدار کیا جائے۔

پہنائزم ایک آرٹ

پہنائزم ایک آرٹ اور سائنسی علم اس آرٹ اور علم کو دوسرے علوم کی طرح ہر شخص سیکھ سکتا ہے مگر دوسرے علوم کی طرح اسے دیکھنے یا دیکھنے اور استعمال کرنے کے لئے ایسے اصولوں کو مد نظر رکھنا ضروری ہوتا ہے جن کے بغیر پہنائش کی اپنی شخصیت اور حوری رہ جاتی ہے۔ اس کے لئے مخصوص توجہ اور جسمانی اہمیت کا حامل ہونا بہت ضروری ہوتا ہے چونکہ پہنائزم سے مراد یہ ہوتی ہے کہ اپنی بات کو دوسرے کو ذہن میں منتقل کرنا ہوتا ہے اور اس بات پر عمل بھی کروانا ہوتا ہے اس لئے پہنائش کو اپنے دماغ کو پاک و صاف رکھنا ضروری ہوتا ہے۔

پہنائزم کا غلط استعمال پہنائش کے لئے خود ہی کافی کوفت بن جاتا ہے اور خمیر کو ملازمت کرتا ہے پہنائش کیلئے اپنے اندر کامیابی کیلئے پختہ ارادہ اور عمل یقین ہونا ضروری ہے۔ اپنی آنکھوں میں کشش پیدا کرنے کی تربیت حاصل کرنا ضروری ہے اس لئے جب پہنائش اپنے معمول کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے تو معمول تابع ہو جائے آنکھوں کے اندر کشش پیدا کرنی ضروری ہے۔ پہنائش کو بہت ہی جلدی اور صبر سے کام لینا ضروری ہوتا ہے۔

پہنائزم کی طاقت کا اندازہ

پہنائزم کی سب سے بڑی طاقت کی نشانی یہ ہوتی ہے کہ انسانی دھندہ و تکلیف کوئی انفرادی قسم کیا جائے مثلاً کسی شخص کو بڑی سخت درد ہو رہی ہے تو اس کو مسخر کر کے سکھ دیا جائے کہ اب اسکا درد دور ہو گیا ہے۔ تو اس شخص کا درد جاتا رہے گا اور وہ اپنے آپ کو تندرست سمجھنے لگے گا۔

لیکن اس کے برعکس تندرست آدمی پر مسخر کرنے کا عمل منفی ثابت نہ ہوگا بلکہ وہ بنیادی پہنائزم ہے جس کے ذریعے سے بہت سی بیماریوں کا علاج ماہرین پہنائزم کے ذریعے سے کر رہے ہیں۔

پہنائزم میں احکامات کا ضروری ہونا

پہنائزم میں احکام کے معنی ہدایات کے ہوتے ہیں۔ پہنائزم میں معمول کو دی گئی وہ ہدایات ہوتی ہیں جن سے معمول آسانی مسخر ہو سکتا ہے اس کے لئے اسے سکھ دیا جاتا ہے کہ وہ آرام سے سو جائے جب شخص سو جاتا ہے تو اسے حاکم طرح طرح کے سکھ دیتے ہیں جو اس کے لاشعور کیلئے ہوجھیں جو اس کے جسم پر کنٹرول رکھتے ہوتے ہیں۔

روزمرہ کی زندگی میں یہ بات بالکل واضح ہے کہ ہر کام احکام سے ہی ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر پر سکول میں اساتذہ سکھ دیتے ہیں کہ کھانا سنبھالو یا کروہ ہم کرتے ہیں۔ ماں باپ سکھ دیتے ہیں کہ کھانا کام کرو ہم کرتے ہیں۔ احکام کسی ذریعے سے بھی مل سکتے ہیں احکام بالواسطہ بھی مل سکتے ہیں۔

پہنائزم اور کھیل

پہنائزم کی افادیت سے کسی بھی میدان میں ارتقاء نہیں کیا جاسکتا چاہے وہ تعلیم کا میدان ہو یا کھیل کا میدان ہو۔ اس میں پہنائزم کا کردار بہت زیادہ ہوتا ہے کھلاڑیوں کیلئے پہنائزم بہت مفید ثابت ہوتا ہے اگر ایک کھلاڑی پیچھے کیلئے جاتا ہے تو ایسے محسوس ہوتا ہے کہ پہنائزم کے تحت دیر تو بے حد مفید ثابت ہوتے ہیں۔

- ☆ میں بہت اچھا کھلاڑی ہوں۔
 - ☆ میں کھیل کے دوران جھگڑا محسوس نہیں کروں گا۔
 - ☆ میں کھیل میں ہرگز نہیں ہجرتوں گا۔
 - ☆ میں کھیل کو بڑے اطمینان اور حوصلے سے کھیلوں گا۔
- ایسے محسوس کھلاڑیوں کیلئے بڑے کارآمد ہوتے ہیں۔

پہنائش کا مقام

جب کوئی بھی معمول منت کر کے وہ بلند و بالا مقام پر پہنچ جاتا ہے کیونکہ اس کے

اندر ایک عظیم قوت پیدا ہو جاتی ہے وہ اپنی شعوری نافر سے ہزاروں میل دور کی چیز کو ایسے دیکھ لیتا ہے جیسے کہ کسی نزدیکی چیز کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔ اسی طرح متعلق میں ہونے والے واقعات دیکھ سکتا ہے اور مٹا سکتا ہے۔ ماضی مل دلوں کے حالات دیکھ کر مٹا سکتا ہے۔ پیناٹزم کی طاقت بہت لائحہ و دہے اس سے انسان بڑے بڑے کام سر انجام دے سکتا۔

ازدواجی زندگی میں پیناٹزم کا کردار

ازدواجی زندگی میں پریشانیوں اور الجھنیں نفرت فضا تعلقات کی خرابی کا سبب بنتے ہیں۔ میاں بیوی میں زبردست ناجاتی اور ایک دوسرے سے انتہائی نفرت کرنے لگتے ہیں اگر ان مسائل کا حل بروقت نہ کیا جائے تو آگے چل کر جہاں ویرانی کے سوا کچھ نہیں اور کچھ نہیں ہوتا۔ اگر ان کا تذکرہ بروقت کر لیا جائے تو ازدواجی زندگی میں خرابی پیدا نہیں ہوتی اور زندگی خوشگوار بن سکتی ہے میاں بیوی میں پیار و محبت مزید بڑھ سکتا ہے۔

پیناٹزم تو ان مسائل و مشکلات کے حل کرنے کا نام ہے۔

آج کل اکثر میاں بیوی کے تعلقات میں کشیدگی کا سبب نفسیاتی الجھنیں بھی دیکھنے میں آ رہی ہیں۔ جن کا تعلق طبع و عمل ہوتا ہے۔ پیناٹزم کو چاہیے کہ دونوں میاں بیوی کے زندگی کی چھان بین کرنے اور ان سے سوالات کر کے پوچھے اور ان کا صحیح حل نکالے۔ پیناٹزم کو بہت ہوشیاری سے یہ کام کرنا ہوگا کہیں ایسا نہ ہو کہ لاشعور دھوکے لاشعور میں چپے ہوئے رازوں کو اٹھاتا ہوگا۔ جب صورت حال معلوم ہو جائے تو پھر میاں بیوی دونوں کو مشورے دیے جائیں اور مختلف اوقات میں صبر و تحمل کے ساتھ ان کو باہمی زندگی گزارنے کیلئے یکڑ دیا جائے تاکہ باقی ماندہ زندگی خوش اسلوبی پر مبنی ہو۔

پیناٹزم کیلئے ضروری ہدایات

- ☆ معمول کا عامل پر مکمل یقین ہو اور اس کے ساتھ پوری عقیدت ہونی چاہیے۔
- ☆ پیناٹزم کیلئے مکمل طور پر خوشگوار ماحول ہونا چاہیے۔
- ☆ پیناٹزم کی مشقیں زیادہ تر شام کو کامیاب ہوتی ہیں۔

- ☆ کمرے میں تیز روشنی نہیں ہونی چاہیے۔
- ☆ کمرے میں اگر تپ یا غریب ہوگی ہونی چاہیے۔
- ☆ پیناٹزم کے تجربات کرتے وقت بالکل منجمد ہونا چاہیے۔
- ☆ کمرے میں شور و غل نہیں ہونا چاہیے۔
- ☆ پیناٹزم کرتے وقت غذا و ادوی کا ہونا بہت ضروری ہے۔
- ☆ پیناٹزم کرنے والے کے دل میں اگر بے اعتدالی کا خیال آ جائے تو تجربات ناکام ہو جاتے ہیں۔

عامل اور معمول کا تعلق کیسا ہونا چاہیے؟

جب بھی انسانی دماغ کو کوئی بھی اطلاع ملتی ہے تو لاشعور کے اشارے پر دماغ عمل کرتا ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ اطلاع دینے والا ذریعہ پر اعتماد ہو۔ کئی بات پیناٹزم میں ضروری ہوتی ہے اگر معمول کا عامل پر مکمل یقین نہ ہوگا تو اس پر کچھ بھی اثر نہیں پڑ سکتا۔ اگر عامل معمول کو ملانے میں کامیاب ہو جائے تو پھر سحر کرنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آتی۔ ایسی صورت میں سحر شخص عامل کا گردیدہ ہو جاتا ہے۔ عامل پھر جو بھی کہے وہ ماننے کو تیار ہو جاتا ہے مثال کے طور پر اگر اس کو کہا جائے کہ تم نے فلاں چیز نہیں کھائی اگر کھائے گا تو تم کو فلاں بیماری لگ جائے گی تو وہ چیز ہرگز نہیں کھائے گا۔ اگر کوئی بیماری ہو جائے تو اسکو شفا یاب ہونے کی امید دلائے وہی کامیاب حکیم تو ڈاکٹر ہوتا ہے۔ جو اپنے معتدلی طبی الفاظ میں مریض کو شفا یابی کا یقین دلاتا ہے۔

کچھ وہ بنیادی پیناٹزم ہے۔

پیناٹزم اور فوبیا

بعض لوگوں کو فوبیا کی بیماری لگ جاتی ہے جو کہ بہت پریشانی کن ہوتی ہے اور مختلف لوگ اس بیماری میں مبتلا ہو جاتے ہیں فوبیا کی بہت سی اقسام ہیں ہم چند اقسام کا ذکر درج ذیل کر رہے ہیں جن کو پڑھ کر معلوم ہو جائے گا کہ فوبیا کیا ہے اور اس سے نجات

کیے ممکن ہے۔ دراصل ذیبا سے مراد ہر کم کا ذرخوف ہے۔

ایہ ذویبا۔ ہوا سے خوف آتا	مولو ذویبا۔ تھمائی سے خوف آتا
ذویبا۔ جانوروں سے ڈرتا	ذویبا۔ ہر گئی چیز سے ڈرتا
بیانو ذویبا۔ خون سے ڈرتا	نیکر ذویبا۔ لاش سے ڈرتا
ذیبا ذویبا۔ ہجوم سے خوف کھاتا	لکھ ذویبا۔ اعراب سے ڈرتا
پائیز ذویبا۔ آگ سے خوف کھاتا	اکیر ذویبا۔ پستری سے خوف کھاتا
ایٹرو ذویبا۔ بجلی کا خوف	اتھر ذویبا۔ لوگوں سے ڈرتا
کائٹو ذویبا۔ جنسی فعل سے خوف	ہائیز ذویبا۔ پانی سے خوف کھاتا
گائٹو ذویبا۔ محروقتوں سے خوف کھاتا	

ہر ذرا ذرخوف کسی نہ کسی طرح سے ہر انسان کے ذہن میں سوار ہوتے ہیں اور پریشان کرتے ہیں ان کے پیچھے کوئی نہ کوئی وجہ ضرور چھپی ہوتی ہے۔ ایسے خوفوں کو دور کرنے کیلئے چٹاٹ کے لئے ضروری ہے کہ ایسے مریضوں کی وجوہات کا اصل پتہ لگائے اور مریض کے ذہن سے ہٹانے کے بعد چٹاٹ میں چٹاٹ دے کر ختم کرے۔

چٹاٹ میں صاف ستھرا لباس کیوں ضروری
چٹاٹ میں صاف ستھرا لباس اس لئے ضروری ہے کہ اس سے اپنے نفس کی تربیت ہوتی ہے۔

- ☆ اچھے لباس سے جسمانی کشش بڑھ جاتی ہے۔
- ☆ اچھے لباس سے نفاس اور سلیقہ ظاہر ہوتا ہے۔
- ☆ اچھے لباس سے شخصیت پر وقار نظر آتی ہے۔
- ☆ اچھے لباس سے انسان ہارمب معلوم ہوتا ہے۔
- ☆ اچھے لباس سے انسان کا جسم نکھر جاتا ہے۔

نوٹ: یہ کوئی ضروری نہیں ہوتا کہ لباس چٹائی ہی ہو لباس چاہے معمولی ہو لیکن صاف ستھرا ہونا ضروری ہے۔

آسٹرول پر چٹیشن

Astral Projection

ماہرین طبی تحقیق امیری جسم کو آسٹرول پر چٹیشن کا نام دیتے ہیں۔

یہ نورانی ٹیکہ ہمارے جسم سے ملحدہ ہو کر بھی ایک شفاف اور چمکدار دھماکے کے ذریعے یہاں جسم سمیٹے کچھ نہ کچھ تعلق ضرور رکھتا ہے۔ بعض لوگ اس نورانی ٹیکہ کو ہنزا دیتے کہتے ہیں جب لاشعور کی طاقتیں ایک مرکز جمع ہوتی ہیں تو انسانی جسم سے توانائی کا بہاؤ خیر ہو جاتا ہے تو اس کا اثر نورانی ٹیکہ پر بھی ہوتا ہے ان نورانی ٹیکہ شعاعوں کو الیکٹرک سیگنٹ یا موج عطا کی کرٹ بھی کہتے ہیں۔

مریٹ پاور

دوسری طرف اس نورانی ٹیکہ کی توانائی کنڈکٹائی فٹ سے بھی تعلق رکھتی ہے جسے

مریٹ پاور کہتے ہیں۔

انسانی جبلت اور اس کا کردار

طبی تحقیق سے علم کے حصول میں انسان کو راہ راست پر رکھنے کیلئے انسانی جبلت کا کردار بڑا اہم ہوتا ہے انسان کے اندر جس طرح سے دوسری طبی چیزیں موجود ہیں اور ان کا انسانی زندگی میں بڑا اہم کردار ہے اس طرح انسان کے اندر دم و جود ایک قوت جبلت بھی ہے اس قوت کے ماتحت ہر انسان اپنی مرضی کا یقین کرتا ہے اور اسی کے زیر اثر اپنا کام سر انجام دیتا ہے۔ انسان کا لاشعور جبلت کی بنیاد پر اپنا وجود قائم ہے۔ جب وہ کام کرتے کرتے ٹھک جاتا ہے تو وہ انسان کی ریزہ کی ہڈی میں پاور ہوتی ہے اس سے قوت طلب کرتا ہے سہت ہو جانے کی صورت میں لاشعور قوت عصائی نظام سے حاصل کرتا ہے اگر لاشعور کو پاور یا عصائی نظام سے قوت دستیاب نہ ہو تو پھر پورے لاشعور کا نظام خلل کا شکار

ہو کہ جنوں میں جلا کر دیتا ہے اور انسان اپنے آپ کو بہت کچھ سمجھنے لگتا ہے لیکن اس پر کنٹرول کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے انسان کے لاشعوری میں ایک قوت رکھی ہے جس کو استعمال میں لا کر انسان راہ راست پر رہتا ہے۔ یہ قوت انسان کو رافت میں ملتی ہے۔

جہلت کو بنیادی درجہ حاصل ہے ہر کام کرنے کیلئے جہلت کا کردار بڑا اہم حصہ ہوتا ہے اس لئے اس کو شیوہ ط اور پیدا کرنا بہت ضروری ہے۔

انسانی جہلت کا کوئی بھی واقعہ برائیاں نہیں ہے یہ جذبات اور خواہشات اللہ کی طرف سے عطا ہوئی ہیں آپ ان سے زندگی کی تکمیل کیلئے بھرپور فائدہ لے سکتے ہیں اور اپنی شخصیت کو نکھار سکتے ہیں۔

روشن ضمیری کیا ہے؟

مکمل شخصیت میں روشن ضمیری وہ قوت ہے جس سے اشیاء کو مدت سے زیادہ ہو جانے پر معلوم کر سکتے ہیں۔ آگے کا حال معلوم کر لینا اور روشن ضمیری سے ہونے والی باتیں معلوم کی جاتی ہیں اور وہ چیزیں بھی جو موجود نظر سے غائب ہوں۔ روشن ضمیری میں اطلاع کے بغیر دوسرے ذہن کی بھی مدد حاصل ہو سکتی ہے۔

مثلاً اپنے اپنے نام باپ سے شوہر بہن کی سے قریبی دوستی راز رکھتے ہیں ایک شخص ایک کمرے میں بیٹھا ہوا ہے اور وہ دوسرے کمرے کی سب چیزوں کو دیکھ سکتا ہے حالانکہ اس نے دوسرے کمرے کو دیکھا تک نہیں روشن ضمیری ایک کمرے پر موقوف ہے۔ روشن ضمیری میں ہر وقت انسان اللہ کے حضور سجدہ ریز رہتا ہے اور وہ دنیا سے اپنا بڑا گہرا تعلق رکھتا ہے ایسی صورت میں روحانی سماعت بڑی حساس ہوتی ہے۔ روشن ضمیر شخص کو ظاہری دنیا کا کوئی بھی شور وغل سنائی نہیں دیتا۔ لیکن اس کو باطنی آوازیں سنائی دیتی ہیں کیونکہ اس پر اسرار حیات واضح ہو جاتا ہے ان لوگوں کے نزدیک دنیا کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی یہ ایک ایسا باطنی نور ہوتا ہے جو کہ ہر عام آدمی کو نہیں ملتا اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت سے ملتا ہے۔

یقین کی اقسام

یقین بڑی چیز ہے یقین ہمارے ہر کام پایہ تکمیل تک پہنچتا ہے یقین کے بغیر کوئی کام مکمل نہیں ہو سکتا یقین ہی تو ایک ایسی شے ہے جو انسان کا حوصلہ بڑھاتی ہے۔ تو اس لئے انسان کو چاہیے کہ جو بھی کام شروع کرے مکمل یقین کے ساتھ کرے۔

علم یقین:

علم یقین اسے کہتے ہیں کہ سامنے پانی کا گھڑا ہے اور اس میں پانی بھی موجود ہے اور یہ پانی پیاس بجھا سکتا ہے۔ اسے علم یقین کہیں گے۔

عین یقین:

عین یقین اسے کہتے ہیں کہ ہم پانی والے گھڑے کے پاس گئے گھڑے کا ڈھکنا اٹھا یا پانی کو آنکھ سے دیکھا اسے ہم عین یقین کہیں گے۔

حق یقین:

حق یقین اسے کہتے ہیں کہ ہم نے گھڑے میں سے پانی پیالے میں ڈالا اور پی لیا پانی کی حقیقت معلوم ہو گئی پانی اور آپ میں کوئی تباہی نہ رہا۔ اسے ہم حق یقین کہیں گے۔ یاد رہے کہ ہر چیز سنوارے سنوار جاتی ہے۔ بنانے بن جاتی ہے۔ مگر انسان کا بنناؤ ظہار بہت ہی مشکل کام ہے لیکن جب کوئی بزرگوار لاکھوں میں سے ایک آدھ طالب اصلی کامل آدم اور باطنی انسان کی صورت میں کسی کامل کے ہاتھ سے بن سمن کر سنوار جاتا ہے تو اس پر اللہ کے فرشتے بھی مثل عشق کرتے ہیں اور اس کی تعظیم کرتے ہیں۔ جو شخص انسانی ظلالی مادی جہان میں معنوی طور پر سر جاتا ہے تو اصلی روحانی مادہ دوانی نورانی جہان میں ظہل نورانی پیدا ہو جاتا ہے۔ موت کے بعد جب اس کا نورانی جہ پڑھ کر عاقل ہو جاتا ہے مادر باطنی زبان سیکھ جاتا ہے تو وہاں کی اشیاء اسامہ اور حقائق سے واقف ہو جاتا ہے اس کے بعد وہاں کے روحانی اور باطنی لوگوں کی باتیں سناتا اور سمجھتا ہے اور وہاں کے مدرسوں روحانی کالجوں میں سے باطنی علوم نظر یہ نظر حاصل کرتا ہے تو اس وقت اسکا معاملہ تک و شبر سے

گذر جاتا ہے اور اس کا درجہ یقین علم یقین سے گزر کر یقین یقین تک پہنچ جاتا ہے ایسے سالک کا معاملہ شینید سے دیدہ و دیدہ سے یافت تک پہنچ جاتا ہے جس کو حق یقین کہتے ہیں۔

کشف

اللہ کے نیک بندے جب کسی بات یا آنے والے واقعات کا یا کسی نیک کام و بد انجام معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ تو ان کو کشف ہونے لگتا ہے تو خواب یا مراقبے کے اندر ان کو آنے والے واقعات نظر آنے لگتے ہیں اور ظہور پذیر ہوتے رہتے ہیں۔ جب ان کی نظر بڑی وسیع ہو جاتی ہے تو اپنے محلے شہر اور ملک کے حالات معلوم ہونے لگ جاتے ہیں لیکن بعض اوقات انسان دنیا کے مشاغل میں متفرق ہونے کی وجہ سے محسوس نہیں کرتا بعض دفعہ انسان اپنے اندر گھبراہٹ محسوس کرتا ہے بے چینی محسوس کرتا ہے کہ اور پھر کوئی نا خوشگوار واقعہ رونما ہو جاتا ہے انسان کا دل بھتنا زیادہ رنجیدہ ہوگا انتہائی زیادہ سخت واقعہ رونما ہوگا اور کبھی کبھی دل میں بڑی خوشی پیدا ہو جاتی ہے اور چند روز کے بے خوشی مل جاتی ہے۔ ایسے بھی لوگ ہیں جن کے ظاہری جسم پر آنے والے واقعات کا اثر کچھ یوں ہوتا ہے کہ آنکھ پھڑکنے لگتی ہے کبھی جسم کا کوئی حصہ ہلکنے لگتا ہے۔ غصہ آ جاتا ہے غصہ نہیں آتی۔ ہاتھوں میں بکڑی ہوئی چیزیں گر جاتی ہیں۔ کتے بھونکنے پھرنے کی طرح ڈر رہتا ہے اور آوازیں نکالتے ہیں۔ یہ باتیں آنکھ آنے والے بڑے حالات کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتی ہیں۔ اگر گھر میں کوئی خوشی آنے والی ہوتی ہے تو گھر میں بڑی رونق معلوم ہوتی ہے۔ علم خفیہ کا علم ہو جاتا ہے۔

اس کی تین قسمیں ہوتی ہیں:

محاضرہ: اس میں محفل و دہل سے کام لیتے ہیں۔

مکلفہ: اس میں علم و بیان سے کام لیتے ہیں۔

مشاہدہ: اس میں ذاتی تجربے سے کام لیتے ہیں۔

اول سے علم یقین ہوتا ہے۔

دوسرے میں یقین یقین حاصل ہوتا ہے۔

تیسرے میں حق یقین حاصل ہوتا ہے۔

کشف کے ذریعے انسان بینکڑوں ہزاروں میل دور کے ہونے والے واقعات کا بڑی آسانی سے مشاہدہ کر لیتا ہے۔

کشف دراصل صوری ترقی یافتہ صورت ہے جو اس وقت پیدا ہو سکتی ہے جبکہ اس کو پیدا کرنے کیلئے مسلسل مجاہدے پر باطنی کی جائیں اس کے حصول کیلئے محنتوں سے اپنے عطا کردہ حرکات کو اپنے ارادے اور نفس کا پابند بنایا جاسکتا ہے۔

مکلفہ

مکلفہ کے معنی خفیہ باتوں کا معلوم ہو جانا۔

ریاضت اور مجاہدے سے کشف ہوتا ہے۔

آنکھ آنے والے واقعات کی محکم دل پر منکس ہوتی ہے۔

ایک کشف تو نفس کے بعد حاصل ہوتا ہے۔

دوسرا ریاضت اور مجاہدے کے بعد حاصل ہوتا ہے۔

سائنیکو کنیس اور تربیت

وقتی قوت سے مادی اشیاء کو حرکت دینے کے عمل کو سائنیکو کنیس کہتے ہیں اور اس کو عام حروف سے PK کہا جاتا ہے کیونکہ غیر معمولی حسی ادارک کی ساری قسموں میں ہمارے وجدان کا بہت عمل ہے لیکن اس کا اندازہ لگانا بہت مشکل ہے کہ ہمارا وجدان کب کام کرتا ہے اور کب نہیں۔ اس کے ثبوتی یا سائنیکو کنیس کا تجربہ کامیاب ہے گا یا نہیں کبھی ہماری صلاحیتیں کام کرتی ہیں کبھی نہیں۔ جب وقتی قوت کے ذریعے کسی چیز کو حرکت دینے کی کوشش کرتے ہیں تو کامیابی کا انحصار اس بات پر ہوتا ہے کہ آپ کے ذہن میں اس وقت کتنی توانائی موجود ہے کہ یہ توانائی زیادہ ہے تو کامیابی جلدی ہوگی اگر کم ہوگی تو کامیابی ممکن نہیں اس کے لئے بہت مشق کی ضرورت ہوتی ہے۔

نرائیڈ کا خیال

نیر کی حالت میں جو کچھ انسان دیکھتا ہے اس کو خواب کہا جاتا ہے بعض لوگ خواب پر یقین رکھتے ہیں اور بعض نہیں یقین رکھتے۔
خواب انسان کی تحت اشعوری خواہشات کا منظر ہے۔ انسان کے اندر جو جذبات پوشیدہ طور پر پروش پاتے ہیں۔ سو قوت وہی خیالات غیر شعوری طور پر خواب میں نظر آتے ہیں۔ بعض خواب ایسے بھی ہوتے ہیں جو ان خیالات کا نتیجہ نہیں ہوتے انسان خواب میں ایسی ایسی چیزیں دیکھتا ہے جو اس کی سوچ سے بالاتر ہوتی ہے۔
موت اور نیند میں فرق:

موت اور نیند میں فرق یہ ہوتا ہے کہ موت کی حالت میں روح جسم سے علیحدگی اختیار کر لیتی ہے۔ اور نیند کی حالت میں روح جسم کا ساتھ چھوڑ دے تو دماغ کے ساتھ اس کا رابطہ قائم رہتا ہے۔ اس عالم میں روح جہاں جاتی ہے جو کچھ کرتی ہے سمجھتی ہے کئی ہے۔ دماغ کو اس کی پوری اطلاع ملتی رہتی ہے۔
خواب میں انسان بہت سی ایسی باتیں دیکھتا ہے جن کو وہ جسمانی طور پر نہیں دیکھ سکتا۔ بعض خواب تو بڑے صاف عام فہم ہوتے ہیں اور بعض میں بڑی عجیب و غریب ہوتی ہے کچھ میں نہیں آتے۔

تجربات اور مشاہدات

تجربات اور مشاہدات سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ نیند اور خواب کے وقت انسان کے وجود سے انسانی اور حیوانی اور از خاں ہوتا ہے لیکن جمادی اور نباتی اس میں موجود ہوتا ہے اور وقت نزع انسان سے حیوانی نباتی اور اے خارجی ہو جاتا ہے صرف معدنی یا جمادی اس میں باقی رہ جاتا ہے اور وہ مٹی ہے جو ہم جنس میں مل جاتی ہے انسان میں جمادی نباتی حیوانی اور برق حیات موجود ہے۔
انسان کے جسم میں دو سلسلے ہر وقت موجود رہتے ہیں۔

- ۱۔ ظاہری خارجی سانس جو ہر وقت جاری رہتا ہے۔
- ۲۔ باطنی داخلی خیالات کا سلسلہ ہے۔ یہ سلسلہ انسان سے منقطع نہیں ہوتا ہے ہر دوسراں اور خیالات کے سلسلے میں ہر وقت انسان کے جسم کے ساتھ وابستہ رہتے ہیں اور ان کا آپس میں بڑا گہرا تعلق ہوتا ہے۔
- ثانی تقبی میں سانس کی مشق بہت ضروری ہوتی ہے جس وقت آپ کے اعصاب میں جذباتی تناؤ پیدا ہو جائے تناؤ محسوس کریں تو آہستہ آہستہ گہری سانس لیں اور منٹ تک یہ مشق کریں اس طرح سے آپ کا جسم اعلیٰ تناؤ سے نجات حاصل کرے گا۔

کشش

ایک دوسرے کو کھینچنے کو کشش کہتے ہیں۔ کشش ہر چیز میں موجود ہوتی ہے یہ کشش چیزوں کی جسامت اور ان کے مرکز سے قائلے خاص سے کم و بیش ہوتی رہتی ہیں۔ ہم اس کشش کو اس لیے محسوس نہیں کر سکتے کہ ہمارے گرد و پیش کی چیزوں کے مقابلے میں زمین کی کشش بہت زیادہ ہوتی ہے۔
مثلاً کسی چیز کو قضا میں سے پھینکا جائے تو وہ زمین پر گرتی ہے حالانکہ دونوں اپنی اپنی طرف کھینچنے ہیں مگر زمین کی جسامت بڑی ہوتی ہے اس لئے وہ اپنی طرف کھینچ لیتی ہے اور وہ زمین پر گر پڑتی ہے۔

کشش اتصال اور کشش نقل کے ذریعے جسم کے اجزاء ایک دوسرے کے قریب آتے ہیں اور ایک دوسرے کو جذب کرتے ہیں یہ کشش ہر جسم میں مختلف ہوتی ہے۔

حاضرات ارواح کا علم

Spiritualism

اہل یورپ میں یہ علم کئی سالوں سے رائج ہے۔ جس کا وہاں بڑا اچھا چاہ ہے اور بہت بڑا مذہبی صورت اختیار کر چکا ہے امریکہ میں کروڑوں لوگ اس کے حضور ہر روز کار بن چکے ہیں اب تو پورے یورپ میں پھیل چکا ہوا ہے۔ اس میں بڑے بڑے ائمہ و مساعداں

ڈاکٹر پڑھ گئے لوگ اس میں شامل ہیں اور جوک دو جوک اس میں شامل ہو رہے ہیں۔ وہاں تو انجمنیں سوسائٹیاں بن چکی ہیں کالج بن چکے ہیں ان میں اس کی تعلیم دی جاتی ہے۔ لندن میں ایک سائیکل نغز ہے جو اس کی بڑی تصحیر کر رہا ہے وہاں کے لوگ بڑے شوق سے اس کا مطالعہ کرتے ہیں اس میں بڑی دلچسپی لیتے ہیں۔ مگر یہ بہت افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ ہمارے ملک میں جو ان طبقہ کا مطالعہ کی طرف بالکل رخصان ہی نہیں ہے۔ اگر ہے بھی تو فحش قسم کی کتابیں اور ناول وغیرہ پڑھتے ہیں۔ گندی گندی فلمیں دیکھتے ہیں مگر وہ روحانیت کا علم حاصل کرنے کیلئے وقت نہیں نکال سکتے۔

یورپ میں تو رجوں کو حاضر کرنے کیلئے بڑے بڑے جلسے منعقد کئے جاتے ہیں اور ان میں ایک عامل ضرور ہوتا ہے۔ ان محفلوں میں تین آدمی ہوتے ہیں ایک عامل اور دو اس کے مددگار ہوتے ہیں اور باقی لوگ بیٹھ کر ان کی تعداد میں دیکھنے والے ہوتے ہیں ان محفلوں میں روغن آتی ہیں۔ شکلیں دکھائی ہیں اور بولتی ہیں حتیٰ کہ بند کروں سے چیزیں باہر اٹھا کر پھینک دیتی ہیں اور باہر کی چیزیں اندر لاتی ہیں حاضرین محفل کو چھو کر جاتی ہیں بلکہ بے شمار ایسے کام کئے جاتے ہیں کہ محفل حیران رہ جاتی ہے۔

ابتدائی تاریخ:

اس علم کی ابتدائی تاریخ کچھ یوں ہے کہ اسریک کے ایک گاؤں ہینڈس فیل میں ہوا۔ اس کی تفصیل یوں بیان کی جاتی ہے کہ اس گاؤں ہینڈس فیل میں ایک شخص جس کا نام فیکمان تھا رہتا تھا۔ اس کے گھر رات کو آوازیں سنائی دے لگتی رہتی تھیں۔ اس کے گھر والے ان آوازوں سے بے حد پریشان اور خوفزدہ ہو گئے کہ انہوں نے اس مکان کو چھوڑ دیا۔ جب یہ لوگ وہاں سے چلے گئے تو دوسرا شخص اس مکان میں رہائش پذیر ہو گیا۔ ان کو بھی وہاں آوازیں سنائی دینے لگیں۔ انہوں نے اس مواقع کے اطلاع آس پاس کے لوگوں کو دی تو لوگ اس واقعہ کی تصدیق کیلئے آئے تو معلوم ہوا کہ یہ آوازیں کسی غیر مرئی چیزوں کی ہیں۔ ان میں سے ایک شخص میڈام فوسٹ نامی تھا اس نے اپنا خیال ظاہر کیا کہ یہ آوازیں کسی روح کی ہے اور یہ مدح کسی مسافر محفل کی ہو سکتی ہے۔

واقعہ:

چند سال پہلے یہ شخص سفر کرتا ہوا اس گاؤں میں آیا اور رات کو اس مکان میں ٹھہر گیا۔ اس کے مال و دولت کی وجہ سے اس کو کھل کر دیا گیا ہے یہ واقعہ اکثر لوگوں میں مشہور ہو گیا کوئی تو ماننے لگ گیا کوئی مذاق اڑانے لگ گیا۔ اس کے بعد فوسٹ اپنے بال بچوں کو لیکر ویلز نامی شہر میں چلا گیا۔ اس شہر میں بھی یہی خبر پھیلی ہوئی تھی وہاں پر بھی لوگوں نے مذاق کرتا شروع کیا۔

تحقیق و تفتیش

جب یہ واقعہ طول پکڑ گیا تو ان لوگوں نے سوچا کہ اس کی تحقیق و تفتیش کی جانی چاہیے چنانچہ انہوں نے تین آدمیوں کی کمیٹی بنائی اور ان کی تحقیق کیلئے بیجا لین کمیٹی کسی نتیجہ پر نہ پہنچی تھی۔ اس بات کا اور بھی زیادہ مذاق شروع ہو گیا۔ اسی دوران اور مقامات پر بھی اس قسم کے واقعات رونما ہونے شروع ہو گئے اور اس واقعہ کی تحقیقات بھی زیادہ شروع ہو گئیں۔ بالآخر چار سال کی تحقیق و تفتیش کے بعد ان لوگوں نے ان آنے والی آوازوں سے نئی گراف کا کام لیا اور بھی بڑے بڑے روحانی جلسے ہونے شروع ہو گئے لوگ میڈم کے ساتھ بیٹھ جاتے جب آوازیں یا ٹکٹ ٹکٹ ہوتی یا میز کے پائے مل جاتے تو اس حرف کو لکھ لیتے اس طرح تمام حروف کو لکھ کر گراف کی طرح جس وقت جمع کرنے اور ان کے الفاظ اور فقرے بنا کر دیکھتے تو وہ روح کی بات اور ان کے سوالات کے جوابات بن جاتے اس طرح ابتداء میں رجوں کے ساتھ بات چیت کا سلسلہ شروع ہو گیا اور اس علم میں مزید ترقی ہوتی چلی گئی۔

اس کی مزید تحقیق کیلئے واقفان کی پارلیمنٹ نے اپنے ذمہ لے لی۔

ان لوگوں نے اس پیشہ وقت کا مشاہدہ کیا جو بڑے بڑے بادی اجسام کو حرکت دے دیتی ہے چیزوں کو الٹ پلٹ کر دیتی ہیں۔ تاریک کمرہ میں مختلف شکل اور رنگوں کی روشنی ظاہر ہوتی ہے۔ مکان کے اندر مختلف قسم کی آوازیں آتی ہیں۔ ان آوازوں کو لکھ کر ظاہر کرنے والوں کو معلوم کرنے کی بڑی کوشش کی گئی مگر کوئی کامیابی نہ ہوئی اور یہ بھی حقیقت

ہے کہ کوئی تو ایسی چیز ہے جو یہ کام کر رہی ہے۔ اس کے بعد وہ اچھٹن پارلیمنٹ نے ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی جس نے تحقیق و تفتیش کے بعد اعلان کر دیا کہ اس کے بعد یہ علم ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں پھیل گیا ہے اس کے متعین کروڑوں کی شکل میں ہو گئے ہیں۔

لندن میں کمیٹی کا قیام:

1867ء میں لندن میں کمیٹی بنائی گئی کہ ان تمام روحانی حوادث کی تحقیق و تفتیش کرے کمیٹی نے انھارہ ماہ کی جدوجہد کر کے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ حادثہ روحانی کا اعلان کر دیا تو انگیر پختہ ہو کر رہے۔

ڈاکٹر جارج ساکسن نے پندرہ سال تک اس کا بہت گہرائی سے مطالعہ کیا اور وہ لکھتے ہیں کہ مجھے مشاہدہ مطالعہ کے بعد مجھے مذہب روحانی پر مکمل کامل یقین ہو گیا ہے۔ پھر انہوں نے ایک انجمن جس کا نام ہائڈن فیلڈ قائم کی۔ جس کا کام اس قسم کے غیر طبی حوادث و واقعات سے متعلق لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے۔

علامہ اولاس نے بھی ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام عجائب روحانی ہے۔

پیشگی اطلاع..... پیش بینی

اللہ تعالیٰ نے انسان کو فیض ایسی ایسی قوتوں سے سرفراز کیا ہے کہ جو ذہن کو شعور کی سطح سے بلند ترین مقامات پر لے جاتی ہیں اور فطرت پر اسرار اظہار سے کرا دیتی ہیں اس طرح کے واقعات ہر دور میں ہوتے رہے ہیں۔ جن کو فطرت عادی یا فوق الفطرت سے تعبیر کیا جاتا ہے اس میں القادحان کشف اشراق اور تمام کائناتی طاقتیں ہوتی ہیں اگر ہم دنیا کے تمام مذاہب کو غور سے دیکھیں تو سب کی بنیاد روحانیت پر ہی رکھی گئی ہے۔ اس کو اسی دور جدید میں سائنس کا لقب دے دیا گیا ہے حالانکہ روحانیت اس سے کہیں زیادہ بلند و بالا مقام رکھتی ہے کیونکہ روحانیت میں تمام حقیقی رازوں سے واضح ہوتی ہے اس لئے دنیا میں اور دنیا کے اندر چھنے بھی مذاہب موجود ہیں ان میں کا کہن جوگی سا دھو کی راہب جادوگر ورویش فقیر موجود ہے ہیں اور ہیں گے ان میں سے کئی تو عالم جہان کی باتیں کرتے ہیں

اور کئی ناقابل علاج بیمار یوں کے مریضوں کو شفا بخشنے نظر آتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ نظر آتی ہے کہ انسان کے اندر ایک ایسی طاقت موجود ہے جو خدائی طاقت کہلاتی ہے اللہ تعالیٰ نے ہی یہ طاقت عطا کی ہے جس سے انسان مادی قوتوں کے علاوہ ہر اسرار قوتوں سے استفادہ حاصل کرتا ہے دنیا کے اندر جب ہم نئی ایجادات کو دیکھتے ہیں تو بڑے حیران ہوتے ہیں لیکن اس بات پر بھی ہمیں حیرت سے غور نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے شمار اور لاتعداد قوتیں اور صلاحیتوں سے نوازا ہے اگر ہم ان صلاحیتوں پر قابو پالیں اور اس کا صحیح استعمال کریں تو دنیا کے اندر ایسا انقلاب آسکتا ہے جو محلی نمونہ ہو سکتا اور یہ دنیا سٹ کر ڈرے کی طرح آچکے پاس آسکتی ہے اور آپ کائنات کی ہر چیز کو آسانی سے دیکھ سکتے ہیں۔ سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ کے واقعہ کو دیکھیں جب انہوں نے مسجد نبوی میں خطبہ پڑھتے پڑھتے ہزاروں میل دور لڑنے والی فوج کو ضروری ہدایت دی اور فوج نے قریب کی پہاڑی سے آپ کی صاف آواز کو سنا تھا۔

نورانی پیکر کیا ہے؟

What is Light Soul Body?

لیطف مادہ کی طاقتور لہر کی کائنات میں ہمیشہ موجود ہوتی ہیں اس اثری کو انیٹر کہتے ہیں اس کی تین اقسام ہیں اور تین ہی رنگ ہوتے ہیں۔

۱۔ کیمیائی انیٹر: (آگ)

اس کا رنگ بڑ ہوتا ہے

۲۔ لائٹ انیٹر: (روح)

اس کا رنگ گہرا نارنجی ہوتا ہے اس کو نورانی بھی کہتے ہیں اور بعض اوقات سنہرا محسوس ہوتا ہے۔

۳۔ لائف انیٹر: (ہزارا)

اس کا رنگ ہلکا بیٹھوں یا آسمانی ہوتا ہے یہ روحانیت کی علامت ہوتا ہے اور

پراسراریت ہے۔
سائنسی اصطلاح:

سائنسی اصطلاح میں ایچرو کو فیلڈ آف فورس کہتے ہیں۔

روحانیت کی دنیا میں نورانی پیکر جتنا نمایاں ہوتا جائے گا روحانیت اتنی ہی زیادہ بڑھتی چلی جائے گی۔ ماہرین کہتے ہیں کہ شعور معطل ہو جاتا ہے تو یہ نورانی پیکر ہمارے جسم سے علیحدہ ہو کر گائنات کو دیکھنے کیلئے نکل جاتا ہے تو فیلڈ آف فورس مادے کی حلیف ترین فورس ہے اور یہ مادے تین طرح کے ہوتے ہیں۔

۱۔ سیال جیسے پانی ۲۔ ٹھوس جیسے ہرف ۳۔ گیس جیسے ہواب

اس کے علاوہ ایک قسم اور نور بھی ہے لیکن سائنس اس کو نہیں مانتی اگر ہم بھی اس نور کی حیثیت کو ماننے سے انکار کر دیں تو پھر فطرت کے بعض پہلوؤں کا علم بھی حاصل نہیں کر سکتے اور نہ ہی قدرت کے عیشار مظاہر کی تشریح کر سکتا ہے۔ انسان بذات خود اجسام کا مجموعہ ہے۔ ایک ظاہر مادی جسم ہوتا ہے اور دوسرا نفس جسم جو نظروں سے غائب اور اوجھل ہوتا ہے ایک عکس آپ آئینہ میں دیکھتے ہیں اور دوسرا عکس آپ کو پرچھائیں کی صورت میں نظر آتا ہے لیکن اس کے علاوہ ایک اور بھی وجود ہوتا ہے جو نظر نہیں آتا مگر اس کی کبھی کبھار اس کی نورانی شعاعیں نظر آ جاتی ہیں۔

نورانی پیکر کی شعاعیں

اگر آپ ان کو دیکھنا چاہتے ہیں تو ایک طریقہ یہ ہے کہ اپنے ایک ہاتھ کو پیش فیلڈ سے ٹھٹھکی والی الیکٹرو امپلیٹ ریز کی دھار پر رکھ دیں تو اس صورت میں آپ کے جسم کے فردوں ڈسپارچ یا اس سے بچنے والی توانائی کا عکس دیکھا جاسکتا ہے۔

جو لوگ ادراک مادیات کے حواس کی مشقیں کرتے ہیں ان کے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ اپنے اس نورانی توانائیوں کے پیکر کو اپنے جسم میں جذب کریں اس کے لئے مشقیں موجود ہیں یہ وہی جس کو سرنیت پاور کہتے ہیں اور یہ مشق جینی ٹیشن سے پیدا کی جاسکتی ہے اس نورانی پیکر کو براہ راست کنٹرول کرنا ضروری ہے کیونکہ جس وقت آپ خیالات بھیجتا

شروع کریں گے تو اس وقت یہ نورانی پیکر درمیان میں حائل ہوگا اور مشکلات پیدا ہوں گی۔

روحانی علم

یہ قسم کی ارواح ہیں جن کو لوگ حاضر کرتے ہیں۔

ہمارے ملک میں بھی کوئی ایسا شہر نہیں ہے جس میں اس قسم کے فحشی غیر مرئی آوازیں نہ آئی ہوں اور ایسے واقعات نہ ہوتے ہوں ہم ایسی جگہوں مکانوں وغیرہ کو جنہوں میں بھوتوں کی رہائش گاہیں کہ کچھوڑ دیتے ہیں اور ان میں رہنے کی جرأت نہیں کرتے یہ لوگ اس قسم کے روٹا ہونے والے واقعات کی تحقیق و تفتیش کرتے ہیں اور ہم نظر انداز کر دیتے ہیں۔ یہ روٹیاں لوگوں کے نزدیک اس علم کے تین بڑے اصول ہیں۔

۱۔ غور اور فکر میں پیشین کہا جاتا ہے۔

۲۔ تصور اور فکر کا جانا ہے۔

۳۔ اپنے حواس سے بات چیت کرنے اور خبر رسانی کے طریقے

اب ہم ان کے طریقے بیان کرتے ہیں۔

طریقہ نمبر ۱:

اس کے لئے میز مانی جاتی ہے اور اس کے چپے پیچھے لگائے جاتے ہیں جو روح کی طاقت لے لے پڑے اور پھر تے لگ جاتے ہیں۔

اس کے پاس ایک میڈیم یعنی عامل ارواح معاون ہوتے ہیں اور لوگ ہوتے ہیں۔ اس میڈیم پر روح فطرتی طور پر مسلط ہوتی ہے۔

اس کو حلقہ میں بلا کر رکھتے دی جاتی ہے اور اس کے ذریعہ سے دوسری مطلوبہ روحوں کی حاضرات کی جاتی ہے روح کی حاضری کیلئے میڈیم یا عامل کو بے ہوش میں جانا پڑتا ہے۔ میڈیم چاہے تو خود تو بھی سے اپنے اوپر بے ہوش طاری کر لیتی ہے یا اسے معاون یاد دہکار یا تاثر دہک یا حواس میں تیار کر دے ہوش کر دتا ہے ایسی حالت میں اس کی مسلط روح آ کر اس کے سر پر سوار ہو جاتی ہے اس کے بعد اس سے بات چیت شروع کی جاتی ہے بات چیت آوازوں کھٹ کھٹ سے شروع کی جاتی ہے۔

ایک باری کھٹ کھٹ سے جواب بھیج سمجھا جاتا ہے۔
دو دفعہ کی کھٹ کھٹ سے جواب لگتی ہوتا ہے۔

طریقہ نمبر 2:

جس وقت میڈم پر روح مسلط ہو جاتی ہے اور میز بٹنے لگتی ہے اور کھٹ کھٹ کی آوازیں آنے شروع ہو جاتی ہیں تو ایک شخص میز پر حروف بھیج دیتا جاتا ہے جس حرف پر کھٹ کھٹ کی آواز آتی ہے اس حرف کو لکھ لیا جاتا ہے اس طرح سے جو حروف جمع ہو جاتے ہیں ان کے الفاظ اور فقرے جو کرسواں کا جواب اور روح کی بات معلوم کی جاتی ہے۔

طریقہ نمبر 3:

میز کے اوپر ایک دل شکل کی گاؤ دم کلزی بنائی جاتی ہے جس کا ایک سر الہا پائٹری طرح ہوتا ہے اس کے نیچے تین پھرنے والے پیسے لگے ہوتے ہیں میڈم اپنے دونوں ہاتھ اس دل کی شکل کی گاؤ دم کلزی پر رکھ لیتا ہے اور محاوروں بھی اپنے کی اگلیاں میڈم کے ہاتھوں پر رکھ دیتے ہیں تاکہ روح کے ساتھ رابطہ ہو سکے۔ میز کے سامنے حرف بھی لکھے ہوتے ہیں اور روح میڈم کے جسم میں داخل کر کے باری باری حرف بھیجے کے ایک ایک حرف کی طرف اس گاؤ دم کلزی کے سر سے اشارہ کرتی جاتی ہے اور میز پر ایک آدمی ان حروف کو نقل کرتا جاتا ہے اس طرح یہ حروف جمع ہو جاتے ہیں پھر ان کو ٹیلی گراف کی طرح فقرے جوڑ کر روح کی مطلوب بات بتائی جاتی ہے۔

طریقہ نمبر 4:

ایک ڈیپ کے اندر کاغذ اور پھل رکھ دی جاتی ہے اور میڈم اس ڈیپ یا صندوق پر اپنا ہاتھ رکھ دیتا ہے تو وہ اوراق خود بخود روح کی تحریر سے لکھے جاتے ہیں۔

طریقہ نمبر 5:

عالم اپنے ہاتھ میں پنسل رکھتا ہے اور روح اس پر مسلط ہو کر اس کے ہاتھ کو غیر ارادی حرکت دے کر صحیح کاغذ یا تختی پر اپنا مطلب لکھتی جاتی ہے یہ زیادہ تر قریبی یا تہ میڈم اور پرچی لکھی روح کا کام ہے۔

طریقہ نمبر 6:

روح میڈم کی زبان سے بولتی ہے اور سوالوں کے جواب دیتی ہے حاضرین سے خطاب کرتی ہے بعض دفعہ تو صرف شکل اختیار کے قریب ہو جاتی ہیں اور حاضرین کو چھوٹی ہیں۔ چیزوں کو الٹ چٹ کر دیتی ہیں بند کروں سے چیزوں کو باہر پھینک دیتی ہیں اور باہر کی چیزیں بند کروں میں لا کر رکھ دیتی ہیں۔ ایسی عجیب و غریب حرکتیں کرتی ہیں کہ انسانی عقل حیران ہو جاتی ہے۔

روحانی عالموں کے چند واقعات

روحانی عالموں کے چند عجیب و غریب واقعات جو ان سے روحوں کے ذریعے رونما ہوئے ہیں درج کے جا رہے ہیں۔

☆ ولیم کروکس لکھتے ہیں کہ ہم نے ایک عامل جس کا نام آئس ٹوکس تھا کو دیکھا کہ وہ ایک جگہ پر سقاہ روحانی بھی لکھتے اور اسی وقت دوسرا موضوع کسی میڈم کو لکھواتے اور ساتھ ہی کسی تیسرے آدمی کے ساتھ کسی مخالف موضوع پر بھی گفتگو کرتے۔

☆ ہارون گلستانو لکھتے ہیں کہ میں نے ایک ڈیپ میں سفید کاغذ اور پھل تالے میں رکھے اس کی چابی اپنی پاس رکھ لی جب میں نے تالہ کو کھولا تو بہت پریشان ہوا کہ سفید کاغذ کو لکھا ہو پایا۔

واقعہ:

ایک لڑکی کی تحقیق کی گئی کہ وہ روح کے مسلط ہونے کے وقت آٹھ مختلف زبانوں یونانی، پرتگالی، ہندی، ہسپانوی، فرنیچ، اطالوی، لاطینی اور انگریزی میں کلام کرتی تھی حالانکہ وہ بالکل ہی انگریزی یا غیر نہ جانتی تھی۔

ایک عامل کا بیان ہے کہ ہم نے ایک لڑکے کو دیکھا جو میڈم شپ کا ہاتھ قہر و علم سے بالکل قانع تھا جب اس پر روح مسلط ہوئی اس وقت قلعہ منطلق اور معرفت کے مسائل دریافت کئے حالانکہ وہ بالکل ان پڑھ لڑکا تھا۔

تصورات کے ذریعے سے

Concentration

یہ ایک نہایت پوشیدہ رہا زور و اثر ذکر ہے اس میں نہ کسی وقت کے تعین کی ضرورت ہوتی ہے نہ اس جگہ وغیرہ کی پابندی ہوتی ہے نہ ہی اس میں کسی خاص گفتنی کی ضرورت ہوتی ہے مگر اس کے بغیر باطن کا کلہا نا ممکن ہوتا ہے اور تمام منزل طالب بغیر تصور کے ہرگز نہیں کر سکتا اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ان کی غرض و مقابت انسان کی وجہ تصور فکر کی نصرت کو ایک مرکز اور ایک نقطے پر لانا ہے۔ جیسے مختلف معبودوں کی طرف سے توجہ کو پنا کر واحد معبود کی طرف انسان مائل ہو جاتا ہے انسانی توجہ کو ایک ہی نقطے پر مبدول کرنے کیلئے ضروری ہے۔ تصور کا طریقہ انسان کی توجہ کو ایک مرکز پر لانے کیلئے بہترین طریقہ ہے۔ صاحب تصور کے لئے ضروری ہے کہ پاک صاف رہے اور اپنے دل سے غیر خیالات کو نکالے۔

یوں تو تصور کی طرح کے ہوتے ہیں لیکن دو مقام زیادہ اعلیٰ ہوتے ہیں آنکھیں اور دل جن میں یہ ظاہر اور پوشیدہ رہتا ہے۔ تصور اندرونی اور بیرونی ہوتا ہے۔ لیکن بیرونی تصور ضروری ہے جب تک بیرونی تصور نہ ہو اندرونی تصور نہیں ہو سکتا کیونکہ جب تک کسی چیز کا مشاہدہ نہیں کرتے اس وقت تک وہ بن قول نہیں کرتا لیکن بعض اوقات کسی سنائی باتوں کا خیال ضرور ہوتا ہے لیکن ان کے دیکھنے کے بغیر ان کو تصور میں لانا ممکن نہیں ظاہری تصور آنکھوں میں ملایا رہتا ہے اگر تصور چاہا تو ظاہری آنکھوں سے نکل کر باطنی آنکھوں میں جا کر ایک روشنی پیدا کرویتا ہے اور اسی روشنی میں سے اپنے مطلوب کو دیکھتے ہیں اس کی حرکات و سکنات کو دیکھتے ہیں اور اسی روشنی میں سے قدرت کے دلچسپ نظاروں کو دیکھتے ہیں۔ ٹیلی ویژن کی تصورات بالکل تصور پر عموماً گھروں کی صورت میں وہ بن کے اندر آتی ہے یہی وہ وقت ہوتا ہے جب تجربے اور مہارت کی ضرورت ہوتی ہے۔

تصور کے یہ قائمہ ہیں کہ یہ ایک پوشیدہ رہا ہے یا بے درجہت زور اثر طریقہ ہے اس کے بغیر باطنی لطائف کا کلہا نا ممکن ہوتا ہے مقام منزل طالب بغیر تصور کے ہرگز طے

نہیں کر سکتا قرب، مشاہدہ، عرفان، الحاق ان گران کے اصولوں پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے انسان کی توجہ تصور اور تصرف کو ایک مرکز اور ایک نقطے پر لانا ہے۔

حاضرات ارواح

یورپین لوگوں نے اس کی تحقیق کر کے اس سے بڑے مفید نتیجے نکال لئے ہیں اور اس کو ترقی دیکر اسے باقاعدہ علم و فن کے درجے تک پہنچا دیا ہے۔ ہمارے بزرگان دین نے اپنے زمانے میں اس علم اور باطنی طاقت کے وہ حیرت انگیز نکالات دکھائے اگل یورپ کے نزدیک اس علم کے حصول کے تین بڑے اصول ہیں۔

اول غور فکر میڈیٹیشن کہا جاتا ہے۔

دوم تصور فکر یعنی خیال کو ایک مرکز پر بھانے کی مشق کرنا کنسٹریشن کہا جاتا ہے۔

سوم اپنے حواس سے بات چیت کرنے اور خبر رسائی کی بہت طریقے ہیں۔

یورپ کے لوگوں میں یہ وصف ہے کہ جب وہ ایک نئی چیز کو دیکھ لیتے تو اس کی تحقیق کرنے میں مصروف ہو جاتے تھے جب تک اسے معلوم نہیں کر لیتے تھے چھوڑے نہیں تھے۔ اہل عقل لوگوں نے اس پوشیدہ قوت کا مشاہدہ کیا جو بڑے بڑے اور بھاری اجسام کو حرکت دے رہی ہے جو بظاہر فطری اصولوں کے خلاف کبھی جاتی تھی مگر بشری طاقت نے یہ کر کے دکھا دیا۔

یورپ کے اندر اس علم کی ہزاروں لاکھوں کتابیں موجود ہیں جن کا مطالعہ لوگ بڑے شوق سے کرتے ہیں اور اس علم میں بڑی گہری دلچسپی لیتے ہیں۔ چنانچہ نام کا مکمل تو درکار اب تو یورپ کے لوگ دعووں کو حاضر کرنے کیلئے روحانی جلسے کرتے ہیں۔

ان حلقوں میں تین آدمی میز پر بیٹھ جاتے ہیں جن میں ایک میڈم ہوتا ہے او دو اسکے معاون ہوتے ہیں بعض دفعہ تو یہ حلقے سینکڑوں ہزاروں کی تعداد میں ہوتے ہیں۔ ان حلقوں میں رو میں آ جاتی ہیں شکلیں دکھائی ہیں چند مردوں میں چیزیں اٹھا کر لے جاتی ہیں۔ باہر سے چیزیں اٹھا کر اندر لے آتی ہیں سامان الٹ پلٹ کر دیتی ہیں حاضرین کے جسموں کو چھوتی ہیں دیواریں پر نقش نگار بنا جاتی ہیں اہل یورپ کے روحانی حالات بیان

کرتے ہیں اور حیرانی بھی ہوتی ہے مگر یہ بالکل حقیقت ہے کہ اہل یورپ کو روحانی دنیا کا پتہ چل گیا ہے۔

مالرمر کے فنیکی لطیف مخلوق تین قسم کی ہوتی ہیں:
اول قسم: ملائکہ یعنی فرشتے

دوئم قسم: جن

سوم قسم: ارواح

جن اور ملائکہ انبیاء کے پاس حاضر ہوتے تھے۔

جن اولیاء اکرام کے پاس حاضر ہوتے تھے۔

تیسری قسم ارواح کے حاضر ہونے کا ثبوت قرآن پاک کی آیات سورۃ بقرہ سے

ثابت ہوتا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ایک آدمی قتل ہو گیا جس کے قاتل کا پتہ نہیں لگ رہا تھا اور قوم میں بھڑکاؤ اور فساد کا خطرہ پیدا ہو گیا چنانچہ انہوں نے اللہ کے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے رجوع کیا کہ آپ اس قاتل کا پتہ لگا میں چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان لوگوں کو ایک خاص قسم کی گائے تلاش کرنے کا حکم دیا۔ تلاش کرنے کے بعد دیکھی گئی تو موسیٰ علیہ السلام نے اس کو ذبح کرنے کا حکم دیا جب ذبح ہو گئی تو آپ نے حکم دیا کہ اس کے فلاں عضو کے گوشت کو اس مقتول کے جسم پر مارو۔ جب مارا گیا تو مقتول زندہ ہو گیا اور اس نے اپنے قاتل کا نام بتا دیا اس طرح سے یہ بھڑکاؤ ختم ہو گیا پس اس سے ثابت ہوا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کی طرف سے عطا کیا ہوا علم روحانی طاقت سے اس مقتول کی روح کو حاضر کیا اور اس سے صحیح حالات دریافت کئے۔

اگر چاہا ہوتا کہ سلسلہ ختم ہو چکا ہے مگر پیغمبر خدا کی آسمانی کتاب اس کا علم اس کی روحانی طاقت بطور و شامت مرحوم کے پاس موجود ہے جو قیامت تک رہے گی۔

آخر اہل زمانہ نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے کہ میری امت کے علماء اپنی اسرائیل کے پیغمبروں کی طرح ہوں گے ان کے علم کے وارث ہوں گے۔

اگر کوئی اس علم کا ماہر ہو تو وہ روح کی حاضرات کرے تو ضرور روحانی حاضر ہو کر ہم کلام ہو جاتی ہے۔ یہ حاضرات ارواح کا طریقہ ہی تھا۔

حاضراتی چیزیں

عالمین جوان حاضراتی چیزوں کو حاضر کرتے ہیں وہ کیا ہیں؟ ان کے حلقوں بیان کرتے ہیں روحانی جہانوں میں سب سے نیچے اوئی عالم ناسوت کا جہاں ہے۔ جہاں تمام سخی نفوس رہتے ہیں ان میں جن بیوت شیطانی سخی ارواح رہتے ہیں جس سے انسان کا نفس ناسوتی حسی حقوق کے مشابہ ہوتا ہے تو بعض دفعہ موقع پا کر سخی ارواح میں سے ہم جنس مخلوق اس میں داخل ہو جاتی ہے اور انسان کے وجود میں اپنا مسکن بنا لیتی ہیں اس طرح سے یہ انسانی موجود میں دفن ہو جاتی ہیں تو اس کے تمام جسم و مایہ پر قبضہ کر لیتی ہیں اور اس میں بستی جاتی ہیں۔

فنیکی مخلوقات کا دیکھنا

اللہ تعالیٰ کی ذات صفات اور اس کی قدرت کی لطیف فنیکی مخلوقات یعنی جن ملائکہ ارواح وغیرہ تمام لطیف دنیا کی فنیکی لطیف چیزیں ہیں ان کا دیکھنا اور علم کرنا ظاہری حواس اور مادی عقل کا کام دیتی ہیں۔ ان کے معلوم کرنے اور محسوس کرنے کیلئے باطنی حواس کی ضرورت ہوتی ہے جس طرح ظاہری ایک دوسرے کا کام نہیں کر سکتے اسی طرح ظاہر حواس باطنی حواس کا کام نہیں کر سکتے۔

باطنی حواس کیلئے مجاہدہ اور ریاضت کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو لوگ ہمارے راستے میں کوشش اور محنت کرتے ہیں ہم انہیں اپنے راستے دکھا دیتے ہیں۔

مثال ٹیلی پرنٹر

ٹیلی پرنٹر ایک جگہ سے دوسری جگہ یا ایک شہر سے دوسرے شہر حتیٰ کہ دوسرے ملک میں پیغامات بھیجے اور وصول کرنے والا آگاہ ہوتا ہے یہ بجلی سے چلتا ہے اس کے

ذریعے سے بیک وقت کئی جگہوں پر بیانات اس مشین کے ذریعے بھیجے جاتے ہیں ان کے ذریعے پیغام موصول ہو رہے ہیں یہ مشینیں دفتر و ڈاکخانوں سرکاری دفاتر میں موجود ہیں۔

جس طرح سے یہ مشین ایک جگہ سے بیک وقت کئی جگہوں پر پیغام بھیج سکتی ہے اور وصول بھی کر سکتی ہے تو کیا یہی حقیقی جو کہ روحانیت سے منسوب ہے یہ کام کئی نہیں کر سکتی لہذا اس نقطہ کو آگے چل کر مفصل طور پر بیان کر دیا گیا ہے۔

آج تو سائنس اس بات کو تسلیم کر چکی ہے جس طرح ٹیلی فون ہزاروں میل دور سے پیغام موصول کر سکتا ہے اور بھیج بھی سکتا ہے۔ قدرت نے کوئی بھی ایسی خواہش پیدا نہیں کی جس کی تکمیل نہ ہو۔ صرف اس میں محبت مبرقع کی ضرورت ہوتی ہے۔

روحانیت کی بنیاد میں سائنس کا بڑا عمل دخل ہے اور اس کے سہارے سے علم و لدن دن ترقی کرتا چلا جا رہا ہے۔ روحانیت کی بدولت ہی آج یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔

یورپ کے عالمین

یورپ کے عالمین جن میں بھی مخلوق کی حاضرات کرتے ہیں وہ عالم ہا ملوت کے جن شیاطین اور مطلق ارواح ہوتی ہیں جن کے پاس آتی ہیں کرشمے دکھائی ہیں۔ تاری مخلوق ہوتی ہے اللہ کی مخلوق کو وہ پہنچانے اور ان کو کمرہ کرنے کے لئے یہ کام کرتے ہیں ان برے کاموں میں شیاطین بھی ساتھ مل جاتے ہیں پرانے زمانے میں بتوں کے اندر داخل ہو کر لوگوں کو کفر اور شرک بت پڑتی ہیں جلا کر دیتے ہیں پیش گوئیاں کرتے بتوں کے اندر سے لوگوں کے سوالوں کے جوابات دیتے تھے۔

یورپ کے مطلقوں میں یہ ارواح اکثر میڈیم کے پیچھے اور بانیں جانب آ جاتی تھیں بندہ کروں میں ہوا چلے گئی تھی سکروں میں بدوں وغیرہ کو آگ لگ جاتی تھی۔ یہ سب کام مطلق ارواح کے ہوتے ہیں۔ پوچھنے والوں نے اس کام کو کچھ نہ رکھا ہے بڑے بڑے جملے ہوتے ہیں اور تمام شائیں کی بڑی تعداد ہوتی ہے۔ ان جلسوں سے عالموں کو بہت پیسے مل جاتے ہیں۔

انہوں سے یہ کہ لوگوں نے اس کو ذریعہ معاش بنا رکھا ہے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ اس سے فہمت حاصل کرتے۔

معجزات اور روحانی کمالات

اس کتاب میں حضرات ارواح واقعات بندہ کروں میں سے جنہیں اس افکار کا باہر پھینک دینا یا بڑی چیزیں اندر لے جانا اور دیگر کرشمات کو دکھانا یا ظاہر کرنا ہے ہماری بیماری کتاب قرآن مجید میں پیغمبروں کے معجزات روحانی کمالات کو وہ کے مرہیوں کو سمجھ کرنا انہوں کو روشنی مل جانا مردوں کو زندہ کرنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات حقیقی ہیں ان میں ذرہ بھر بھی شک کی گنجائش نہیں ہے۔

اسی طرح اولیاء کرام کی کمالات کو مان لینا چاہیے کہ وہ مطلق ارواحوں کی حاضرات کر کے حیرت انگیز کمالات دکھا دیتے تھے جن سے انسانی عقل حیران ہو جاتی ہے۔

ہمارے پیغمبر اسلام اولیاء کرام کے مقابلے میں یورپ والوں کے مطلق شعبہ ہا زیاں کوئی حقیقت نہیں رکھتیں۔ اصل یورپ نے روحانیت کو ماننا شروع کر دیا ہے کہ یہی اصل حقیقت ہے۔

حضرت میاں میر صاحب کا واقعہ

اچھے زمانے کے بزرگان دین اللہ تعالیٰ کے سے طالب ہوتے تھے۔ وہ باطنی دولت اور روحانیت سے مالا مال ہوتے تھے۔ اس لئے ان کے دلوں میں دنیا کی بالکل محبت نہ ہوتی تھی اور نہ ہی دنیا کی دولت و محبت سے ان کو کوئی سروکار ہوتا ہے۔ وہ تو ہر وقت اللہ کی یاد میں مشغول رہتے ہیں اور ہر وقت موت کا انتظار کرتے رہتے تھے۔ دنیا کی حقیقت ان کے سامنے ایک قافی سے ہوتی تھی۔ آخرت کی زندگی کو اس قافی زندگی پر ترجیح دیتے تھے۔

درویشوں کو صرف اللہ کے توکل پر قائم رہنا ہے اسے تو صرف ایک چادر ہی کافی ہوتی ہے اپنے سز کو ڈھا چھینے کیلئے۔ اسے نہ کھانے پینے کی فکر ہوتی ہے اور نہ ہی اوڑھنے

پھونے کی اگر ایسے سچے درویش کا دل میں جائیں تو بہت خوش قسمتی کی بات ہوگی ایسے لوگ دل چاہیں تو ان کی دل و جان سے عزت کی جائے ان پر دل و جان کو نذر کر دینا چاہیے اگر ان کی قدموں کی خاک کا سرمہ بھی بنالیا جائے تو بہت خوش قسمتی کی بات ہوگی۔

واقعہ:

حضرت میاں میر صاحب ایک دن اپنے درویشوں کے ساتھ اپنے حجرے کی چھت پر صبح کے وقت تشریف فرما تھے اس وقت آپ ایک درویش کی ران پر سر رکھ کر آرام فرما رہے تھے اور باقی درویش اپنی گوڑیوں میں سے جو بھی نکال رہے تھے کہ اسے میں آپ کے درویش نے شہنشاہ شاہجہاں بادشاہ کو ان کے بڑے لڑکے دارا شکوہ کو حضرت صاحب کی زیارت کیلئے آئے دیکھا تو غصہ دیا آپ نے اس درویش سے غصی کی وجہ پوچھی تو اس نے عرض کیا کہ بادشاہ شاہجہاں اور دارا شکوہ آپ کی زیارت کرنے کیلئے آ رہے ہیں اس پر آپ نے فرمایا (نادان) میں نے تو یہ سمجھا کہ تجھے اپنی گوڑی سے کوئی بڑی جوں مل گئی جس پر تو خوش ہو رہا ہے ان لوگوں کی نظروں میں بادشاہ دنیا کی حقیقت جوں اور کچھ سے بھی کم ہے۔

حضرت میاں میر صاحب کی قدیم پوری کے بعد شاہجہاں اور دارا شکوہ ایک طرف کوئے میں درویشوں کے ساتھ بیٹھ گئے تو حضرت میاں میر صاحب منہ میں الاٹنگی چہرہ سے تھے اور اس کا فضلہ تھوکتے تھے شاہجہاں بادشاہ سے بطور تحریک اپنی چادر کے ایک کونے میں جمع کرتا جاتا تھا۔ یہ ہیں اللہ والوں کی باتیں جو دنیا اور دنیا کے بادشاہوں کو پاؤں کی خاک کر رہے ہیں۔

تخت ملکہ سبا اور آصف بن برخیا

جب حضرت سلیمان علیہ السلام کو ملکہ سبا کے تخت کی ضرورت پڑی تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے حکم فرمایا کہ میرے لشکر میں سے کون ایسا ہے جو ملکہ سبا کے تخت کو لا کر حاضر کرے اس وقت ایک جن نے کہا کہ اے اللہ کے پیارے نبی میں آپ کے اٹھنے سے پہلے تخت کو لا سکتا ہوں، مجھ میں یہ طاقت ہے اور میں یہ کام کر سکتا ہوں۔ اس پر ایک شخص جس

کو ملکہ سبا حاصل تھا بلا کہ میں آپ کے چمک جھپکنے سے پہلے لا سکتا ہوں۔ تو ایسا ہی ہوا کہ تخت بھیجیں آپ کے سامنے حاضر تھا۔ جب دیکھا تو فرمایا کہ یہ سب میرے رب کے فضل سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ بندوں کو بڑی طاقت عطا فرمائی ہے وہ ایسے کام کر دیتے ہیں جو ناممکن ہوں جن کے بارے میں انسانی عقل حیران رہ جاتی ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر بندہ کروں سے چیزوں یا ہر چاہتی ہیں یا غیب ہو سکتی ہیں تو اولیاء کرام کی روحانی طاقت کو بھی ماننا پڑے گا کہ وہ انسانی عقل سے باہر جو چیز ہوتی ہے اسے کر کے دکھا دیتے ہیں۔

مجموعی طور پر تاریخ مثالیں

سکندر اعظم نے راجہ پورس پر رات کے وقت حملہ کرنے کا ارادہ کیا تو اس کو راستے میں روکنا نظر آیا وہ پوری طغیانی پر تھا۔ سکندر اعظم کی فوج کے سپہ سالار نے حملہ کرنے سے انکار کر دیا۔ سکندر اعظم ایک بلند حوصلے اور مضبوط ارادے کا کام تھا اس جنگ کو وہ ہر حالت میں جیتنا چاہتا تھا وہ خود اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر سب سے آگے پہنچا۔ جب اس نے روک دیا کی طغیانی کو دیکھا تو اس نے سوچا کہ کیا وہ بالاخر اس نے اپنے لاشعور کو بھٹو کر کے ارادہ کیا کہ جنگ میں فتح برکت پر حاصل کرتی ہے تو اس نے فوجیوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ایک بہت ہی جذباتی تقریر کی اور یہ کہا کہ دریا میں طغیانی نہیں ہے یہ دریا ہمارے بلند حوصلوں کو نہیں روک سکتا میں سب سے پہلے اپنے گھوڑے کو دریا میں اتارتا ہوں۔ دیکھتے ہی دیکھتے سکندر اعظم نے اپنے گھوڑے کو دریا میں اتار دیا اور فوج حیران رہ گئی اور سکندر اعظم روک دیا مگر دوسرے کنارے پر کھڑا شخص رہا تھا سکندر کے اس عمل نے ساری فوج کو چھٹانے کر دیا ساری فوج روک دیا میں کو پڑی اور راجہ پورس کی سوئی ہوئی فوج پر حملہ کر کے راجہ پورس کو قیدی بنالیا اور فتح حاصل کر لی۔

حضرت شمس الدین ترک

تقویٰ خدا کو آپ سے بہت فضل حاصل ہوا تھا اکثر ہندوؤں نے آپ کے ہاتھ

پر اسلام قبول کیا۔ ایک دفعہ آپ سیاحت کرتے ہوئے ایک پہاڑ پر پہنچے تو دیکھا کہ ایک سادھو آنکھیں بند کر کے بیٹھا ہوا ہے آپ نے اس کے قریب پہنچ کر اس کے قلب کو حرکت دی تو اس نے فوراً آنکھیں کھول دیں تو آپ کو پارس کا ایک ٹھکاندار آپ نے اس ٹکرے کو پانی میں پھینک دیا۔ سادھو کو یہاں گوار گزار اور بولا کہ تم نے اتنا قیمتی پتھر پانی میں پھینک دیا تم کو اس کی قدر نہیں تھی کہتے لگا کہ میرا پتھر مجھے دے میں آپ کو یہاں سے نہ جانے دوں گا۔ آپ اس کی بات سن کر پانی میں اتار گئے اور کہا کہ اپنا پتھر اٹھا لے اس نے دیکھا کہ وہاں تو ہزاروں پتھر ایسے پڑے ہوئے تھے وہ دیکھ کر حیران ہو گیا۔

آپ نے فرمایا کہ یہ ادب سادھو اللہ کے بندے جس پتھر پر بھی نظر ڈال دیتے ہیں وہی پارس بن جاتا ہے۔ سادھو یہ دیکھ کر مسلمان ہو گیا اور اس کے جتنے چلے تھے وہ بھی مسلمان ہو گئے۔ اللہ والے کی نظر نے ایک سادھو کو کامل بنا دیا۔

ایک دفعہ آپ نے کچھ دیہاتوں کو بھاگتے ہوئے دیکھا اور بھاگنے کا سبب پوچھا تو پتہ چلا کہ یہاں کا حکم بڑا ظالم ہے پورا دیوار ہوئی نہیں اور وہ روپے اٹکتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تمہارے پاس جتنے کدال، تل، کھرے اور لوہے کا سامان ہے لے آؤ سب سامان لیکر آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ آپ نے سارا سامان آگ میں رکھ دیا اور آپ غائب ہو گئے سچ کا انہوں نے دیکھا تو وہ تمام سونا مانجا ہوا تھا۔

اللہ پاک جب فضل و کرم کرنا چاہتا ہے وہ نہیں کرتا۔

حضرت مخدوم علاؤ الدین صابری کلیدیؒ

ایک روز آپ مسجد کی نماز ادا کرنے گئے تو اگلی صبح میں بیٹھ گئے۔ اصرار آتے گئے اور آپ کو وہاں سے ہٹاتے گئے اس طرح آپ اگلی صبح کے ثواب سے محروم ہو گئے جب دو دفعہ اسی طرح ہوا تو آپ کو سب سے لگنا پڑا تو آپ نے حضرت کو باخبر فرماتے مرشد کو لکھا کہ یہ باجرا ہوا ہے۔ آپ کی طرف سے جواب آیا کہ جبکہ تمہاری بھری ہے تمہیں اجازت ہے دودھ پیو یا گوشت کھاؤ آپ پھر ایک دن مسجد میں جمعہ کی نماز پڑھنے کے لئے گئے تو پھر وہی واقعہ پیش آیا اور آپ کو مسجد سے باہر نکال دیا گیا جس وقت خطبہ پڑھا تو آپ نے فرمایا اے

مسجد ما تو اپنا کام ختم کر چکا اور ابھی تک کڑی ہے تو بھی سجدہ کر۔ اتنا کہتے ہی مسجد نیچے آگئی اور تمام لوگ اس کے نیچے دپ گئے اور مسجدوں میں دبا جھکی گئی ایک گھر سے دس دس جتاڑے لٹکتے گئے اور یہ شہر جاہ و بر باد ہو گیا۔ یہ ایسا واقعہ تھا کہ تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔

عالم کا معمول سے پیاروں کیلئے نسخہ حیات دریافت کرنا

عالم اپنے معمول کو تو چھوڑ دے کر پیش کرتا ہے اور اس سے دور دراز کی باتیں اور پوشیدہ راز معلوم کرتا ہے مختلف پیاریوں کیلئے نسخہ حیات دریافت کرتا ہے۔ معمول جو کچھ بتاتا ہے اکثر درست ہوتا ہے اس طرح ایک علاقے کا عالم دوسرے علاقے کے امور سے واقفیت حاصل کر سکتا ہے وہ جس وقت چاہے معمول کو پیش کرے کہ اپنی مرضی کے مطابق ہو چاہے پوچھ سکتا ہے۔

نوٹ: عالم خیروں کے متعلق دریافت کرے تو پیاروں کے متعلق کسی اور سے کام لے اس سے عالم کو کسی قسم کا دھوکہ نہیں ہوتا وہ اعتماد کیا تو معمول کی باتوں پر یقین کرتا ہے عالم کیلئے یہ ضروری ہے کہ جب معمول بیداری کیلئے کہے تو اس کو فوراً بیدار کرے۔

ہدایات امین

میرے ہاتھ میں جو بھی چیز ہے اس کو فوراً دے دیکھتے رہیں پھر آپ یہ محسوس کریں گے کہ ایک بہت بھاری پن آپ کے جسم اور دماغ پر چھایا جا رہا ہے۔ اس بھاری پن کے ساتھ آپ کو آہستہ آہستہ نیند آتی شروع ہو جائے گی۔

اپنے جسم کو بالکل ڈھیلا چھوڑ دیں سانس آہستہ اور گہرے لیں اور میری آواز پر پوری توجہ رکھیں۔

کیا آپ کی ٹانگ بھاری ہوتی جا رہی ہے۔

آپ کے دونوں بازو بہت بھاری ہوتے جا رہے ہیں۔

آپ کی پھلکیں جلدی جلدی کھٹنے اور بند ہونے لگی ہیں۔

آپ کو اپنی آنکھیں کھلی رکھنے میں مشکل پیش آ رہی ہے۔

میرے ساتھ اس چنگلی جڑ پر نظر جمائے رکھیں اب آپ کے کیلئے مشکل ہوتا جا رہا ہے۔

میری آواز پر زیادہ توجہ رکھیں۔

آپ کی آنکھیں اور دماغ حکومات محسوس کر رہے ہیں اب آپ اپنی آنکھیں بند کر کے گہری نیند سونا چاہتے ہیں۔

آپ جیسے ہی آنکھیں بند کریں گے آپ کو نیند آنے لگی گی مگر آپ میری آواز سنتے رہیں گے جب میں اسے تین تک گنتی پوری کر لوں تو آپ کے لئے آنکھوں کو کھولے رکھنا ممکن ہوگا۔ آپ فوراً اپنی آنکھیں بند کریں گے جب میں تین تک گنتی پوری کر لوں گا اور آپ گہری نیند سو جائیں گے۔

۱۔ ذرا غور کر، آپ کا سارا جسم ہماری ہوتا جا رہا ہے اور نیند آ رہی ہے۔

۲۔ ہستہ ہستہ آپ کا سر بہت ہماری ہو کر جھٹکنے لگا ہے آپ کی ہڈیاں جھپکنے لگی ہیں آپ آنکھیں بند کر کے گہری نیند تک نیند میں سو جانا چاہتے ہیں۔

۳۔ اجازت کی آواز میں۔ اپنی آنکھیں بند کریں اور گہری نیند میں سو جائیں خوب گہری نیند آپ کو آنے لگی گی اب آپ سو گئے ہیں اس وقت تک نہیں جائیں گے جب تک میں آپ کو جاگنے کیلئے نہیں کہوں گا اس کے بعد وہ جلد ہی کرسی پر پیچھے کی طرف لڑھکتا جائے گا اور اس کی آنکھیں بند ہو جائیں گی اور وہ گہری نیند سو جائے گا۔

مختلف مشقوں کے کرنے کا ٹائم

ماہرین نے ہر مشق کرنے کا الگ الگ ہنرمقرر کیا ہے آپ جس مشق کو بھی کریں اس کے ٹائم کا خاص خیال رکھیں۔ مشق کا انتخاب آپ نے خود کرنا ہے جو بھی آپ کو آسان معلوم ہو کر لیں۔ مشقوں میں بہت سے طریقے دیئے گئے ہیں مگر آپ نے ایک ہی اپنانا ہے جو آپ کو پسند ہو۔ لیکن یہ بات یاد رہے کہ ہر مشق کرنے کیلئے مستقل حوصلہ ہونی چاہیے۔ بہت اور مستقل حوصلہ سے انسان بہت جلد کامیابی حاصل کر لیتا ہے۔ اگر آپ پہلی کسی بھی مشق میں کامیابی حاصل کر لیتے ہیں تو پھر دوسری مشق شروع کریں اس طرح مسلسل قدم

آگے کی طرف بڑھاتے جائیں ایک دن آپ بھی غلطیوں کو حاصل کر لیں گے۔

جیسا کہ آپ نے پچھلے ایام میں مسریم ٹیلی ویشن اور پنا ٹوم کے بارے میں پڑھ چکے ہیں اب ہم آج کل کران کی مشقوں کے بارے میں طریقے بیان کریں گے جن پر عمل پیرا ہو کر ہر روز شہور انسان ایک اچھا مسریم بن سکتا ہے اور حقوق خدا کی بھلائی کیلئے ایک اعلیٰ درجے کا فریضہ سر انجام دے سکتا ہے۔

میڈم کو میہوش کرنے کی مشق

آپ اس عمل کو کرنے کیلئے ایک بلی کا بچہ لیں اس کو کھلائیں پائیں اور اس سے خوب پیار کریں ایک تہا مکان میں اس کو اپنے مقابل بیٹھا کر اس کے گلے میں دبی ہاتھ رکھ کر اسے ہاتھ دیں اس کے بعد اس کی پیٹھ پانی اور آنکھوں پر نظر جمنا سواڑ کی روز تک اس عمل کو کریں کچھ دنوں کے بعد آپ کی قوت متعاطی بلی کے بچے میں آجائے گی اور وہ تم سے بہت پیار کرنے لگے گا کہ آپ جو بھی اس کو اشارہ کریں گے اس کو وہ سولے گا اور اس پر عمل کرے گا اگر آپ اس کو میہوش کرنا چاہتے ہیں یا ملانا چاہتے ہیں تو اس کے دونوں بازو پکڑ کر اس کی آنکھوں کی پتلیوں پر نظر جمائیں اور دل میں ارادہ کر کے کہیں کہ میں تمہیں خواب عطا فرماتی ہوں میں ڈال رہا ہوں۔ تھوڑی ہی دیر میں اسے نیند آنے لگے گی اور تم اس کو پاس کرنا شروع کر دو تھوڑی دیر بعد وہ گہری نیند سو جائے گا جب آپ کو اس میں کامیابی حاصل ہو جائے گی تو سمجھیں کہ آپ انسان کو بھی بے ہوش کر سکتیں گے۔

میڈم کو ہوش میں لانا

عمل کرنے سے قبل عامل کو چاہیے کہ معمول کو کب سے کتنا قوی دیر تک سوتے رہو گے اور خود ہی جاگ جانا اگر عامل یہ کہنا کسی وجہ سے بھول گیا ہو تو معمول گہری نیند سو گیا ہو تو عامل الٹا پاس کرنا شروع کر دے اور تصور کرے کہ معمول کے جسم سے وہ طاقت نکال رہا ہوں جہاں سے انکسار داخل کی گئی تھی اور اس طرح تھوڑی دیر بعد معمول ہوش میں آجائے گا۔

آئینہ سکندری بنانے کا طریقہ

ایک ٹن کی ڈبیہ بازار سے خرید لیں اس کا ساڑھ 2 انچ قطر کا ہو۔

سنگ عتالیں 1 حصہ، چھوڑا لکھ 1 حصہ، کاہل ضرورت کے مطابق طریقہ پہلے عتالیں کو خوب چیں کر باک صوف کی طرح کر لیں اور چھوڑا لکھ کو آگ پر گرم کر لیں لیکن کسی تانبے پتیل کی کڑا ہی میں گرم کریں جب لاکھ پکھل جائے تو اس میں عتالیں ملا دیں جب اچھی طرح حل ہو جائے تو کاہل ملا دیں اور ڈبیہ میں ڈال کر بھر لیں۔

اپنے گرد حصار کھینچنے کا صحیح طریقہ

جب مخصوص شعبا میں متحرک ہوتی ہیں وہ ہم سے مشابہ ہوتی ہیں اس لئے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم خود ہی ہوا میں اڑ رہے ہیں وہی لکھوں کے سامنے بیٹھا مناظر آتے لگتے ہیں تصویر ہی مناظر دھندلے نظر آتے ہیں جو دھشت سے بھر پور ہوتے ہیں۔ ہمارے کانوں میں آوازیں آتے لگتی ہیں اور یہ اتنی گر جدار ہوتی ہیں کہ ہمارے کانوں کی قوت سماعت متاثر ہوتی ہے غوغا کی شکلیں نظر آنے لگتی ہیں۔ سامنے بچے نظر آتے ہیں۔ انسانی وجود پر لکھنی ظاہری ہو جاتی ہے۔ حالانکہ یہ سب کچھ غریب نظر ہے اس سے ڈرنا نہیں چاہیے بلکہ بھی اس سے بچتے کیلئے اپنے گرد حصار کھینچ لیں تاکہ آپ محفوظ رہ سکیں۔

حصار اس طریقے سے کھینچنا چاہئے کہ اپنے سارے جسم کے گرد شہادت والی انگلی سے بڑا گول دائرہ بنائیں اور دائرہ کے چاروں طرف چار ٹنگریاں رکھ دیں یہ آپ کی دفاعی قوت کا حصار ہے اس دائرہ کو کسی چیز داخل نہ ہوگی۔

اثر بھرنے کی ترکیب

صبح سویرے اٹھیں اور نماز پڑھیں اس کے بعد ایک کمرہ میں بیٹھ جائیں اور اس جام دونوں ہاتھوں کی انگلیوں سے بکرا یک گھنٹہ سنا سنا کر اس کو دیکھتے رہیں دل میں خیال کریں کہ میری عتالیں قوت اس میں بھر رہی ہے اور قوت روشن ضمیری پیدا کر رہی ہے جو اس کو

دیکھتے روشن ضمیری پیدا ہو جائے۔

حالات دریافت کرنے کا طریقہ

پاک صاف جگہ ہونی چاہیے اور کپڑے بھی صاف پاک ہونے چاہئیں خوشبو وغیرہ لکھیں اور پرسکون جگہ پر بیٹھ جائیں اور اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں میں پکڑ لیں مصالحہ پر چٹیلی کا تیل دو چار قطرے پکڑ لیں اپنا منہ جنوب کی طرف کر لیں دل میں خیال کریں کہ عاقب کا راز مجھ کو معلوم ہو جائے ایک ہفتہ کے بعد آپ کو عجیب و غریب منظر دکھائی دیں جب نگارے دکھائی دینے لگیں تو جس جگہ کے حالات دیکھتے ہوں وہاں کا دھیان کریں فوراً وہ جگہ اور حالات سامنے آجائیں گے۔

مسخر کے کہتے ہیں؟

اگر آپ کسی کو مسخر کرنا چاہیں تو اس کے لئے مختلف طریقے نہیں جن کے ذریعے سے مسخر کیا جاسکتا ہے جو کہ درج ذیل ہیں:

- ۱۔ حال کے زبانی احکام کے ذریعے مسخر کیا جاسکتا ہے۔
- ۲۔ خود مسخری جس کے ذریعے سے خود معمول اپنے لاشعور کو مسخر کرنے کا حکم دیتا ہے۔
- ۳۔ ٹنگلی کاغذ کر کھینا

یوں تو اس کے علاوہ اور بھی بیٹھا طریقے موجود ہیں لیکن زیادہ تر زبانی حمایت کا طریقہ لیکن بعض اوقات دوسرے طریقوں کے ساتھ بھی ملا کر کیا جاتا ہے۔ طریقہ تو آپ کو بتائی کہ اپنا کتنے ہیں مگر اس میں سب سے ضروری بات یہ ہے کہ سب سے پہلے اس کی تیار کرنا ضروری ہے۔

مثلاً کمرہ سادہ ہو۔ موٹر پروف ہو۔ آرام دہ کرسی ہو۔ صوف ہو۔ کمرے میں زیادہ روشنی نہ ہو۔

کسی بھی معمول کو چھٹا کرنا کرنے سے پہلے اس کے متعلق تمام معلومات حاصل کرنا ضروری ہے۔

اقدایت چنانہ تا ز اہیت اور نوعیت سے آگاہ کریں۔

خیند سے آگاہ کریں خیند میں لٹنی و جسمانی سکون ملتا ہے۔

شروع شروع میں لوگ ڈرتے ہیں جب وہ چنانہ کو ہوتا دیکھ لیتے ہیں تو ان کا ڈر

دور ہو جاتا ہے۔

معمول کی تیاری

جب معمول تیار ہو جائے تو اس کو گدی والی کرسی پر بٹھا دیں تاہم دروازہ ہونی چاہئیں ایڑیاں فرش پر لگی رہیں۔ اس کے بعد معمول کو کہیں کہ بائیں لٹا کر ہے اگر وہ کہے کہ تیار ہے۔ تو اس کے بعد کرمل بال یا چین لائٹ بھی کوئی چیز اپنے ہاتھ میں چاڑھ کر ستر کئے جانے والے شخص کو آنکھوں میں تقریباً ایک فٹ کے فاصلے پر اور اس کے سر سے تھوڑا سا اوپر کی طرف رکھیں پھر اس کو کہیں کہ اس چیز کی طرف تنگی لگا کر دیکھے اور اپنی نگاہ اس سے ہٹے نہ دے اس پر پوری توجہ رکھے اس کے بعد ذیل کے احکام دے کر اس کو سلائے کی کوشش کریں۔ حکم ہلکی آواز اور بھی زبان سے دیں اس کے بعد تھوڑا انتظار کریں پھر حکم دیں اس کے بعد پھر کہ جائیں اب ذیل کے الفاظ میں اس کو حکم دینا شروع کریں۔

مسخر کو چپک کرنے کا طریقہ

مسخر کو چپک کرنا کہ وہ سو گیا ہے کہ نہیں کیونکہ کئی لوگ عام کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں اور یہ وقت بنانے کی کوشش کرتے ہیں تو ان کو چپک کرنے کیلئے ان ہدایات پر عمل کریں۔

- ☆ اپنی آنکھوں کو بند نہ کریں بلکہ کھلی رکھیں
- ☆ اپنی آنکھوں کے سامنے کسی کی تصویر رکھ لیں
- ☆ آپ تصور کریں کہ ہم اس تصویر سے بات چیت کرنا چاہت ہیں
- ☆ اب پھر یہ تصور کر لیں کہ آپ کے خیالات کی لہریں صاحب تصویر کے ذہن سے ٹکرائی ہیں اس تصور کو دہرے تک جاری رکھیں۔

نوٹ: جب آپ تک جائیں آنکھیں بند کر کے سو جائیں۔

قوت ارادی کا عمل

طریقہ مشق:

ایک بار ایک سوئی لے لیں اس کے درمیان میں ایک دھاگہ دھاگہ بانٹیں دھاگہ کو اس طریقے سے بانٹیں کہ جب سوئی کو اٹھایا جائے تو اس کا وزن برابر رہے جیسے ترازو برابر ہوتا ہے اب ایک کمرہ ہو جس میں بالکل داخل نہ ہو چاروں طرف سے بند ہو اب دیوار کے ساتھ ایک کسل ٹھونک دیں سوئی کو اس کے ساتھ بانٹیں۔

اب سوئی کے مقابلہ دوزانو ہو کر بیٹھ جائیں اور اس طریقے سے سانس لیں کہ سوئی نہ ہلنے پانے اس کے بعد دائیں ہاتھ کی انگلیاں اکٹھی کر کے سوئی کے قریب لے جائیں یا درمیان میں کہ انگلیاں ساتھ نہ لگنے پائیں اب ہاتھ کو آہستہ آہستہ پیچھے کی طرف ہٹاتے جائیں اور دل میں ارادہ کریں کہ سوئی انگلیوں کی طرف کھینچی چلی آ رہی ہے دوزانہ اس مشق کو ایک گھنٹہ کریں۔ ایک ہفتہ مشق کر لینے سے سوئی آپ کے ہاتھ کے ساتھ کھینچی چلی آئے گی اس طرح ہاتھ کو سوئی کی طرف لے جاؤ سوئی پیچھے چلی آئے گی۔

رویائے صادقہ کیا ہے

رویائے صادقہ اصل میں کشف الہام و ہدیان کے ضمیر سے ملے آتے ہیں عالم بیداری میں یہ تجسوسات پیش آتی ہیں اور خیند میں بھی ایسی صورت آجائے تو اس کو رویائے صادقہ بھی کہہ سکتے ہیں۔

جب آپ مستقل بنی کی مشق شروع کریں گے تو آپ کے اندر آہستہ آہستہ یہ صلاحیت پیدا ہوتی چلی جائے گی اور آپ خوابوں اور رویائے صادقہ میں فرق محسوس کر سکیں گے رویائے صادقہ یعنی سچے خواب جو صبح صادق کی طرح وقوع پذیر ہوتے ہیں جن کے ذریعے انسان فیہی امور اور آنکندہ کے اوقات دریافت کر لیتا ہے جنہیں بیداری میں ہرگز حاصل نہیں کر سکتا۔

پاسوں کی قسمیں اور تعریف

پاسوں کی مختلف قسم کی بارہ قسمیں ہیں جو حسب ذیل ہیں:

- ۱۔ طویل پاس
- ۲۔ اُچی پاس
- ۳۔ اُلٹے چھوٹے پاس
- ۴۔ کشی پاس
- ۵۔ داغ پاس
- ۶۔ سیدھے پاس
- ۷۔ اُلٹے طویل پاس
- ۸۔ چھوٹے پاس
- ۹۔ مقامی پاس
- ۱۰۔ فرضی پاس
- ۱۱۔ نزدیکی پاس
- ۱۲۔ کافوری پاس
- طویل پاس:

یہ سرے پاؤں تک کے جاتے ہیں مٹا طبعی اثر پھیلانے یا اخراج فاسد مادہ ہوتا ہے یہ لینے ہوئے انسان پر کئے جاتے ہیں۔

اُلٹے طویل پاس:

یہ غلات پاؤں سے سر تک کے جاتے ہیں ان سے مٹا طبعی اثر خارج کیا جاتا ہے سر پر کم اثر دور کرنے اور مہلک کو ہوش میں لانے کیلئے کئے جاتے ہیں۔

اُچی پاس:

ان میں پیٹھے ہوئے انسان پر عمل کیا جاتا ہے۔

چھوٹے پاس:

یہ پاس کسی خاص عضو حصہ سے لیکر دوسرے عضو حصہ تک کے جائیں ان کو چھوٹے پاس کہتے ہیں۔

اُلٹے چھوٹے پاس:

ان کو پاسوں کو چھوٹے پاسوں کی مخالفت قائل کیا جاتا ہے یعنی جو پاس اوپر کی طرف کسی اعضا سے لیکر دوسرے حصہ تک کے جائیں جس طرح گردن سے سر کی چوٹی تک۔

مقامی پاس:

جو ایک ہی جگہ پر کئے جائیں ان کو مقامی پاس کہتے ہیں۔

کشی پاس:

یہ پاس معمول کو ملانے یا تھراپی وغیرہ وکھلانے کیلئے ہوتے ہیں۔

فرضی پاس:

یہ پاس اس وقت کیا جاتا ہے جب کوئی شخص دور ہو جس جگہ مریض آپ نے دیکھا ہے اس کے پاس تصور کے ذریعے خود چاکر اس کی تصویر پاس کر کے اس کی بیماری کو دور کر سکتے ہیں۔

داغ پاس:

کسی اثر کو دور کرنے روکنے کو کہتے ہیں۔ جس طرح کوئی اپنی اذہال پر وار کو روکنا ہے اسی طرح آپ ہتھیلی کو آگے کر کے اس کو دھکا لگائیں اور فوراً خیال کریں کہ روکنا۔

نزدیکی پاس:

یہ وہ پاس ہیں جو کسی مرض کو دور کرنے میں استعمال ہوتے ہیں انھوں نے ساتھ تین انگلیاں بغیر ہتھیلی کے نصف حصہ کو نہایت آہستگی سے ساتھ مریض کے ماؤف سے چھوٹے ہوئے گذارنا چاہیے نزدیکی پاس کرتے وقت انگوٹھا اور انگلیاں آگزی ہونی اور ذرا نیچے کوٹھکائی ہونی چاہیے۔

سیدھے پاس:

یہ پاس سر سے پاؤں تک کے جاتے ہیں ان کو سیدھے پاس کہتے ہیں یہ معمول پر مسری اثر ڈالنے یا خواب کا اثر ڈالنے کیلئے کئے جاتے ہیں۔

کافوری پاس:

کافوری پاس اس وقت کے جاتے ہیں جب سیدھے پاس کرنے سے معمول کدل پر پڑے جس سے اس لیے مشکل پیش آئے۔

پاس کی مشق کرنے کا طریقہ

ایک کمرے میں ایک کرسی کو رکھ لیں اور خیال کریں کہ اس کرسی پر کوئی شخص بیٹھا ہوا ہے۔ تین فٹ کے فاصلے پر اس خیالی شخص پر خواب عناقطی طاری کرنے کیلئے کرسی کے پاس کھڑے ہو جائیں اور اپنے دونوں ہاتھ پھیلا دیں اور انگلیاں مکلی رکھیں اس شخص کی آنکھوں سے تین انچ فاصلے پر ہیں ہاتھوں کی پشت اوپر اور کبھی اور اپنے دونوں ہاتھ پیروں کی طرف آہستہ آہستہ لائیں اور ہاتھ کھول کر پھر اوپس لائیں مگر یاد رہے اسی راستے پر نہیں بلکہ کرسی کے دونوں پہلوؤں پر پہنچ جائیں یہ ذریعہ پاس ہے۔ ذریعہ پاس میں خند آتی ہے اور اوپر کپکپاس سے معمول جاگتا ہے۔ اس لئے اوپر کا پاس جسم معمول کے سامنے نہیں کرنا چاہیے۔ یہ مشق دس منٹ یا آدھا گھنٹہ تک کرنی چاہیے پاسوں کو آہستہ آہستہ کرتا چاہیے۔

قلیل پاس فی منٹ دس اور طویل پاس فی منٹ پانچ سے زیادہ نہ کریں۔

پاسوں کی ماہیت

پاس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ کسی شخص کو ہم خیال بنانے کیلئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ اپنی قوت عناقطی کو اس کے جسم میں داخل کرے پاس کرنے کے مختلف طریقے ہوتے ہیں مسمریزم ایک بہت وسیع علم ہے مسمریزم پاس بہت طرح کے ہوتے ہیں چند ایک بہت وسیع علم ہے۔ مسمریزم پاس بہت طرح کے ہوتے ہیں۔

۱۔ سماکی پاس:

اس کو کہتے ہیں جو جسم یا معمول کے کپڑوں سے مس کرتے ہوئے کئے جائیں۔

۲۔ ذریعہ پاس:

یہ پاس خواب طاری کرن کیلئے کئے جاتے ہیں اپنے پاسوں کو سر سے شروع کر کے سینے سے پیچے ہوتے ہیں۔ جب مسمریزم تمام جسم میں پھیلتا ہوتا ہے تو سر سے شروع کر کے پیروں تک لا کر کئے جاتے ہیں ان کو ذریعہ پاس یا کپکپاس کہتے ہیں۔

۳۔ بالائی پاس:

یہ مذکور بالا پاسوں کا عکس ہے۔

سینے کے ذریعے ہاتھوں کی پشت زمین کی طرف اٹھلی اٹھلی اوپر کو انگلیاں پھیلی ہوئی رکھ کر دونوں ہاتھ سر تک اٹھائے جاتے ہیں ستر پر جا کر دونوں ہاتھ پیچہ کر کے حرکت کرتے ہوئے پیچلائے جاتے ہیں اس کا مطلب یہ کہ معمول ہوش میں آجائے۔ مسمریزم مشق عناقطی کو انگلیوں کے پاوروں سے خارج کیا جاتا ہے۔ مسمریزم کو پاس کرنے کے وقت کسی چیز کی ضرورت نہیں ہوتی یہ صرف ہاتھ جھماکا کرتے ہیں۔

مشقوں سے ہونے والے مضراثرات

ان مشقوں کے ذریعے ہر انسان یا کمال بن سکتا ہے لیکن جہاں اس کے بہت سے فوائد بھی ہیں وہاں ان کے نقصانات بھی ہیں۔ اگر ان مشقوں کو صحیح طریقہ سے نہ کیا جائے تو مندرجہ ذیل نقصانات ہو سکتے ہیں۔

- ۱۔ دماغی طور: 2۔ اعصابی انتشار
- 3۔ جسمانی امراض 4۔ خون کی کمی
- 5۔ جنسی امراض 6۔ ریشہ وغیرہ
- 7۔ کنشیا

دماغی طور: اس مرض میں انسان کے دماغ میں ایک قسم کا ظفل واقع ہو جاتا ہے جس سے اکثر وہ بھول وغیرہ کے مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے اور بعض اوقات جذب کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

اعصابی انتشار: مختلف دھموں میں مبتلا ہونے کا نام اعصابی انتشار ہے۔

جسمانی امراض: مثلاً جنوں کے خوابی و دماغی خلل وغیرہ۔

خون کی کمی: شعوری مراکز پر زبردست دباؤ سے خون کی کمی کی شکایت پیدا ہو جاتی

ہے۔ انھیں برقان زدہ نظر آتی ہیں۔

رہشہ: یہ عارضہ شعور مطلق کی ممانعت سے پیدا ہوتا ہے جبکوئی اعتدال افکار کی مشقیں کرتا ہے تو اس کی قریبیں شعور سے شعور پر تک پہنچتی ہیں اور غلط ضرب اس میں غلط کا باعث بن کر انسان میں کافی قسم کے عوارض کے علاوہ ریشہ کا باعث بنتی ہیں۔

خاص مشق

ایک گلاس لیں اور اس میں پانی بھر لیں پھر اس گلاس کو داہنے ہاتھ کی انگلیوں پر رکھ لیں اور اس کے بعد اس بازو کو آٹان لیں ایسی صورت میں آپ کا وہ ہاتھ یقیناً کانپ رہا ہوگا لیکن آپ کو اس کچکا ہٹ ریشہ پر قابو پانا ہوگا کیونکہ آپ کے خیالات میں اشتراک پیدا ہوتا ہے اس مشق کو چند سیکنڈ سے شروع کر کے دس منٹ تک پہنچا دیے اس وقت تک آپ اس کچکا ہٹ پر جتنی طور پر قابو پا سکیں گے۔

گلاس پر نظریں جمانے کی مشق

اس گلاس پر نظریں جمانے کی مشق کریں۔ پانی کو غور سے دیکھتے رہیں اور اپنی تمام جتنی دھنسیاتی قوتوں سے کام لیں گلاس پانی کی گردش کو دور کر لیں پانی کی گردش اسی وقت دور ہو سکے گی جب آپ کے ہاتھ کی کچکا ہٹ قسم ہو جائے گی اس کے بعد گلاس والے ہاتھ کو آہستہ سے حرکت دیکر بائیں شانے کی طرف چلیں لیکن اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ پانی میں کوئی گردش پیدا نہ ہو اسی طرح آپ اپنے ہاتھ کو آہستہ آہستہ شانے تک پہنچا دیں آپ کی نظریں مسلسل پانی پر ہی جمی رہیں اس کے بعد اپنے اس ہاتھ کو اسی طرح آہستہ آہستہ واپس لائیں اور اسے عمودی لکیر کی طرح اپنی آنکھوں کے سامنے رکھیں۔ اس مشق کو کرتے وقت خاص خیال رکھیں کہ آپ کی گردن اپنی جگہ قائم رہے وہ گلاس کے ساتھ نہ گھومنے پائے آپ اپنی جلیوں کو آنکھوں میں حرکت دیتے رہیں اس صورت میں آپ کی آنکھیں سخت ممانعت کریں گی لیکن آپ نے اسی ممانعت کو کنٹرول کرنا ہے۔

نزدیک اور دور کی نظر درست کرنے کی مشق

ایک مربع فٹ کا سفید موٹا کاغذ لیں اور اس کو روپے کے برابر گولائی میں سیاہ کر دیں اور اس سیاہی میں ذرا بھر بھی سفیدی نہ رہے اور اس کاغذ کو اپنے بستر والی جگہ کے سامنے والی دیوار پر لگا دیں تاکہ اس کو آسانی سے دیکھ سکو۔ بس اس سیاہ داغ کو غور سے دیکھیں اور سانس تاک سے لیں اور منہ بند رکھیں اور آنکھیں بھی نہ جھپکائیں جتنی دیر آسانی سے یہ مشق ہو کر رہے رہیں۔ اس مشق میں آپ کی آنکھوں سے پانی نکلے گا مگر کوئی اہمیشہ نہ ہے اس مشق سے دور اور نزدیک دونوں نظریں صحیح ہو جاتی ہیں۔

یاد رہے کہ قریب کی چیز دیکھنے والوں کی جودوری چیز شدہ دیکھیں۔ یہی دور کی چیز دیکھنے سے سبک پالیا کرتی ہے اور دور میں لوگوں کے قریب کی دیکھتے وقت جھل جالیا کرتی ہے اس لئے دونوں قسم کے لوگوں کے دیکھنے میں فرق آ جاتا کرتا ہے۔ اس لئے ڈاکٹر جیک جوجز کرتے ہیں جو ان کی پتلی کو پکڑ لے۔

نزدیک کی نظر درست کرنے کی مشق

جس آدمی کو دور کی شے صاف نظر آتی ہو لیکن قریب کی نظر خراب ہو تو سفید کاغذ کے اوپر چنے کی دال برابر لفظ لکھ کر دیوار پر لگا دیں اور بائیں چوٹ کے قاصطے پر سے ٹھکی ہاتھ کر دیکھیں اور ایک نہ جھپکائیں۔ اس مشق کو روزانہ آدھ گھنٹہ کریں ایک ہفتہ کے اندر اندر پتلی سڑنے لگے گی آنکھوں کے بندے ہوئے گولے جس کے ذریعہ روشنی داغ کے اندر جاتی ہے مضبوط ہو جاتی ہے۔ اس مشق کے دوران مرغن غذا کا استعمال کریں۔

سورج پر نظر جمانے کی مشق

سورج پر نظر جمانے کے مشق کے دو وقت ہوتے ہیں ایک صبح سورج طلوع ہونے سے پہلے اور دوسرے شام سورج غروب ہونے کے وقت۔

کھلے میدان میں جا کر آفتاب کو دیکھیں بدن کبہ۔ ہار رکھیں اور نظر بجا کر دیکھیں

ایسا کرنے سے پہلے پہلے دو چار روز آفتاب براہ سیرا متحرک نظر آئے گا آخر کار بالکل ساکن ہوگا۔ اگر عامل چاہے تو چند گراہنی آنکھیں بند کر کے اپنی دونوں ایندلیوں کے درمیان دیکھے اور جو بات دریافت کرنی ہو دریافت کرے وہ روشن خبر بھی ہو سکتا ہے۔

سورج کو ایسے وقت میں نہ دیکھے جب اس کا گیس پانی میں پڑ رہا ہو۔

اس مشق کے دوران حرارت کا اثر ہوتا ہے عامل کو چاہیے کہ اس دوران سردا شیاء کا استعمال کرے۔

اس مشق کا عامل اگر کسی اندھیرے مکان میں ہو یا کسی اندھیری جگہ سے گزر رہا ہو تو اپنے اس عمل سے روشنی کر سکتا ہے۔

دوسرے کا ماضی الضمیر معلوم کر لینا

مشہور بانی الضمیر معلوم کرنے والے مسٹر ایڈوان جیمس کہتے ہیں کہ میں کسی کے خیالات کو بڑھ نہیں سکتا بلکہ جن خیالات کو طبی شکل میں سانس پیدا کر دیتا ہے ان کو دوبارہ ظاہر کر دیتا ہوں۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ جب ہم کوئی بات یاد رکھنا چاہتے ہیں اس کو بار بار خیال کرتے ہیں۔

سبلی یاد کرنے کیلئے اس کو بار بار پڑھنا صرف اس لئے کہ خیال کا مادہ ہوا اثر زبان اور دل میں آئے سے دیر پہلے ہو جائے ورنہ ایک مرتبہ بھی کہنا کافی ہوتی ہے بھولی ہوئی باتوں کو بعض دفعہ ہم یاد کرنے کی کوشش کیا کرتے ہیں ایسا کرنے سے بھولی بات فوراً یاد آ جاتی ہے۔

یورپ کے روشن ضمیروں نے انسانوں کے منہ سے نکل ہوئی باتوں کی مختلف اشکال بنتی دیکھیں حالانکہ وہ ہمیں زبان سے بھی ادا نہ کی تھی مگر اس اور انجی باتوں کو انہوں نے پڑھ کر عوام پر ظاہر کر دیا۔

پہلا قاعدہ:

اگر ماضی الضمیر معلوم کرنے کا خواہش مند باہر مسریم ہے تو وہ اپنے معمول کو حالت خواب میں کر کے اور جس شخص کا ماضی الضمیر معلوم کرنا چاہتا ہے اس کا معمول سے

تعلق پیدا کر کے حالات معلوم کر سکتا ہے لیکن تا وقتیکہ معمول اچھا نہ ہوگا یہ کام نہیں ہو سکتا۔ دوسرا قاعدہ:

دو شخص مقرر وقت پر دو مختلف کمروں میں جہاں کامل تنہائی ہو نہیں سکتی ایک ان میں سے یہ کوشش کرے کہ اس کے دل میں کوئی خیال نہ کرے اور دوسرا کوئی شخص مقرر خیال اپنے تصور میں جگا کوشش کرے کہ دوسرے شخص کے دل میں وہ بات چلی جائے۔ چند منٹ روزمرہ مشق کرتے رہیں اور دونوں شخص لکھتے رہیں کہ پہلے شخص کے دل میں کوئی بات زیادہ آئی تھی اور دوسرے نے جو بات دل میں ڈالنا چاہی تھی وہ کیا تھی۔ دو ہفتے کے بعد تاریخ وار حالات ملانے سے معلوم ہو جائے گا کہ چند یوم کے خیالات دل میں گئے ہیں اس طرح ابتداء میں چھوٹی چھوٹی باتیں سمجھ ہونے لگ جائیں تو دوسرے کے قلب میں ڈالے جاسکتے ہیں۔ تیسرا قاعدہ:

ایک شخص کسی تنہائی میں بیٹھے اور دوسرا شخص کسی کاغذ پر کوئی چھوٹی سی بات لکھ کر اس کی غیبتانی پر لکھنے پہلا شخص اس کے حال کو بغور اس تاریکی میں دیکھنے کی کوشش کرے جو آنکھیں بند کرنے سے پیدا ہوتی ہیں اور جو بات دل میں آئے کہہ دے۔ اس مشق کو پانچ دس مرتبہ کرتے رہے گا یہاں ہونے لگی اور اس طرح روشن ضمیری بھی ہو سکتی ہے۔ اس طرح سے حالات معلوم کر لیتے ہیں کہ کئی کہ مکان کی اینٹ چوڑا وغیرہ دکھا دینے سے اس مکان کی تاریخ شکل بیان کر دیتے ہیں۔ پروفیسر فٹنن نے اپنے لڑکے کے ذریعے تین سو برس پہلے آتش فشاں اٹلی میں دب گیا تھا حال معلوم کر لیا تھا۔

آزاد گوئی

آزاد گوئی یعنی فری سٹیک کا رواج تو ہزاروں سال سے رائج چلا آرہا ہے جو جذبات کی گندگی و مصفا کیلئے استعمال ہوتا چلا آرہا ہے کیوں کہ ہمارے ذہن میں بہت سے خیالات جمع ہیں اور وہ ہمیں ایک جگہ پر متعلق ضمیر سے بے غرض دیتے ان کی وجہ سے ہمارا ذہن منتشر رہتا ہے۔

باہر نفسیات:

ماہر نفسیات نے بعض ایسے طریقے ایجاد کئے ہیں کہ ان کے استعمال کرنے سے ذہن مکمل طور پر پاک و صاف ہو جاتا ہے اور یہی قوت پیدا ہو جاتی ہے۔
ڈاکٹر ڈیف:

ڈاکٹر ڈیف کے مطابق جس طرح ہم اپنے رہنے والے مکان کی صفائی کرتے ہیں جھاڑو دیتے ہیں۔ رنگ روغن کرتے ہیں۔ مکان میں سے گند کی نکل جاتی ہے اور بدبو وغیرہ ختم ہو جاتی ہے۔ تو مکان میں سے خوشبو آتی ہے اور مکان اچھا اور روشن چمکا ہوا نظر آتا ہے۔ اسی طرح اپنے جذبات کا ہر موقع اظہار کرتے رہا کریں و ماضی کی کمزریوں کو ہمیشہ کھلا رکھیں تاکہ گند کی ہوا کا اخراج ہوتا رہے اور باہر کی تازہ ہوا اندر داخل ہوتی ہے۔
حلازمہ خیال:

ایک خیال دوسرے خیال میں جھکڑا ہوا ہے اگر کسی بھی مخصوص یاد کو لا شعور میں سے نکال کر شعور میں لانے کی کوشش کی جائے تو یادوں کے ذخیرے میں مکمل جھج جاتی ہے۔ سالوں پرانی بھولی باتیں شعور کی سطح پر آکر جمع ہو جاتی ہیں اور ان کیساتھ خوشگوار ناخوشگوار واقعات منسلک ہوتے ہیں جن کے ساتھ تلخ تجربات بھی شامل ہوتے ہیں یکدم سامنے آ جاتے ہیں ایسے میں انسان کو بڑی اذیت ہوتی ہے اس کے لئے آزاد حلازمہ خیال کے ذریعے سے عقل نفس کی جاتی ہے۔
آزاد خیال حلازمہ سے مراد ہے کہ پرانی یادوں اور خیالوں جو ایک دوسرے کے ساتھ منسلک ہیں ایک خاص خیال کے ذریعے سے ابھارنا اور محاسبہ کرنا ہوتا ہے۔

آزاد گوئی کی مشق

جب بھی آپ اپنے خیالات کے ہاتھوں یا ذہنی لڑجوں سے ٹک و پریشان ہو جائیں تو آپ ایک تھائی والے کمرے میں چلے جائیں اور کمرہ کو اندر سے بند کر لیں اس کے بعد آپ کے ذہن خیال میں جو کچھ بھی آئے اسے بولتے چلے جائیں مگر آواز نہ نکلیں رہے شروع میں خیالات کی بڑی بھرمار ہوگی لیکن پھر ان میں آہستہ آہستہ کمی ہوتی چلی جائے گی اور آپ بولتے بولتے ٹھک جائیں گے اور آپ کو کمزوری محسوس ہونے لگے گی۔ اس کے



مرجو

ایک کُل میرے والدین پر رحم

بعد آپ کا محسوس ہونے لگا کہ جیسے اشعور کی سطح سے رنگ برنگ کے خیالات کی لہریں شعور کی سطح پر ابھر رہی ہیں ان میں سے آپ کے وہ جذبات غصہ، نفرت، احساسات، جوش خوف وغیرہ کی لاتعداد یادیں ابھر رہی ہیں اور آہستہ آہستہ ان کے اثرات ختم ہوتے چلے جائیں گے آپ کو سکون حاصل ہو جائے گا۔ جب بھی آپ کو یہ صورت پیش آجائے تو اس طریقہ سے اپنی اور ہانگ کر لیں اور زندگی سکون سے گزاریں۔

لفظ اسم اللہ کی مشق

اس مشق کو کرنے کیلئے ایک منیف کاغذ لیں اس پر نیلی یا سبز رنگ کی سیاہی سے اسم اللہ لکھیں اور اس کے چاروں طرف سیاہی بھیر کر سیاہ کر دیں اور پھر اس کاغذ کو کسی دیوار پر تین فٹ کے فاصلے پر لگا دیں۔ جہاں سے باسانی نظر آ سکے۔ رات کو سونے سے پہلے دس منٹ تک اس اسم اللہ کو پوری دہائی کیسوی سے دیکھیں۔ پہلے پہلے تو آپ کے ذہن میں مختلف خیالات آئیں گے اس کے بعد آہستہ آہستہ ختم ہو جائیں گے اور پھر آہستہ آہستہ اس لفظ میں روشنی پیدا ہونے لگے گی چند روزانہ یہ مشق کرنے کے بعد مشق جمانے والی نظر سے یہ اسم مبارک غائب ہو جاتا ہے۔ اس کی جگہ ایک نورانی بالہ بننے لگتا ہے اس کے بعد جس دیوار پر وہ کاغذ چسپاں ہوا ہے وہ اور اسم اللہ میں روشنی نظر آنے سے غائب ہو کر روشنی ہی نظر آنے لگتی ہے اور یہ روشنی آہستہ آہستہ بڑھتے بڑھتے پورے کمرے میں بکھل جاتی ہے اس مشق کو کرنے کیلئے رات دو بجے کا وقت صحیح ہوتا ہے۔

ٹیلی پیتھی ڈاکٹر شویک کے بقول

طرز جنس کی خشتوں کیلئے صبح کا وقت بڑا موزوں ہوتا ہے اس لئے ایسے وقت کا انتخاب کریں کبھی جگہ ہو جہاں پر تازہ آب دھوا ہو۔ مشق کرنے سے پہلے جسم پر ہلکا سا تیل لٹیں نیز تین یا پندرہ کی حالت میں خشتوں کو ہرگز نہ کریں۔

مشق کرنے کا طریقہ

شمال کی طرف رخ کر کے کھڑا ہو جائیں اور اپنی دونوں آنکھیں بند کر لیں پھر دونوں پاؤں کو آپس میں ملا لیں اس کے بعد اپنے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے سے ناک کا دایہا تھا بند کر لیں اور کھلے ہونے تھمتے تازہ ہوا اندر کی طرف کھینچیں اور مسلسل کھینچیں یہاں تک کہ سانس کی آمد بند ہو جائے اس کے بعد اپنے ہاتھ کی چوٹی اٹھی اور چمکی کو ملا کر اس سے بالیاں تھننا اچھی طرح بند کر دیں انگوٹھے سے دایاں تھننا اسی طرح بند رہنے دیں اور اس وقت تک سانس خارج نہ کریں جب تک دم کھٹکا ہوا محسوس نہ ہونے لگے۔ پھر آگوشا ہائیں اور آہستہ آہستہ سانس خارج کرنا شروع کر دیں۔ اس مشق کو روزانہ دس بار کریں آپ کے اندر بہت جلد ایک عجیب قسم کی قوت پیدا ہو جائے گی۔

ٹیلی پیتھیسٹ ڈاکٹر ڈیورج

کے مطابق جیسے جیسے انسان ترقی کرتا جاتا ہے تو سانس کی ہر لہر سے بدن میں کیمیکاہٹ پیدا ہو جاتی ہے سر اور بدن میں بھاری پن آ جاتا ہے اور کون اور پتھوں میں برقی رد آ جاتی ہے بدن سے بالکل سستی اور کامل ختم ہو جاتی ہے۔

1- کان کی مشق:

اس مشق کیلئے ہر سکون جگہ یا کوئی الگ کمرہ ہونا چاہیے اس میں جا کر کھڑی یا بیٹھ کر بیٹھ جائیں اور اپنا منہ شمال کی جانب رکھیں اور آنکھیں بند کر لیں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھیں جسم کو بالکل ڈھیلا چھوڑ دیں ہر اپنے تمام خیالات کو کانوں تک مرکوز کریں آپ کو اس وقت ایسا محسوس ہونے لگے گا کہ آپ کے کانوں میں آوازیں آرہی ہیں آپنی ساری دہائی توجہ سننے کی طرف ہی ہو جیسے آپ کا ناکات کی ساری آوازیں سننے کی کوشش کر رہے ہیں۔ شروع شروع میں کانوں میں ہلکی ہلکی سیٹیاں بھینگی پھر ان بیٹیوں کی آوازیں سننے ہونے لگیں گی جب ان بیٹیوں کے ساتھ ہواؤں کی آوازیں بھی گونجنے لگیں گی تو یہ خیال کریں کہ اب وہ آوازیں آہستہ آہستہ صاف ہو رہی ہیں کچھ دیر بعد ان آوازوں کو بخوبی سمجھ سکیں گے۔ جب آپ کو آوازیں صاف سنائی دینے لگیں تو سمجھ لیں آپ ان آوازوں کے مفہوم کو سمجھ رہے

ہیں۔ دماغ پر بوجھ نہ ڈالیں اور نہ ہی کسی کو تھلاتے پھریں۔
اس مشق کو بائیں ہاتھوں تک مسلسل جاری رکھیں۔ جبکہ آپ کو دوسرے تیسرے
ہاتھ میں کسی کامیابی شروع ہو جائے گی۔ لیکن آپ مقررہ مدت کو پوری کریں۔

2۔ البصیری مشق:

یہ مشق مشاہدہ حاصل کرنے کیلئے بہت ضروری ہوتی ہے۔

طریقہ مشق:

کسی کرسی یا صوفہ جو کہ بہت آرام دہ ہو اس پر بیٹھ کر کرگرون اور پشت کو سیدھ
میں ملا کر آنکھوں کو ناک کی چوٹی پر گاڑ دیں اور ناک کی چوٹی پر نظر یں جمائیں یہ تصور کریں
کہ ناک کی چوٹی سے روشنی نکل رہی ہے لیکن یہ مشق شروع میں ذرا مشکل معلوم ہوتی ہے
کیونکہ یہ نظروں کو کھٹکا دیتی ہے اس مشق کو کرنے کے لئے انتہائی تجربہ کار استاد کی نگرانی میں
ہی کرنی چاہیے جب یہ بہتر نتائج برآمد ہو سکتے ہیں اس مشق کو پہلے پہلے دس سیکنڈ تک کریں
پھر آہستہ آہستہ بڑھاتے ہوئے پچاس تیس منٹ تک لے جائیں۔

مشق کرنے کے بعد آنکھوں کو ڈھیلے اور پتوں جو کہ تھک گئے ہوں گے ان کو
آرام دینے کیلئے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور دھنی آنکھ کی پتلی کو نیچے آنکھ کی پتلی کو پہلے
دائیں طرف موڑیں اور نیچے گھما لیں اس کے بعد بائیں آنکھ کی پتلی کو پہلے دائیں طرف
اور پھر بائیں طرف موڑیں اور آنکھ کی پتلی کو اوپر نیچے گردش دیں اس عمل کو چند سیکنڈ تک
جاری رکھیں اس سے آپ کی آنکھوں کو کسی جسم کی کوئی تکلیف نہ ہوگی۔

تصورات کیلئے مشق کرنے کا طریقہ

جب آپ سوئے لگیں تو چار پائی کا سر بازہ شمال کی طرف کر لیں اور آنکھیں بند
کر لیں اور چیز کا تصور کرو اس کا رنگ کھل لہائی چڑائی حتیٰ کہ سب کچھ آنکھوں کے سامنے
لانے کی بھرپور کوشش کریں اور یہ خیال کرتے ہوئے سو جائیں۔ یہ مشق ایک ہفتہ سے
سات ہفتہ تک کریں۔ شروع میں چیز دھندلی نظر آئے گی اس کے بعد بالکل صاف نظر آنے

لگی گی اس کے بعد جب بھی تصور کریں گے آپ کو بالکل صاف نظر آئے گی۔

جب مشق مکمل ہو جائے تو احرار کے وقت چٹ لیٹ کر اپنے ہاتھ میں چھڑی
لے لیں اب اس کی چھڑ کا تصور کریں جس کو چھڑی مارنے سے آواز آئے جب وہ چیز سامنے
آجائے اور آپ کو یقین ہو جائے کہ وہ چیز آپ کے سامنے ہے تو چھڑی اس کو ماریں تو
کانوں میں زوردار آواز سنائی دے گی پس اس وقت آپ خوش ہو جائے گیں کہ یہ تصور پکا
ہو گیا ہے۔

بی کے کی صلاحیت کیلئے مشق

اس مشق کو شروع کرنے سے پہلے آپ کو آگاہ کیے دیتے ہیں کہ بعض اوقات
لاشعور آپ کو اس مقصد سے باز رکھنے کے لئے عجیب قسم کی حسیں کرتا ہے اور ڈراتا ہے آپ
اپنے دل کو مضبوط رکھیں تو آپ کامیاب ہو جائے گے۔

ایک کرہ تہائی والا ہوا اس میں مکمل اندھیرا کریں۔

شعشعے کا ایک گلاس لیں اور پانی سے بھر لیں اور ایک چائے والی پرچ لیں ایک
شرعت پینے والا اسٹرا لٹکر سر کے دھوئیں کو گلاس میں آہستہ آہستہ ڈالیں۔ جب دھواں
گلاس کی تہہ میں چلا جائے تو اس کو چائے کی خالی رکالی سے ڈھک دیں۔ اب آپ کو اعجاز
ہو جائے گا کہ دھواں گلاس کی تہہ میں تھوڑی دیر تک بجا رہے گا اب ذہن کو پوری توجہ کے
سات دھوئیں پر لگا دیں اور توجہ کے ساتھ دھوئیں کو اپنی ذاتی قوت سے اپنی مرضی کے مطابق
حرکت دینا شروع کر دیں اور اپنی قوت کو بڑھاتے ہوئے دھوئیں کو کبھی گلاس کے
درمیان اور کبھی سطح پر لانے کی کوشش کریں یہ کوشش آپ کی کامیاب ہوگی اور گلاس میں
دھواں آپ کی مرضی کے مطابق حرکت کرنے لگ جائے گا۔

روشن ضمیری کیلئے مشق

روشن ضمیری کی مشق کا طریقہ یہ ہے کہ ایک بڑا آئینہ لیں۔ جس میں آپ کا سارا
جسم نظر آئے اس میں دیکھنا شروع کر دیں کہ کسی بائیں آنکھ کی پتلی کو نظر کا مرکز بنائیں اور

یکسوئی قلب کے ساتھ توجہ کریں کہ تہاری مقناطیسی آنکھوں سے کلک ٹکس چکی کے ذریعے سے اس کے دل و دماغ پر اثر کر رہی ہے اور وہ ابھی ابھی بے ہوش ہوا ہے۔ ہر روز آدھا گھنٹہ مشق کر لیں دس پندرہ دنوں میں آپ روشن ضمیری کی حالت میں پہنچ سکتے ہیں۔ اس عمل کیلئے تہائی بہت ضروری ہے۔ ایک کروہ الگ ہوتا چاہیے۔

خود اٹک: سردی اشیاء ممکنہ طور پر زیادہ استعمال کرنی چاہئیں۔ اس لئے کہ گرمی خشک میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

پوہیغ: نشا آور چیزوں کا استعمال نہ کریں۔ ترش اشیاء اور گوشت سے بھی پرہیز کریں۔ جب آپ اس عمل میں کامیابی حاصل کر لیں گے تو روشن ضمیری ہو جائے گی اور تمام مشقیں آپ کے لئے آسان ہو جائیں گی اور آپ دنیا کے ہر کام میں کامیابی حاصل کر سکیں گے۔

یکسوئی

ذہن کو ایک جگہ پر رہی رکھنے کیلئے آپ دن بھر لوگوں سے ملاقات کرتے رہیں اور جن لوگوں سے آپ نہیں ان کے چہرے غور سے دیکھیں اور ان کی ساری خصوصیات کو ذہن نشین کر لیں اور لیٹے وقت ان لوگوں کے نام اور چہرے یاد کرنے کی کوشش کریں۔ اکیلے اکیلے آدی کا نام دہرائیں اور اس کے چہرے کا تصور کریں اگر آپ اس مشق کو کر لیں گے تو آپ کی یادداشت بہت اچھی ہو جائے گی اب سالوں بعد بھی ایسے شخص کا نام اور چہرہ یاد رکھ سکیں گے جن سے آپ کی ملاقات ہوئی ہے اس مشق کو آپ روزانہ کریں آپ کی عمل کی ابتدا اس یقین کے ساتھ کرنا ہوگی کہ آپ میں صلاحیت موجود ہے اور میں اس کام کو ہر ممکن کر سکوں گا اور اس کے بعد لیٹے وقت اپنا ذہن ماضی اور مستقبل میں لے جائیں جن سے آپ کی ملاقات ہوئی رہی ہیں آپ اپنے ذہن میں ماضی اور مستقبل کا ٹکس ابھرنے دیں آپ کو صاف اور خشک نظر آنے لگ جائے گا۔

یکسوئی قلب کی مشق کرنے کا طریقہ

ایک کروہ الگ ہونا چاہیے اور وہ بالکل صاف تھوہاس میں زیادہ تیز دائروں میں نہ ہو۔ کرے سے میں صوفہ، پلنگ یا آرام دہ کرسی ہونی چاہیے۔ اس پر آرام سے بیٹھ جائیں اور اپنے جسم کے تمام عضلات کو ڈھلا چھوڑ دیں اب آپ کے جسم دل و دماغ کو مکمل آرام سکون ہے کرشل کے مین بچ میں جو سفید نقطہ نظر آتا ہے اس کو اپنی نظر کا مرکز بنالیں اور آنکھیں نہ جھنجھکیں ایک منٹ سے چار منٹ کے اندر انداز پر خود کی سی طاری ہونے لگی گویا تہارا دماغ بے خبری کو قبول کر رہا ہے اور اسی حالت میں بار بار یہ فقرے دہرائیں۔

میری قوت بہت زور والی ہے۔

میں جسم مقناطیسی ہوں

میں کامیابی حاصل کروں گا۔

میں جسم دانا ہوں۔

میری ذات سے وابستہ ہے۔

میں جسم دلیر ہوں۔

مجھ میں مقناطیسی قوت بہت ہے۔

میں مرتاپا خوشی ہوں۔

کم از کم روزانہ اس مشق کو آدھا گھنٹہ کریں اس میں تہارا قوت میں صحت میں نورانی خوشی میں اضافہ ہوگا۔ اب آپ پھر اپنی آنکھیں بند کر لیں اور پھر ایک بار وہی الفاظ دہرائیں۔ ہر روز رات کو سونے سے پہلے بسز پر لیٹ کر یا بیٹھ کر کرشل کی مشق کریں اور یہ الفاظ دہرائیں اور گہری نیند آجائے صبح آپ انھیں کے تو اپنے آپ میں نمایاں تبدیلی محسوس کریں گے۔

آپ کا دماغ نورانی شعاعوں سے منور ہونے لگے گا۔ دوسرا روحانی سروں سے لبریز ہو جائے گا۔ جب آپ کرشل کے عامل بن جائیں گے تو تہاری آنکھوں میں غیر معمولی مقناطیسی قوت پیدا ہو جائے گی پھر جس شخص پر نظر ڈالوگا آپ کا رویہ ہو جائے گا۔

سورج کی مشق کا طریقہ

اپنی آنکھوں کو بند کر لیں اور اپنے دل میں جہانگیر اس سے جو شرف پر سرخ یا سیاہ کپڑا ڈال لیں اور اپنی پوری قوت سورج کے دیکھنے کے تصور میں لگا دیں کہ مجھے سورج نظر آئے گا۔

نوٹ: اگر آپ کی آنکھوں کو تکلیف ہونے لگے یا کپڑے کی وجہ سے دم گھٹنے لگے تو منہ سے کپڑا اتار دیں اور آنکھیں کھول دیں اور آرام کر لیں پھر دوبارہ مشق شروع کریں شروع شروع میں یہ مشق پندرہ منٹ کریں۔ اس طرح مشق 45 منٹ تک کریں مشق کے بعد پہلے آپ کو سیاہ رنگ کے چھوٹے چھوٹے دھبے دکھائی دیں گے پھر آہستہ آہستہ سیاہی روشنی میں تبدیل ہو جائے گی تو ہڈیوں کے بعد ایسی روشنی نظر آنے لگی جیسا کہ سورج نکلنے کے وقت ہوتی ہے پہلے یہ روشنی کچھ دیر نظر آئے گی پھر اندھیرا ہو جائے گا لیکن یہ مشق کرنے سے روشنی ساکن ہو جائے گی۔ جب آپ تھک جائیں زیادہ دیر روشنی برداشت نہ کر سکیں تو منہ پر سے کپڑا ہٹا کر آنکھیں کھول دیں اور منہ ہاتھ دھو لیں اور دودھ پی کر سو جائیں اس مشق کو کرنے کے بعد جائیں نہ اور نہ ہی کسی سے بات چیت کریں کیونکہ یہ کرنے سے آنکھ کی مشق میں رکاوٹ پیش آ سکتی ہے۔

آنکھوں کی روشنی تیز ہو جاتی ہے دل کو سرد آتا محض تیز ہو جاتی ہے اور دنیا کے حالات کو جاننے کے قابل ہو جاتی ہے۔

نوٹ: اس مشق کو رات کرنا چاہیے نہ بھر ا ہوا نہ ہوا اور نہ ہی خالی ہو کر سے میں روشنی بائیں نہ ہو۔ بھوک دیکھا بھی نہ ہو تو پھر یہ مشق کریں۔

عکس را بطی کی مشق

آپ تہائی کر لیں اور اس میں کوئی اور داخل نہ ہو اور نہ ہی کسی جسم کا شور وغل ہو۔ ایک تصویر چاہے کسی پرندے کی ہو۔ اس تصویر کو اپنے سامنے رکھیں اور پوری قوت توجہ سے ایک تصویر کر دیکھنا شروع کریں۔ احتیاط یہ ہے کہ اپنی نظر کو اندھیرا نہ کریں اور نہ ہی

کسی اور کا سوائے پرندے کے اپنے ذہن میں تصور لائیں جب آپ کو محسوس ہو جائے کہ آپ اس تصویر میں مکمل طور پر نمودار ہو گئے ہیں تو اپنی آنکھیں بند کر لیں اور تصویر کو ذہن میں مکمل طور پر رکھیں اور اس کو اپنے ذہن میں پھیلا لیں جب تصویر سارے ذہن میں مکمل طور پر سما جائے تو اس کو دوسرے کمرے میں جو پہلے سے پہلے ہوا محسوس ہے اس کے پردہ ذہن پر منتقل کریں معمول فوراً اس تصویر کو محسوس کرے گا۔

نوٹ: اس مشق میں بہت زیادہ یکسوئی اور تکان توجہ سے کام لینا پڑتا ہے۔

آنکھوں کی مشق کا طریقہ

ایک بڑا آئینہ لے لیں اس کے سامنے بالکل سیدھے کھڑے ہو جائیں اور اس میں دیکھنا شروع کر دیں کسی کی ہاتھیں آنکھ کی کو نظر کا مرکز بنائیں ایک منٹ تک بلا آنکھ ہٹائیں اس کو دیکھتے رہیں اگر زیادہ دیر بھی دیکھ سکتے دیکھو۔ اس طرح روزانہ اپنی مشق کا وقت بڑھاتے جائیں۔ یہاں تک اس مشق کو آدھا گھنٹہ تک کرو آپ کی آنکھ تھک جائے گی آنکھوں سے پانی جاری ہو جائے گا تو آپ آنکھوں کو کھٹنے سے پانی سے دھو لیں۔

مشق کے دوران یہ بدیہ ذہن خیالات ہمارا ہر بار دہرائیں۔

کوئی بھی چیز میرے حلقہ اثر سے باہر نہیں ہے۔

میری آنکھیں سناٹا ہی ہو جائے گی اور مخاطب میرا مطیع ہو جائے گا۔

میری قوت متناہی ہی زبردست ہو رہی ہے۔

اگر آپ ہندو منٹ تک یا زیادہ دیر تک کسی چیز کی طرف بغیر آنکھ دھپکے دیکھ سکو خود کریں جب تک اس میں کامیابی نہ ہو۔

شمع جینی کی مشق کرنے کا طریقہ

ایک موم چم لیں اور اس کو روشن کریں اور اس کے دو دفٹ کے فاصلے پر اسی پانی بار کر دو زانو ہو کر بیٹھ جائیں اس مشق کی کو کوئی یکسوئی کے ساتھ دیکھنا شروع کریں اپنی آنکھیں نہ جھپکائیں کچھ دیر کے بعد آپ کو محسوس ہوگا کہ نیلے رنگ کی رنگ برنگی روشنی نظر آنے

گئی کہ جو آپ کو پہلے نظر نہیں آ رہی تھی اس کا پلہ بڑھتا جا رہا ہے اور خیالات کا حجم کم ہوتا جا رہا ہے یہ محسوس کرنے کی کوشش کریں کہ یہ روشنی آپ کی پیشانی کے اندر چل رہی ہے۔ آپ کو کچھ کرانی بھی محسوس ہوگی بالآخر آپ کو شعاع کی لکوں میں سے شہ نظر آنے لگے گی کوئی ڈرامائی چیز بھی نظر آسکتی ہے مگر آپ مضبوط ارادے کا ساتھ دیکھتے رہیں۔ چند ہفتوں کی مشق کرنے سے ایک کے اندر مکمل وقتی یکسوئی پیدا ہو جائے گی اور آپ کی توجہ جس قوت پیدا ہو جائے گی اور اس خوف سے آپ طرح طرح کے کام لے سکتے ہیں اس رنگ برنگی روشنی سے آپ کا دماغ منور اور روشن ہو جائے گا ایسا محسوس ہوگا کھینچے نورانی نور بکھرا ہوا وہ آپ تیری تیری آنکھ سے رہے ہیں۔ اس مشق میں آپ کو اپنے جسم کو ڈھیلا چھوڑنا ہوگا آپ اپنی آنکھیں کھولیں گے تو آپ کو خانہ کے نظر آئیں گے ان کو واضح کرنے کی کوشش کریں تاکہ آپ پہچان سکیں۔

اس مشق میں یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آپ ٹپکی بار کا میاب نہ ہوں لیکن کوشش کرنے سے آپ دوسری مرتبہ کا میاب ہو سکتے ہیں آپ میں تمام مناظر دیکھنے اور برقرار رکھنے کی صلاحیت پیدا ہو جائے گی۔ پھر آپ دو روزانہ سے چھ دنوں کا آسانی دیکھ سکیں گے۔

ڈاکٹر ہیوڈ ہیلے کی مشق

جب بھی آپ کے گھر کے باہر دروازے پر لگی انٹی کھنٹی بجے یا ٹیلی فون کی کھنٹی بجے آپ فوری طور پر ندی دروازے والی کھنٹی بجے پر دروازہ کھولیں اور ندی ٹیلی فون کا ریسور اٹھائیں۔ ایک لمحہ کے لئے رک جائیں فون کرنے والے یا دروازہ کھٹکھٹانے والے کا تصور کریں کہ یہ کون ہو سکتا ہے۔ قوت ادراک کے ذریعے سے اس کا کس اپنے ذہن میں پیدا کریں کہ فون کس نے کیا۔ کھنٹی کس نے بجائی ہوگی یہ کون ہو سکتا ہے کس کا فون ہو سکتا ہے ان پر غور کریں۔ لیکن ڈرامہ نہ لگائیں پھر اپنے ذہن کے فیصلے کے مطابق ریسور اٹھائیں اور تصدیق کر لیں یا دروازہ کھول کر دیکھ لیں کون ہے۔ ایسے تجربے جات کرنے سے آپ کو محسوس ہوگا کہ دنیا کچھ بھر ہو رہی ہیں۔ بعض لوگوں کے اعزاز سے شروع سے ہی بہت اچھے ہوتے ہیں ان میں صلاحیت عام لوگوں سے زیادہ ہوتی ہے۔

جاننے کوشش

کہ یہ فون مرد کا ہے یا عورت نے کیا ہے؟ اس کے لئے بھی یہی طریقہ استعمال کریں اور فیصلہ کریں کہ کس حد تک صحیح ہے یا غلط ہے۔

ٹیلی فون کا مقصد

اب ہم یہ جاننے کی کوشش کریں گے کہ ٹیلی فون کرنے والے کا مقصد کیا تھا اس کے لئے بھی وہی طریقہ استعمال کریں گے اور پھر اپنے فیصلے کے بعد اس کی تصدیق کریں گے۔

کچھ دنوں کے بعد آپ فون کرنے والے کا تصور اس کی شخصیت فون کرنے والے کا مقصد معلوم کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے اس سے ٹیلی فون کی صلاحیت میں بے پناہ اضافہ ہو جاتا ہے۔

تین مشقیں

عالم کیلئے ضروری ہے کہ جب یہ مشق شروع کریں تو ایک ایسا کرہ ہو جو بالکل تنہا ہو اس میں کوئی خور و خول نہ ہو۔ فرض یہ پابقی مار کر اس طرح بیٹھ جائیں کہ اس کا سر سیدھا رہے اور کرے میں بالکل غم نہ ہو۔ اپنے اوپر اپنی آنکھیں بند کر اللہ پاک کا تصور دل میں باغی کرہ اللہ پاک دیکھنا کر رہا ہے اور اس سے لطف اندوز ہو رہا ہے جب تصور باغیہ کچھ تو سیدھے نتھنے سے اندر کو ایک گہری سانس لے جو ایک سیکنڈ میں ختم ہو جائے اور جسم کے اندر ایک سیکنڈ تک روکے اس کے بعد اگلے نتھنے سے خارج کرے کہ پھر بسے ایک سیکنڈ میں خارج ہو جائے جب ایک بار سانس لے اور اس کو خارج کر دے تو پھر دوسری اگلے نتھنے سے لے اور سیدھے نتھنے سے خارج کرے اور اس طرح سے ایک سیکنڈ میں خارج کرے اور اس طریقہ سے ایک ایک کر کے چودہ سانس سیدھے خارج کریں اس مشق کو تین دن تک کریں اور ہر روز دن میں تین بار کریں لیکن اس مشق کو پینٹ بھرے ہوئے نہ کریں۔

جب عالم ایک سیکنڈ سانس والی مشق کرے تو اس کے بعد تین سیکنڈ سانس والی

مشق شروع کریں اسی طریقہ سے کریں۔
جب تین سیکڑی کی مشق بھی پوری کریں تو پانچ سیکڑی کی مشق تین دن تک اسی طریقہ سے کریں۔ تین دن اور دو دن میں تین بار یعنی چھ دو پہر شام کم کریں اس کے بعد اس مشق کو ایک لہجہ تک کریں۔

اس مشق میں کسی جامعہ مارنے کا تصور یا عہد ضروری ہے۔

قائم نظری کی مشق

ماہرین کا خیال ہے کہ اوراک ہمارے حواس کی تربیت کیلئے قائم نظری کی مشق بہت ضروری ہوتی ہے حالانکہ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی دوسری مشقیں ہیں جن سے قائمہ حاصل ہو سکتا ہے۔ قائم نظری کی مشق کرنے کیلئے تین یا چار قبائل بلور جیتی ہے لیکن یہ مشقیں اب پرانی ہو چکی ہیں اب ماہرین نے اب نئی مشقیں ایجاد کر لیں ہیں انہیں مشقوں کی مدد سے قائم نظری کی بھی ادنیٰ ہی مشق ہو جاتی ہے۔ جتنی کی مشق تین یا بلوں تین میں ہوتی ہے قائم نظری کی تربیت کیلئے تین یا بلوں کی مشق لازمی ہے۔

مشق کرنے کا طریقہ

تین کو روٹن کر کے تین یا پانچ منٹ کے قسط پر رکھیں اس کے بعد ہر ایک کی کتول ہتھک کے اعداد میں بیٹھ جائیں اور مشق کو دیکھنا شروع کر دیں آنکھوں پر بالکل بوجھ نہ ڈالیں جب آنکھیں تنگ جائیں تو آنکھیں جھپک لیں اس کے بعد مدح کی کوئی حرکت کا مشاہدہ ضرور کر دیں۔

مشق کے قسط میں سے پیدا ہونے والے مختلف رنگوں کا مشاہدہ کریں اور ان رنگوں کو اس طریقے سے دیکھیں کہ ہر رنگ ذہن نشین ہو جائیں اور پھر آہستہ آہستہ آنکھوں کو بند کر لیں اور دو دن یا تین دن آنکھوں پر رکھ لیں لیکن مشق کی کوکڑہن میں رکھیں۔ مشق کی کو اور رنگوں میں تبدیلی کا مشاہدہ تیس سیکڑی تک کریں اگر اس دوران مشق کی تصویر سے غائب ہو جائے تو قوت ارادی کو استہوا کرتے ہوئے اس تصویر کو واپس لائیں۔ آپ کے ذہن میں

اس کا تصور دہندہ لاہونے گئے تو اس کو کھورنا بند کر دیں اس کے بعد آنکھوں سے ہاتھ ہٹا کر آنکھوں پر رکھ لیں اور آنکھیں کھول دیں آپ اس مشق کو دہرا بھی سکتے ہیں شروع کی کو بند آنکھیں کے بغیر آپ کے ذہن میں قائم اور روشن رہے گی اور آپ کو کوئی کیسوی محسوس ہوگی۔

ٹیلی پیتھی کی مشق نمبر 1

بستر پر بالکل سیدھے چت لیٹ جائیں اور اپنے ہاتھوں کو اس طرح پھیلا دیں جیسے کسی مرد کے ہاتھ گھٹنوں تک پھیلا دیے جائیں۔

دونوں ہاتھوں کے بیچوں کو بھی برابر جوڑ کر رکھیں کہ گھٹنے آپس میں ملے رہیں اور سر کے نیچے رکھیں اور پوری طاقت سے سانس لیں اور سانس کو پینے میں روک لیں سانس کو روکتے ہوئے اپنے حذر کو کسی سہارے کے بغیر کر کے نزدیک سے اس طرح سے آہستہ آہستہ اوپر کواٹھائیں کہ آپ کا سر پشت کی جانب جھکا رہے اور ہر گھڑی حالت میں اٹھ کر بیٹھ جائیں۔

نوٹ: اس مشق سے آپ کی پٹلیوں اور پٹوں میں درد نکالنا ہوگی مگر آپ پرواہ نہ کریں اس کو برداشت کریں آہستہ آہستہ آپ بے زحمت باکھس گئے ہوں گے۔

ٹیلی پیتھی کی مشق نمبر 2

ایک گلاس شیشے کا لیٹکس کو اپنے دائیں ہاتھ کی انگلیوں پر رکھیں برائے ہاتھ کو کھما کر آہستہ آہستہ پیچھے کی طرف لے جائیں لیکن یہ بات نہ بولیں کہ آپ کی گردن اپنی جگہ سے نہ ہلے اور بالکل سیدھی رہے اپنی نظروں کو پانی والے گلاس پر جمائے رکھیں کہ گلاس کا پانی نہ ہلے اور اپنے ہاتھ کو قدر پیچھے لے جاسکتے ہیں لے جائیں۔ اور پھر ہاتھ کو اپنی جگہ آہستہ سے احتیاط سے ساتھ واپس لائیں اور اپنے ہاتھ کو قدر پانی والے سیکڑی سیدھا اور سامنے رکھیں پھر آہستہ آہستہ دائیں طرف اور پھر بائیں طرف اپنا ہاتھ کھمانا شروع کر دیں اس مشق کو ایک گھنٹہ تک کریں۔

حاصل باطنی کو بیدار کرنے کیلئے تڑپ اور تحریک بہت ضروری ہے اس کے بغیر پوری طرح دفاع نہیں ہو سکتا۔

معمول کو سسلانے میں ڈاکٹر ڈار کا طریقہ

ڈاکٹر صاحب معمول کو ایک کرسی پر بٹھا دیتے تھے اور اس کو دونوں ہاتھوں کو اپنے بائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے تھے اور اپنا دایاں ہاتھ معمول کی پیشانی پر رکھ دیتے تھے اور خود معمول کی طرف ٹنگی کیا باعث تھے اور اس کو بھی اپنی طرف ٹنگی کر دیتا تھا۔ تھے اور جب ان پر نیند کا غلبہ طاری ہونے لگتا تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اس کے سر کے اوپر رکھ دیتے اور ان کو پیٹھ کے ساتھ لٹا دیتے اور بازوؤں اور ہاتھ کی انگلیوں تک مس کرتے ہوئے لائے تھے اور پھر ہٹا کر جھٹک دیتے تھے۔ اس کے ہاتھوں کو بدستور اوپر لے جاتے اور انگلیوں تک لاکر جھٹک دیتے اس طرح سے معمول سو جاتا ہے۔

وہ جس معمول کو سسلانا چاہتے تھے اس کے ایک ہاتھ کی پھٹی کے اوپر اپنے بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کو دبا کر رکھ دیتے تھے اور پھر معمول کی طرف ٹنگی کیا بعد کر دیکھتے تھے اور ساتھ ہی اس سے بھی اپنی طرف اپنے دوسرے ہاتھ کی دو انگلیوں کو کھرا کر کے معمول کی آنکھوں کے پاس لے جاتے تھے اور کوئی نصف انچ کے فاصلہ پر آنکھوں کے سامنے انگلیوں سے پکڑا دیتے تھے اس طرح بھی اس قدر مدد و منت میں ماسٹر ہو کر سو جاتا تھا۔

معمول کو سسلانے میں ڈاکٹر بریڈ کا طریقہ

مسکرسٹوں کے معمول کو ماسٹر کرنے اور خواب طاری کرنے کی قوت کو مختلف طریقوں سے استعمال کرتے ہیں ہر مسکرسٹ اپنا ایک خاص عمل جو یہ کر لیتا ہے جس میں اس کو آسانی ہوتی ہے یہاں ہم چند مسکرسٹوں کے عمل کا ذکر درج کر رہے ہیں۔ جو مشائسن کے لئے بہت مددگار ثابت ہوئے گئے۔

یہ ڈاکٹر صاحب مشہور پینٹسٹ سمجھے جاتے ہیں وہ اپنے طریقوں سے معمول کو سسلانے کے لئے بہت مہر و ہوشیاور ہوتے ہیں تو آئیے ان کے طریقے عمل کو دیکھتے ہیں کہ وہ معمول کو

کس طرح گہری نیند سلا دیتے تھے۔

ڈاکٹر صاحب جس معمول کو ماسٹر کرنا چاہتے تھے ایک کرسی پر بیٹھا تھے اور ایک چھوٹا سا آئینہ معمول کی آنکھوں کے سامنے اس قدر باندھ دیتے تھے کہ اس کی طرف سے معمول کی نگاہوں پر بار بار پڑتا تھا اور معمول سے اس کی طرف غور سے دیکھا کرتے تھے اور کہتے کہ میری طرف غور سے دیکھا اور خود اپنی نگاہیں اور اس کی نگاہوں سے ملا دیتے ہیں اور پھر پانچ منٹ دیکھنے کے بعد اپنے ہاتھ کی دو انگلیاں اس کی آنکھیں کی طرف کوکڑی کر دیتے تھے اس سے اس کی آنکھیں بند ہوتی تھیں تو پھر اس سے اس کے شی کی طرف ٹنگی کر دیتا تھا اور وہی عمل کر دیتے جو پہلے کروایا تھا اور معمول کو نیند آ جاتی تھی۔

گھڑے کو متحرک کرنے کی مشق

ایک طبعہ کر وہ جس میں شروع میں نہ ہو اور نہ ہی اس میں زیادہ آمدورفت ہو۔ ایک مٹی کا گھڑا لیں اور اس کو بیڑ پر رکھ لیں اور اپنا منہ جنوب کی طرف کر کے پہلے سے پاس رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ جائیں اس طریقے سے کہ تمہارے دونوں ہاتھ آسانی سے گھڑے پر رکھے جاسکیں۔ دائیں ہاتھ کا گھوٹا بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھیں خیال رکھیں کہ آپ کے دونوں ہاتھ گھڑے سے چھوئے نہ ہیں اور ہاتھ نہ پڑے اس کے بعد یہ خیال کرنا شروع کر دیں کہ تمہارے ہاتھ سے محتاطی سے قوت لکھ کر گھڑے میں داخل ہو رہی ہے۔ تقریباً چارہ منٹ تک یہ عمل کرو۔ چند ہی منٹ بعد محسوس ہونے لگے گا کہ تمہاری انگلیوں کے پوروں سے کوئی طاقت نکل رہی ہے۔

پھر اس کے بعد درج ذیل طریقہ اپنائیں۔

☆ میری محتاطی سے انگلیوں سے نکل کر گھڑے میں داخل ہو رہی ہے۔

☆ دائیں سے بائیں ابھی اس میں حرکت ہوا چاہتی ہے۔

☆ گھڑے کو ہلکا کر آدھا گھڑا تک یہ کرتے رہیں۔

☆ اب اس عمل کو بند کر دیں اور گرم کریم دودھ پیئیں۔

☆ یہ عمل سات دن تک کریں گھڑا خود بخود حرکت کرنے لگا۔ یہ پہلے آہستہ آہستہ

حرکت کرے گا پھر تیزی کے ساتھ حرکت کرنا شروع کرے گا آپ گھبرا سکیں مت بلکہ اپنے ہاتھ گھڑے سے الگ کر لیں۔

جب عمل کو بند کرنا ہو تو دونوں ہاتھ گھڑے کے قریب لے جائیں اور یہ طریقہ اپنائیں:

☆ گھڑے کی رفتار اب جیسی پڑنا شروع ہو گئی ہے۔

☆ اس کی رفتار کم پڑ گئی ہے۔

☆ دوسرا کھونا چاہتا ہے۔

☆ جب گھڑا ساکن ہو جائے تو یہ طریقہ اپنائیں:

☆ میری محتاطی قوت گھڑے سے نکل کر اگلیوں کے ذریعے واپس جسم میں

☆ جاری ہے۔

☆ میں اپنی قوت محتاطی کو گھڑے سے واپس لے رہا ہوں۔

☆ دس منٹ کے اندر اندر میری قوت بحال ہو جائے گی۔

☆ یہ عمل کرنے سے گھڑے یا کسی اور بھی قدرتی چیز پر چند منٹ توجہ دینے سے

☆ متحرک ہو جایا کرے گی۔

سابقہ تجربات آمین پر رحم فرما

اس سے مراد یہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی چیز کا ادراک حاصل کر لیتا ہے تو اس میں اس کے ماضی کے تجربات بھی مدد کرتے ہیں تو وہ شخص ان تجربات سے فائدہ اٹھاتا ہے تو جب ہم ماضی کے تجربات کو ذہن میں رکھتے ہیں تو یہ نئی چیزوں کے ادراک حاصل کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

مثلاً: آپ نے ماضی میں کھانے والی میز کو دیکھا اور اس پر بیٹھ کر کھانا کھایا ہے تو یہ آپ کے ذہن نشین رہے گا۔ اس طرح سے سابقہ تجربات ہماری زندگی میں ادراک کے حوالے سے مثبت کردار ادا کرتے ہیں۔



دلچسپی

دلچسپی ایک ایسا عمل ہے جس میں حلقہ جی کی طرف راغب کرتی ہے اور ہم اپنی توجہ اس کی طرف مبذول کرتے ہیں اگر دلچسپی ہو تو ہم اس کی طرح توجہ نہیں کرتے اگر کسی بھی کام کی طرف توجہ نہ کی جائے تو ہم کام کی طرح طور پر نہیں ہوتا اگر ہم کھلاڑی ہیں تو اس پر بھی توجہ نہیں دے پاتے تو کھیل اچھا نہ ہوگا اگر اس کھیل پر بھی توجہ نہ دی جائے گی اچھا اور عمدہ ہوگا اور جیت بھی ہوگی ایسے ہی اگر ہم ٹیلی ویژن میں بھی توجہ نہیں دیں گے تو ہم کامیاب نہیں ہو سکتے اس لئے اس میں دلچسپی بہت ضروری ہوتی ہے۔

ذہانت

ذہانت سے مراد وہ حالات کا مشاہدہ کرنا ہوتا ہے۔ ذہانت ایک کارکردگی ہے جو صورتحال کے مطابق پیدا ہوتی ہے۔ ذہانت سے مراد کسی شخص کی قابلیت ہے جس کی مدد سے وہ نئی صورتحال کا مقابلہ کرتا ہے اور اچھی طرح فیصلہ کیا جاسکتا ہے۔ ذہانت زندگی کے تمام شعبوں میں اپنا مقام رکھتی ہے اس لئے ٹیلی ویژن میں ذہانت کا بڑا اہم اصول ہوتا ہے۔ اس کے بغیر ٹیلی ویژن سبکی نہیں جاسکتی۔

ہیجان

ہیجان کے معنی لرزنا کا بیجا شدہ یا کچھ بے جا اور خطرناکی کیفیت ہے جس کو وہ خود کنٹرول نہیں کر سکتا کیونکہ ہیجان خود اختیاری نظام جسم کے تحت چھلک پاتا ہے۔ ہیجانی کیفیت فوراً پیدا ہو جاتی ہے لیکن اس کا اثر آہستہ آہستہ جاتا ہے۔ ہیجان کی کیفیت انسانی زندگی میں بڑی اہم ہے۔

☆ الاطالون نے ہیجانی قوتوں کو کھرا قوت کہا ہے۔

☆ ہنڈ جگ کے نزدیک ہیجان تیز اور شدہ ہے جس کا نام ہے۔

☆ ولیم ورٹ کے بقول شعوری عمل کے بنیادی خیالات تاثرات اور ہیجانوں میں

خیالات کا خلق ہونی زندگی سے ہوتا ہے جبکہ تاثرات اور ہیجانوں انسان کے اندر سے پیدا ہوتے ہیں۔

☆ کانٹ کے نزدیک یہ ایک سیلاب کی طرح ہے جو انسانی کردار میں تیزی پیدا کر کے سوچوں اور عدول کو توڑ دیتا ہے۔

ان تمام ماہرین کی تحریکوں کی روشنی میں یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ ہیجان ایک بہت تیز عمل ہے جو انسانی کنٹرول سے باہر ہے۔ جو محرک کے ختم ہونے کے ساتھ ساتھ آہستہ آہستہ ختم ہو جاتا ہے لیکن اس کے احساسات درہم رکھ رہے ہیں۔ جسکی خیالی رد عمل جس کا اظہار غصہ اور خوف کی صورت میں نمایاں ہوتا ہے۔ پہلے ہم ہیجانی کیفیت کو محسوس کرتے ہیں اور اس کے بعد جسمانی علامات کا اظہار ہوتا ہے۔ چہرے پر غصے یا خوف کی علامات پیدا ہوتی ہیں اس کے بعد ہیجانی کیفیت پیدا ہوتی ہے اگر کوئی شخص ناقابل ملاحظہ کوئی چیز دیکھتا ہے تو پہلے اس کے چہرے پر شدید غصے کا اظہار ہوتا ہے اس کے بعد ہیجانی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ ہیجانی کیفیت میں پہلے انسان ذہنی طور پر ہیجان محسوس کرتا ہے اس کے بعد جسم اور چہرے اس کے تغیرات ظاہر ہوتے ہیں۔

خوف کا ہیجان اور جسمانی تغیرات

غصے کے ہیجان کی طرح خوف کے ہیجان میں جسمانی کارکردگی بالکل اٹھ ہوتی ہے جسم بے حس ہو جاتا ہے انسان بے جھلنے سے معذور ہو جاتا ہے۔ جسمانی کارکردگی بالکل متاثر ہو جاتی ہے۔ بے رسکونی میں کوئی بھی جسم کی کوئی مشق ہیجانی کا شکار ہو جاتی ہے۔

انسان جس ماحول میں زندگی گزارتا ہے اس میں اسے مختلف حالات اور واقعات سے واسطہ پڑتا ہے اس کے اندر طرح طرح کی خواہشات پیدا ہو جاتی ہیں اگر خواہشات پوری نہ ہوں تو وہ مایوسی کے ہیجان کا سبب بن جاتی ہیں اس کے ذہن پر مایوسی کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

ٹیلی ویژن کے علم سے کہنے کیلئے بڑے حوصلہ اور پختہ ارادہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

الغرض مایوسی کے ہیجان والے لوگ اس میں کامیاب نہیں ہو سکتے کیونکہ مایوسی کا

پہچان ہر کام ہر ارادے کو ختم کر دیتا ہے اور انسان اپنے کام میں ناکام ہو جاتا ہے۔

راگ یوگ کی منزلیں

راج یوگ کی آٹھ منزلیں ہیں جو درج ذیل ہیں:

- 1- ہم
- 2- ہم
- 3- آسن
- 4- پاناما
- 5- پریتھار
- 6- دھارنا
- 7- دھیان
- 8- سادھی

ہم کے بھی پانچ اصول ہیں جو درج ذیل ہیں:

- 1- اجنا
- 2- ست
- 3- ایست
- 4- برہم چرے
- 5- اپری گزہ

تشریح:

1- اجنا: نفسانی خواہش کے لئے کسی بھی جاندار کو تکلیف دینے کا دل میں خیال نہیں کرنا چاہیے۔ اجنا پر مہر ہم کسی کی حیوانیت کو بھی دکھ نہ دینا ہی برہم چرم ہے جو ہمارے نہیں کرتے۔ ان کو کوئی ایذا نہیں پہنچا سکتا کیونکہ جنہوں کے پاس جب چہرہ ڈاکو یا کوئی سودی جانور آ جاتے ہیں تو وہاں آ کر خود رحم کی صف سے مصروف ہو جاتے ہیں۔

2- ست: جو شخص اپنا راست باز ہے کسی بھی لالچ میں آ کر سچائی کو نہیں چھوڑتا اور سچ ہی بولتا ہے اس میں خود بخود ہی روشن ضمیری آ جا رہائیاں ہونے لگتے ہیں اور ہمیشہ سچ بولنے والے کی زبان سے نکل ہوتی ہے سچی جھوٹ نہیں ہوتی بلکہ جھڑ پھیر ہو جاتی ہے۔

3- ایست: بلا اجازت مارک کے کسی شے کو نہ چھوتا پھر اس کا عامل جس اشیاء کو چاہے وہ خود حاضر ہو جاتی ہے۔

4- برہم چرے: دھرم کی با حفاظت رکھ کر تعلیم حاصل کرنا اور اس کو محفوظ رکھنے کے جو کچھ فائدے اور نقصان نظر آ رہے ہیں جو کچھ سچی کو بے فائدہ صرف کرتا ہے اور شہوت پرست ہو کر ناجائز استعمال کر کے مرنے لیتا ہے وہ زندہ در گور ہو جاتا ہے اس کو مختلف بیماریاں

گھیر لیتی ہیں۔ جو اس کی حفاظت کرتے ہیں یہ ان کی حفاظت کرتی ہیں انسان ہمیشہ تندرست رہ کر اپنی خواہشات کو پوری کر سکتا ہے۔

5- اپری گزہ: یعنی نفس انارہ کو قابو میں رکھنا یوگی وہی ہے جو ہوس کو ترک کر دے جسے کسی بھی اشیاء کی ضرورت نہیں ہے ہر عامل کو چاہیے کہ وہ اپنے اوپر خواہشات کو حاوی نہ ہونے دے جب یوگی اپنی ضروریات کو کم کرتا ہے تو پرمانہ کی قربت ہوتی ہے اگر ایسا نہ کرے تو نفس انارہ کو مار دے۔

پانچ اصول:

- 1- سوچ
- 2- سنوٹش
- 3- تپیا
- 4- سوادھیانے
- 5- الیٹور پر بندھان

1- سوچ: ہمیشہ پاک صاف رہنا جسم کی صفائی رکھنا روحانی صفائی یوگی خود صفائی پسند ہو۔ دوسروں کے اجسام کو نہ چھوئے۔ خود نیکوئی پیدا کرے تو سچی خوشی نصیب ہو جاتی ہے اور بلند یوں پر پہنچا دیتی ہے۔

2- سنوٹش: یعنی صابر رہنا، جیشہار دولت حاصل ہونے کے باوجود بھی سکون حاصل نہیں ہونا جو آرزو خواہش ترک کرنے سے ہوتا ہے۔

3- تپیا: علم کے ذریعے سے اپنی اصلیت معلوم ہو جاتی ہے جب اپنی اصلی حالت معلوم ہو جاتی ہے تو طبیعت بھاشا بش ہو جاتی ہے یعنی منزل حصول کو پالیتا ہے۔

4- سوادھیانے

5- الیٹور پر بندھان: سوائے ایک پرمانہ کو ماننا اور کسی پر بھروسہ نہ رکھنا اور واحد جاننا اور سب کو اس کے زیر اثر ماننا وہ ذات ہے جو تمام کائنات کی مالک ہے اسی سے جنمو کرنی چاہیے اور ہر وقت اسی کا دھیان رکھنا چاہیے۔

آسن اور تشریح

آسن اس نسبت کو کہتے ہیں جس سے انسان بہت دیر تک بیٹھ کر مشق کر کے اور جس نشست میں بہت دیر تک بیٹھ سکے کسی میں آرام معلوم ہوتا ہے۔
آسن کی قسم کے ہوتے ہیں اور ان کے علاوہ علیحدہ علیحدہ نام ہیں اور ہر ایک سے کئی بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔

پہلا آسن: ہائیں پاؤں کو اٹھا کر دائیں ران پر اور دائیں پاؤں کو اٹھا کر بائیں ران پر رکھنا اور دانے چھ سے ہائیں پاؤں کے انگوٹھے کو اور بائیں چھ سے دائیں پاؤں کے انگوٹھے کو پکڑ رکھنا یہ آسن شروع میں تو بہت تکلیف دہ ہوتا ہے مگر آہستہ آہستہ آرام دہ ہو جاتا ہے۔ یوگی بہت دیر تک اس آسن میں بیٹھ سکتا ہے۔

سدا آسن: ہائیں پاؤں کو جوڑ کر اسی ایڑی کو ران کے آخر میں رکھ کر چار زاویوں بیٹھنا اور جسم کے بالائی حصہ کو خوب کس کر رکھنا اس کو سدا آسن کہتے ہیں۔

پراکامپہ: ہزار ہا برس تک زندہ رہنا۔
لہشتو مگ: یعنی بائیں اور حائل اور مستقبل کے حالات کا جاننا آپ کے پس الیشور

سروپ ہو کر رہنا۔
یشو مگ: ہر فرد شاہ کو اپنے مطلع دہ تالی کر لینا۔

تشخیص مرض

علاج کرنے سے پہلے ضروری بات تشخیص مرض ہے۔ جب مریض آئے اس کا حال پوچھا جائے اور مرض کے بارے میں اسی طرح پوچھیں کہ مریض گھبرانہ جائے موجودہ بیماریاں پیدا ہونے کے اسباب معلوم کریں۔ اثر پڑی ہوئی اوقات خیال کی کیا حالت ہے۔ آنکھوں کو دیکھو کہ چمکدار ہیں میں دھندلے ہیں یا سب سے آنکھیں دھندلی تو نہیں دکھائی دیتی کسی کھائی تو نہیں ہے۔ پیشاب تو بار بار نہیں آتا ان تمام امراض کی تشخیص کرنا بہت ضروری ہے۔

بے خوابی کا علاج

جس طرح دوسری چیزیں انسانی جسم کیلئے ضروری ہوتی ہیں اسی طرح نیند بھی 6 سے 8 گھنٹے ضروری ہے۔ اگر نیند جس طرح سے نہ آئے تو اعصابی تکلیف شروع ہو جاتی ہیں جن سے بچنے کیلئے نیند کا آنا بہت ضروری ہے۔

سب سے پہلے مریض کو یقین دلایا جائے کہ اسے نیند ضرور آئے گی سلائے کیلئے ریت گدڑی کا طریقہ اختیار کریں جب مریض نیند میں چلا جائے تو اس کو اس طرح سے بچھن دیا جائے جس طرح آپ نیند میں چلے گئے ہیں اسی طرح جب بھی آپ سونا چاہیں گے تو آپ کو چھاننا نہ کر کے نیند میں لے جائیں گے اور آپ کی نیند بعد میں عام نیند میں بدل جائے گی۔

کھانا وقت پر کھائیں۔ زیادہ پیٹ بھر کر نہ کھائیں۔ زیادہ چائے اور کافی کا استعمال نہ کریں۔ دودھ یا پے مریضوں کے لئے بڑا فائدہ مند ہوتا ہے۔

کھانسی کا علاج

خواہ کھانسی خشک ہو یا تر ہو یا اس کا علل پھیپھڑوں کی خرابی سے ہو اس کے علاج سے چند دنوں کے عمل سے مریض تندرست ہو جاتا ہے۔

پہلے مریض کو سر پر کم کا پانی استعمال کرائیں اور چیلے اول اول لیے لیے دو اور پھر چھوٹے چھوٹے جو صرف اسی خشک کھردروں جس میں تکلیف ہو اور سب کے بعد میں مریض کے سینے پر اور پھیپھڑوں کے مقام پر اس کے کپڑوں کے اوپر پھونکیں مارو۔ مگر یہ سب کچھ اس وقت کریں جب مریض کو بحالت مستغرق پہنچا چکے۔

جب پھونکیں لگائیں تو اپنا ہاتھ مریض کے دل دھڑکنے اور پھیپھڑوں والی جگہ رکھو اور اس حصہ کو اس طرح جنش یا حرکت دو کہ دل زور سے اور جلد دھڑکنے لگتے اور پھیپھڑوں میں ہوا کی آمد و رفت آسانی سے ہو جائے۔

خون کی کمی کا علاج

اگر مریض کے جسم میں خون کی کمی ہو جائے تو تمام جسم پر دس منٹ تک دور کریں
دل اور معدہ پر پانچ چھ بار گرم سانس چھوٹیں بعد ازاں دو منٹ تک لرزاں دور کریں
اور مریض کو تین لمبے اور گہرے سانس لینے کو کہیں۔

بواسیر کا علاج

مریض کو الٹا لٹائیں اور دس چھ درہ منٹ تک ہاتھوں سے ریزہ کی ہڈی کے اوپر
سے دور کریں اور بائیں ہاتھ کو دہائی طرف لائیں اور جسم کے نیچے حصہ پر آکر دونوں ہاتھ
ٹائیں دو منٹ تک لرزاں دور کریں تین بار گہرا سانس لیں۔

امراض قلب کا علاج

بچنے کے اوپر دونوں ہاتھوں کو اوپر کے رخ میں اس طرح رکھیں کہ دونوں ہاتھوں
کی پشت باہم مل جائے پھر ہاتھوں سے نصف دائرہ کی صورت میں اس طرح سے دور کریں
کہ دونوں انگلیوں کے درمیان میں جگہ رہ جائے حتیٰ کہ ہندراج دونوں ایک دوسرے کی
سیدھ میں ہو جائیں پھر دس منٹ تک معمولی دور کریں اور دو منٹ تک لرزاں اور پانچ چھ
مرتبہ سینے پر گرم سانس چھوٹیں تین بار مریض سے گہرے سانس لینے کو کہیں۔

اعضائے تناسل کی بیماریوں کا علاج

معال کو چاہیے کہ مریض کو لٹائے یا سیدھا کھڑا کرے جیسے مریض پسند کرے
پھر اپنے ہاتھوں سے دس منٹ تک اسی طرح دور کرے کہ وہ کندھوں کی ہڈی کے نیچے حصہ
سے گزرتے ہوئے دونوں سروں تک پہنچ جائیں بعد ازاں دو منٹ تک لرزاں دور کریں۔
گردن پر تین بار گرم سانس چھوٹیں پھر چپٹا لٹا کر چھ منٹ تک انتڑیوں کے اوپر سے تین یا
چار انچ کے فاصلے سے دور کریں اس طرح کہ پانچ انتڑیوں پر سے ہوتے ہوئے سر نیچوں

کے آگے پار کھل جائیں۔ اس کے بعد چھ منٹ تک انتڑیوں پر لرزاں دور کریں تین بار گرم
سانس چھوٹیں اور تین بار لمبا گہرا سانس لینے کی ہدایت مریض کو کریں گردوں کی بیماریوں کا
بھی یہی طریقہ ہے۔

مردوں کی خاص بیماریوں کا علاج

مریض کو الٹا لٹائیں اور دس منٹ تک سر کے پیچھے سے ایڑھی تک دور کریں پھر دو
منٹ تک سر کے پیچھے سے ایڑھی تک دور کریں پھر دو منٹ تک لرزاں دور کریں اور دماغ کی
جز اور گرد پر چار چار پانچ مرتبہ گرم سانس چھوٹیں اور چپٹا لٹا کر دس منٹ تک پیٹ سے
پاؤں کے انگوٹھوں تک معمولی دو منٹ لرزاں دور کریں دل پر چار پانچ دفعہ گرم سانس
چھوٹیں۔

بواسیر کا علاج

مریض کو الٹا لٹائیں اور دس چھ درہ منٹ تک دونوں ہاتھوں سے ریزہ کی ہڈی
کے اوپر سے دور کریں اور بائیں ہاتھ کو دہائی طرف لائیں اور جسم کے نیچے حصہ پر آکر دونوں
ہاتھ ٹائیں دو منٹ تک لرزاں دور کریں تین بار گہرا سانس لیں۔ بواسیر کو آرام آجائیگا۔

اعصاب کے مریض کا علاج

تمام اعصابی بیماریوں مثلاً لقوہ قانج سودا یوگی کا علاج اس طرح کریں کہ
مریض کو چپٹا لٹائیں دس منٹ تک سر کے نیچے ایڑھی تک دور کریں پھر دو منٹ تک لرزاں
دور کریں پھر الٹا لٹا کر پشت پر چھ لگائیں بعد ازاں دل و دماغ کی جز اور گرد پر گرم سانس
چھوٹیں اور مریض کو تین بار گہرا سانس لینے کو کہیں۔

جلد کی بیماریوں کا علاج

جلد کی تمام بیماریوں جن خارش پھوڑے پھینسیوں کے علاج کیلئے کہ عضو مآؤف

کے ذرا اوپر سے چار انچ نیچے تک دور کر کے ہر دفعہ ہاتھ الگ کریں لیکن اس بات کا خیال رکھیں کہ ہاتھ جسم سے چھٹائی انچ کے فاصلے پر اپنے جسم سے مس نہ کرے بعد ازاں اوپر سے نیچے کی طرف منہ کو ذرا فاصلہ پر رکھ کر کھنڈی سانس چھوٹکیں اور تین بار گہرا سانس لیں یہ سب علاج چندہ منٹ میں ختم کریں۔

گردن کے درد کا علاج

گردن کے پاس حلق تک دور کریں ہاتھوں کو حلق کے پاس لاکر جدا کر لیں گردن اور گردنوں پر ہاتھوں کو اس طرح پھریں جس طرح آنا گھومتے ہیں۔ یہ دونوں عمل چندہ منٹ منٹ تک کریں درد کے مقام پر چار بار گرم سانس چھوٹکیں دوسٹ لڑاں دور کریں مریض سے کہیں کہ تین بار لہا گہرا سانس لے۔ گردن کا درد ختم ہو جائے گا۔

حلق کی بیماریوں کا علاج

مریض کو چٹ لٹا کر آٹھیں بند کرناں اور دونوں ہاتھوں سے گلے کے قریب سے سینے تک اور سینے سے پاؤں تک معمولی دور کریں اور اس مقام پر دبانے ہاتھ کو بائیں طرف اور بائیں ہاتھ کو دائیں طرف لاکر الگ کریں اور چندہ منٹ کے بعد پھر گلے پر گرم سانس چھوٹکیں حلق کے اندر سینے کے گلے میں تکلیف ہوتی ہے تین بار چھوٹکیں بعد ازاں دوسٹ تک لڑاں دور کر کے مریض کو دو تین بار لہا گہرا سانس دلوائیں۔

زکام کا علاج

چندہ منٹ تک دونوں ہاتھوں سے سر کے بالائی حصے سے کسی قدر فاصلہ سے دور کرتا شروع کریں اور پیشانی پر سے گزرتے ہوئے ناک کی جڑ تک لاکر ہاتھوں کو علیحدہ کر لیں اگر گلے میں سوزش ہو تو گلے سے چھٹائی تک دور کریں اس کے بعد دوسٹ تک لڑاں دور کریں۔ سوزش کی جگہ گرم سانس چھوٹکیں اور مریض سے لے گہرے سانس لینے کو کہیں۔ زکام کو آرام آ جائے گا۔

دانت کے درد کا علاج

اندر مریض کے دانت میں درد ہو رہا ہے تو مریض کو لٹا دیں یا کرسی پر بیٹھا دیں پھر آٹھ منٹ تک درد پر دونوں ہاتھوں سے معمولی طریق پر اور دوسٹ لڑاں دور کریں اور اس کو گہری سانس لینے کو کہیں اور درد کی جانب کان میں گرم چھوٹک ماریں جس جانب کے دانت میں درد ہو رہا ہے۔ درد کو آرام آ جائے گا۔

کان کی بیماریوں کا علاج

عالم کو چاہیے کہ مریض کی پشت پر کھڑا ہو اور دونوں ہاتھوں کی دوسرے نمبر والی انگلیوں کو مریض کے کانوں کے اندر ڈالے اور نصف منٹ تک لڑاں رکھیں اور اس کے بعد سیدھی حالت میں کانوں میں سے نکالیں پھر کان میں تین چار بار چھوٹک ماریں اور مریض کو ایک گہرا سانس لینے کی تاکید کریں۔

پیش کی بیماریوں کا علاج

مریض کی آٹھیں بند کرناں اور مریض کو چٹ لٹا دیں پر عالم اپنے سیدھے ہاتھ کو بائیں طرف اور بائیں ہاتھ کو دائیں طرف لاکر تین منٹ پیش اور ناف پر سے دور کر کے پیش کے اطراف میں لٹائیں اور پھر علیحدہ علیحدہ کر لیں پھر چار منٹ تک لڑاں دور کریں چار باجے بانٹ پر چھوٹکیں اور مریض کو تین بار لہا سانس لینے کی ہدایت کریں۔ آرام آ جائے گا۔

جوڑوں کے درد کا علاج

اس مرض میں اکثر مریضوں کے ہاتھوں کی انگلیوں سے درد شروع ہوتا ہے اس کے بعد یہ درد ہاتھوں اور گلا میں تک پھیل جاتا ہے بعض دفعہ پاؤں گھٹنوں کے جوڑے بھی اس مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

کیس ہسٹری کے ذریعے سے اصل وجوہ کا پتہ چلائیے اس کے بعد یہ ممکن
دیں آپ اپنے آپ کو ہمیشہ مائل رکھیں۔
آپ محسوس کریں گے کہ آپ کا درد ختم ہو رہا ہے۔
درد ختم کرنے کیلئے اپنے اندر اس بات کو مضبوطی سے سمجھ لیں کہ درد ختم ہو رہا ہے
اب درد کم ہو رہا ہے اب درد ختم ہو گئی ہے۔ آپ کا سارا جسمانی نظام صحیح ہو رہا ہے۔

علاج درد دوسر

مریض کو کرسی پر بٹھائیں اور عامل پیچھے کھڑا ہو کر اپنے جسم کا سہارا دے
اور دونوں ہاتھوں کو اس کی پیشانی کے درمیان حصہ پر رکھ کر انگوٹھوں کو سیدھا کھڑا کر لیں اور
دس منٹ تک ہاتھوں کو آہستہ آہستہ مریض کے سر کے پیچھے کی طرف اپنی طرف کا لوں گے
دسے تک لا کر طبلہ کر لیں اور دس منٹ تک لرزاں دور کریں بعد میں دونوں ہاتھوں سے
پیشانی سر اور اطراف پر کسی قدر دباؤ ڈالیں پھر مریض کو کہیں کہ تین چار لمبے لمبے سانس
خارج کرنے پھر اس کے سامنے کمرے ہو کر تین چار بار جلدی تالیماں بجا لیں
آٹھ گھنٹہ گھنٹہ اور مریض کو کھڑ کر لیتے ہیں ساتھ کہیں آپ کو آرام آ گیا ہے۔

ہیپاٹائٹس سے علاج

قدیم زمانہ سے لیکر آج تک ڈاکٹر حکیم ہیپاٹائٹس کے ذریعے سے مختلف بیماریوں کا
علاج کرتے چلے آ رہے ہیں۔ لیکن ہیپاٹائٹس میں بھی بیماریوں کا شافی علاج موجود ہے۔
اگر کسی دوسرے طریقہ کے ساتھ ہیپاٹائٹس کا طریقہ بھی استعمال کیا جائے تو یہ
سوتے پر سہاگ کا کام دیتا ہے اور بہت اچھے نتائج جلد برآمد ہو سکتے ہیں۔
وقتی، دائمی، اعصابی، نفسیاتی، انزودہی اور دیگر بیماریوں میں ہیپاٹائٹس کا طریقہ
بڑا کامیاب ہوتا ہے۔ معمولی معمولی تکلیفات کو ماہر ہیپاٹائٹس دور کر سکتا ہے۔
مشہور ہیپاٹائٹس مسٹر برنڈ ہولڈرز:

کہتے ہیں کہ جسمانی اور ذہنی امراض کا علاج ہیپاٹائٹس کے ذریعہ موزی اور مکمل
ہو سکتا ہے اور ہیپاٹائی دور بارہ لوٹ کر نہیں آتی۔ ہیپاٹائٹس جسمانی تھکنوں کو بھی دور کر دیتا ہے۔
کان کا درد، کانسی، خارش، جلن، عصبی کمزوری، ضعف، بے سارت، قالج وغیرہ جیسی امراض
کا علاج بذریعہ ہیپاٹائٹس کیا جاسکتا ہے۔

ٹیلی پیتھی سے علاج

ٹیلی پیتھی انسان کی وقتی قوتوں کا ایک بہترین نمونہ ہے اس لئے یہ نفسیاتی اور
جسمیہ امراض کے علاج کیلئے بے حد فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔ روحانی طریقہ علاج ہزار ہا
سال پرانا چلا آ رہا ہے جس کی کوئی پرانی تہذیبیں مصری، بابلی، یونانی، آشوری، برصغیر
بخاری دے رہی ہیں۔ اگر اس کا بغور مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کے اندر
جو یقین اعتقاد پایا جاتا ہے وہ انسان کے جسم میں موجود شفا بخش قوتوں کو بحال کر کے اس کو
روک کر دور کر دیتا ہے۔ جدید دور میں بہت سی بیماریوں کی وجوہات محض وقتی عوامل نفسیاتی
انجین ہیں جو ٹیلی پیتھی کے طریقہ علاج سے دور کی جاسکتی ہیں۔ سویڈن کے ڈاکٹر
جی ایلس نے اس طریقہ علاج پر گہرے محقق کی اور شفا بخیز بات پر ہمارے لئے خزانہ
چھوڑا۔ جس سے بے پناہ فائدہ حاصل کے جا رہے ہیں۔

ادارے کی بہترین کس

دعوت موقوفات

الحاج سید محبوب علی شاہ
قیمت = 180

موقوفات کے موزوں پر اپنی مثال آپ کتاب کمزور دلی حضرات
مست چڑھے ادارہ موقوفات کو حاضر کرنے کے عمل کریں یہ کتاب
صرف عالمین کے لئے ہے بعد میں ادارہ یا مصنف اس کا ذمہ دار نہ
ہوگا۔ بچے اور بچتی محفل موقوفات کو حاضر کرنے 160 طریقے بزرگ
مصنف سید محبوب علی شاہ کے قلم سے۔

اچھی باتیں

- ☆ قدرت کے آگے آنسوؤں کا ڈھیر لگا جا کوئی آنسو تو اسے پسند آ ہی جائے گا۔
- ☆ کسی کا دل مت دکھا ہو سکتا ہے کہ وہ آنسو تمہارے لئے سزا سن جائے۔
- ☆ زندگی میں دورا ہیں اپناؤ جہاں سے کچھ حاصل کر سکو۔
- ☆ دوسروں کی غلطیوں کو بھول جاؤ مگر اپنی ہرگز نہ بھولو۔
- ☆ ہر چیز کی قیمت ہوتی ہے اور انسان کی قیمت اس کی خوبیاں ہیں۔
- ☆ انسان کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ وہ اپنے دل اور زبان کو قابو میں رکھے
- ☆ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دو قطرے حسین ہوتے ہیں ایک خون کا قطرہ جو اللہ کی راہ
- ☆ میں بچے اور دوسرا وہ آنسو جو خوفِ خدا سے لکھا ہو۔
- ☆ انسان ہو کر اپنے کام نہ کر کہ جس سے انسانیت کا دامن وا خدا ہو جائے
- ☆ خدا نے اس کا خاکت کو محبت سے تخلیق کیا چنانچہ اس میں رہنا سیکو
- ☆ دنیا میں سب سے مضبوط ترین محبت باپ ہے
- ☆ دنیا میں بہترین چھاؤں ماں ہے
- ☆ ماں دنیا کی سب سے مقدس ہستی ہے
- ☆ کتابیں انسان کی بہترین ساتھی ہیں
- ☆ تمام کتابوں سے افضل قرآن مجید ہے
- ☆ اچھی کتاب بہترین دوست ہے
- ☆ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے

آخر میں میری رائے

آخر میں مصنف اپنی رائے کا اظہار یوں کرتا ہے کہ یورپ میں مسریم پناغوم اور سریر چلزم والوں نے تصورِ اسم اللہ ذات کی نقل اتاری ہے وہ لوگ اپنی نگاہ کو کسی خاص نقطے پر جھٹے یا چراغِ موم حق کی لوروشن چیز پر نظر جمائے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی طرح تصور اور خیال کی مشق سے وہ لوگ ایک برقی طاقت حاصل کر لیتے ہیں جس کے ذریعے سے اپنے معمول پر توجہ ڈال کر بے ہوش کر دیتے ہیں اور عقائد میں غیبت سلا دیتے ہیں۔ اور اپنی قوتِ خیال سے جو معمول کو محکم کرتا ہے وہ کرتا ہے۔ یہ طاقت وجودِ عنصری کی پیداوار ہوتی ہے لہذا اس علم کا حامل محض مقامِ ناسوت میں سطحی معاملے مادی شعبہ سے ظاہری تماشے دکھا کر نادان لوگوں کو حیران کر دیتا ہے لیکن اس سے اصلی قاعدہ نہیں ہوتا کیوں مسریم اور پناغوم کا معاملہ محض مقامِ ناسوت تک ہی محدود ہوتا ہے۔ اس کی اصل وجہ یہ کہ انسان کے تمام حواس اور قوتِ خیال جب ایک نقطے پر مرکوز ہو جاتے ہیں تو اس میں ایک برقی قوت پیدا ہو جاتی ہے تو ان میں ایسی حدت حرارت پیدا ہو جاتی ہے کہ آگ کی طرح دوسری چیز کو جلا دیتی ہے۔ اسی طرح جب انسانی خیالات اور حواس کا ایک نقطے پر اجتماع ہو جاتا ہے تو اس میں ایک برقی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ جس سے ایک کروہ محض بیہوش ہو جاتا ہے لیکن اس علم والوں کی مشق کا تصور مرکز ایک عادی شے اور فرضی نقطہ پر ہوتا ہے جس سے محض خیالات کا اجتماع ہوتا ہے اس لئے مسریم اور پناغوم کا سارا معاملہ اس مادی دنیا اور مقامِ ناسوت تک ہوتا ہے اس کا روحانی دنیا سے کوئی تعلق وابستہ نہیں ہوتا لیکن اس کے برعکس:

کوئی شخص اسم اللہ کی ذات کے نقش و کرم پر اپنے خیالات حواس توجہ تصور و فکر کرے اور اپنے دل میں ہر وقت نفس اللہ کی مشق کرتا رہے تو بیچارہ باطنی قوت میں حاصل

ہو جاتی ہیں جس کا یہ نوری نوری ہر اہماد ہے۔

جو ہر چیز پر قادر مطلق ہے۔

مسیح یزیم یا عیسا خرم میں جو کچھ بھی ہے وہ صوفیوں کے ابتدائی لطیف نفس کا بنا کر

ہے فرق صرف یہ ہے کہ صوفیوں کا ہے

اور مسیح یزیم کا قص ہے۔

صوفیوں کو ہے..... مسیح یزیم ہمارے۔

تصور کا رخ دین کی طرف ہے

اور مسیح یزیم کا رخ دنیا کی طرف ہے۔

تصرف مریخ خدا ہے..... مسیح یزیم مریخ دنیا ہے۔

آخر میں!

یہ دعا ہے جسے تمام کرم فرماؤں ان تمام مصطفیٰ علیہم السلام عیسیٰ عیسا خرم کا تہذیب سے
منظور ہے کہ اس کتاب کو لکھنے کیلئے ان کی کتابوں سے استفادہ حاصل کیا گیا ہے۔ اس مانگ
حقیقی کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس کی دی ہوئی امت اور توفیق سے یہ کتاب مکمل ہوئی۔

الحمد لله رب العالمین

شوکت علی شاہ

0307-4917497

ہمارے ادارے کے مصنف

شوکت علی شاہ کر قادی کی دور حاضر کی بہترین مایہ ناز بکس
جن کو پڑھنے سے دل کی دنیا میں تہلکہ مچ جاتا ہے

قرآن مجید کا پیغام

شیطانیت کیا ہے؟

کالے جادو کا توڑ

عملیات عشق و محبت

تسخیر ہمزاد

موٹا پا

یورک ایئر

کولیسٹرول

بلڈ یوریا

عضو خاص کی بیماریاں اور ان کا علاج

..... ملنے کا پیہ.....

عثمان پبلی کیشنز

جلال دین ہسپتال بلڈنگ، چک اردو ہزارہ لاہور

فون: 042-37640094 موبائل: 0333-4275783

مسمریزم کا علم خاص

انہی طاقت مسمریزم وہ روحانی طاقت ہے جو البشور پر ماتمانے ہر ایک بشر کے اندر پیدا کی ہوئی ہے۔ اس کو لوگ دیکھ بھی کہتے ہیں۔ اگر انسان طاقت پر قابو پائے تو وہ ایسے ایسے عجیب کام کر سکتا ہے جس کو دیکھ کر لوگ دنگ رہ جاتے ہیں اور ایسے شعبہ دیکھا نہ جاسکتا ہے کہ جہاں میں ہو سکتے لیکن یہ ضروری ہے کہ اس پر عمل کرنے والا ہر طرح سے پرہیز گار ہو۔ معافی قلب اس عمل کے لئے شرط اول ہے۔ مسمریزم کا عامل اپنی روحانی طاقت کے ذریعہ اپنے معمول پر خواب چٹاپسی کر کے اس سے تمام حالات آئندہ پیش کرنے والے معلوم کر سکتا ہے۔ دور دراز کی خبریں منگوا سکتا ہے۔ غرضیکہ ہر ایک کام اپنی حسب نفاذ لے سکتا ہے۔ اب ہم اس علم کے کچھ مختصر سے اصول درج کرتے ہیں۔

عاملوں کے اوصاف

اس عمل کو ہر ایک شخص خواہ مرد ہو یا عورت کسی مذہب کا ہو کر سکتا ہے۔ لیکن بدنی صحت اچھی ہو دل کی کسی بیماری میں مبتلا نہ ہو۔ چٹائی کمزور نہ ہو۔ پر ماتما پر یقین رکھے نہ کرو فرد سے پاک جھوٹ نہ بولے۔ رحم دل شان دار کسی فشی اشیاء کا استعمال نہ کرے۔ صحبت بد سے بچا رہے۔

معمول کے اوصاف

معمول سات سال سے کم نہ ہو اور اٹھارہ سال سے زیادہ نہ ہو۔ خوبصورت شریر مختار ہو۔ عامل اور معمول کے درمیان محبت پاک ہوئی چاہیے۔ معمول اگر عورت ہو تو بہتر ہے کیونکہ بہ نسبت مرد کے اس پر جلد اثر ہوتا ہے۔ لیکن حاملہ نہ ہو معمول کی صحت اچھی

ہو۔ آنکھیں موٹی موٹی، چٹائی تیز اور دروغ گوئی نہ ہو اور عامل کی طرح سے پرہیز گار ہو۔

آنکھوں میں قوت متناطیسی پیدا کرنا

ایک سفید دوپٹ کاغذ کا کھڑا سات انچ مربع لے کر اس کے سینے درمیان میں سیاہ روشنائی سے ایک گول داغ ایک ایک پیسہ کے برابر گول نشان لگاؤ۔ نشان بالکل گول ہو پھر ایک میٹھہ کمرہ اپنے لئے مخصوص کو جس میں طبیعت کو منتشر کرنے والا کوئی سامان نہ ہو اور اس کاغذ کو دیوار پر اپنی آنکھوں کے سامنے لگا دو اور پھر ہر روز اس کے سامنے چوڑی بار کر بیٹھو اور اس کو بلا نشان کرنے پلکوں دیکھتے رہو۔ جب تک تمہاری نظر کام کرے اس کو دیکھو۔ جب نظر میں لگانا ہو جائے تو بند کر دو اور ہر روز مشق کو بڑھانے چاؤ۔ یہاں تک کہ تم ایک محضہ متواتر بلا پلک جھپکنے کے دیکھ سکو اور دیکھنے کے وقت اپنے دل کو صاف رکھو اور کسی قسم کا خیال یا فکر تمہارے دل میں نہ ہو اور نہ ہی بوقت عمل کوئی اور شخص تمہارے پاس بیٹھا ہو اور عمل کا وقت بھی ایک ہی ہوتا چاہیے پہلے دن جس وقت عمل کرو روزانہ پانچاٹھ ٹھیک اسی وقت عمل کرو۔

پہلے ایک دو روز آنکھوں میں تکلیف معلوم ہوگی لیکن رفتہ رفتہ عادت ہو جائے گی درست ہو جائے گی اور ایک ہفتہ کی مشق سے وہ سیاہ داغ بھی زرد بھی سبز اور بھی سفید نظر آنے لگے گا۔

بکسی اس میں بادل پھر لگاتے نظر آئیں گے اور جوں جوں مشق بڑھے گی۔ وہ سیاہ داغ نظر سے غائب ہو کر کاغذ سفید نظر آیا کرے گا۔ جب تمہاری مشق ایک محضہ کی ہو جائے اور نظر ڈالنے ہی سیاہ داغ نظر سے غائب ہو کر کاغذ سفید نظر آنے لگے تو اب نظر میں کشش متناطیسی پیدا ہو جائے گی۔

معمول پر طاقت متناطسی ڈالنا

جب تم مشق اڈل میں کامیاب ہو جاؤ تو پھر اپنے معمول کو سامنے بٹھا کر اس پر عمل کرنا شروع کرو اس کی آنکھوں سے اپنی آنکھیں ملا کر باہر گارنے لکھوں گے اس طرف دیکھو اور دل میں خیال کرو کہ معمول کو بذریعہ مسریزیم پیش کر رہا ہوں تھوڑی دیر میں بعد معمول پر نیند کا غلبہ طاری ہو جائے گا اس وقت دونوں ہاتھوں سے پاس کرو۔ یعنی دونوں ہاتھوں کی انگلیاں نیچے کر کے معمول کے سر کے نیچے لاؤ اور خیال کرو کہ میں معمول کے اندر قوت متناطسی بھر رہا ہوں لیکن انگلیاں معمول کے جسم سے نہ چھو جائیں۔ ایسا کرنے سے معمول پر خواب طاری ہو جائے گا۔

معمول کو ہوش میں لانے کا طریقہ

جب معمول کو ہوش میں لانے کی ضرورت ہو تو عامل کو واجب ہے کہ اپنے دل میں یہ خیال کرے کہ اب میں معمول کو بیدار کر رہا ہوں اور اپنے ہاتھ کو معمول کے چہرہ پر آنکھوں کے نزدیک لے جا کر انگلیوں کی طاقت کو اپنی طرف کیجئے اور خیال کرے کہ جو طاقت میں نے اس کے جسم میں داخل کی تھی اب وہ واپس لے رہا ہوں اس طرح چندہر منٹ کرنے سے معمول کو بیہوش دور ہو کر ہوش آتی شروع ہو جائے گی۔

عامل کے لئے ضروری ہدایات

عامل کو درجہ اڈل کا پرہیز گار ہونا چاہیے بوقت شروع عامل معمول سے نہایت شیریں گفتار سے پیش آوے اور محبت کی باتیں کرے اور دل میں کسی جسم کی برائی بغض حسد اور کوئی بد خیال نہ رکھے۔ اور البتہ پرہیز گار کا عمل بھروسہ رکھے۔ بوقت عمل عامل اپنی طبیعت کو بالکل یک سو رکھے اور معمول کو جو بات پوچھے نہایت آہستہ اور واضح طور پر دریافت کرے۔

جیسے سوالات جن کو معمول سمجھ نہ سکے ہرگز دریافت نہ کرے۔ ہر ایک سوال مختصر ہو اور لمبے لمبے سوال دریافت کر کے معمول کو تنگ نہ کیا جاوے۔ بحالت عمل معمول سے جو گفتگو ہو اس کو بحالت بیداری نہ تھلائی جاوے۔ ایک ہی وقت میں کسی قسم کے سوالات نہ کرے چاہئیں۔ اس طرح سے معمول جواب میں قلعی کر دے گا۔

امراض کا علاج بذریعہ مسریزیم

جب تم میں باقی قوت متناطسی پیدا ہو جائے اور مشق یہاں تک بڑھ جائے تو تم ہر شخص کو دیکھ کر اور دیکھ کر اس پر اثر ڈال سکو تو اس درجہ پر پہنچ کر تم ہر مرض کا علاج بذریعہ مسریزیم کرنے کے قابل ہو جاؤ گے جس مرض کا مریض تمہارے پاس آوے۔ اس کو خواب متناطسی طاری کر کے اس کو اس بات کا یقین دلاؤ کہ میں تمہاری تکلیف کو دور کر رہا ہوں اور ہاتھوں سے قوت پاس کر کے اس مریض کو خارج کرنے کا خیال کرو اس طرح عمل کرنے سے طاقت متناطسی کے ذریعہ مریض کو آرام آ جائے گا۔

درود کا علاج

مریض کے دل پر خواب متناطسی طاری کرو۔ پھر مقام درود پر بلا چھوئے ہاتھوں کے پاس کرو۔ اول دل میں خیال کرو کہ میں درود کو خارج کر رہا ہوں اور بحالت خواب مریض کو یک سوئی قلب سے یہ کہو کہ دیکھو۔ میں تمہارے درود کو دور کر رہا ہوں۔ تم اب بالکل تندرست ہو جاؤ گے اس طرح تین دن عمل کرنے سے آرام ہو جائے گا۔ اسی طرح ہیبت کی درود، کمر کی درود، داڑھی کی درود یا بدن کے کسی اعضا میں درود ہو۔ عمل کرنے سے آرام ہو جائے گا۔ اسی طرح آپ دیگر مریضوں کا علاج بھی مسریزیم کے ذریعے کر سکتے ہیں۔

قانون پیناٹرم کا ایک دوسرے سے تعلق

اگر علم پیناٹرم نے ایسی ترقی کی تھی کہ اس کی بات ہو جائے ایک ہر دل عزیز اور نیا علم ہونے کے امید کی جاسکتی ہے تو وہ کیوں اور انجول کو کہتے ہی پیچیدہ مقدمے فیصلے کرنے پڑیں گے اور سب سے زیادہ پیچیدہ معاملات وہ ہوں گے جو آئندہ کیلئے ایمام یعنی اشارے سے پیدا ہوں۔ مثلاً میں زید سے خواب میں ایمام کروں کہ جب میں ایک دو تین شہر کروں تو لفظ تین کے من سے نکلے ہوئے بکر کی پسلیوں میں زور سے گھونرہ مارا۔ پس میں نے ایک دو گنا شروع کیا اور لفظ تین سنتے ہی زید بکر کے پاس گیا اور اس کی پسلی پر گھونرہ مارا۔ پس اس جرم کا جواب وہ کون ہوگا؟

کیا زید جواب دہ ہے؟ اگر وہ اپنی اصلی حالت میں ہو تو وہ جواب دہ ہے اب یہ بات فیصلہ کرنی ہے کہ وہ اپنی اصلی حالت میں تھا یا نہیں؟ کیا وہ شخص جو پیناٹرمی خواب کی حالت میں ہوا اصلی حالت میں تھا ہوگا؟ جرمی اور فرانس کے تعلق امرائے نہیں ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ مجرم بالکل جواب دہ ہے لیکن صرف ایک معاملے پر متفق ہیں کیا وہ فیصلہ عام دینی غلطی کے مساوی ہے جو بے غور لہر غیر جواب دہ ہے؟ وہ دیکھ اور ج کو کوں کو آپس میں یہ بحث مل کرنا چاہیے۔ فرض کرو زید ایک بچہ لڑی آدمی ہے اور بڑا مالدار ہے۔

خواب کی حالت میں اگر قصود پر ہاتھ رکھ کر میں اس کو جی بٹا دیتا ہوں۔ اس حالت میں اس سے کہتا ہوں کہ جب میں کھانسون تو سو پو پڑ فلاں ہسپتال کے لئے بطور نذرانے کے دیتا۔ چنانچہ جب میں کھانسا تو اس نے رقم مذکورہ بخشو تمام دی۔ جب ہوش آتا تو اس کو بڑا افسوس ہوا اور وہ یہ دہائیں مالکانہ لہجہ پشاش داز ہوئی۔ حج کیا فیصلہ کرے گا؟ مسمریزم میں خاص کام ذاتی اثر کا ہے۔ یہ اثر مسمریزی نور ہے جو نہ صرف انگلیوں کے پوروں سے ہی خارج ہوتا ہے بلکہ جسم کے ہر حصے سے اور خاص کر آنکھوں سے

نکلتا ہے۔ یہ رنگوں میں پیدا ہوتا ہے اور جن لوگوں میں زیادہ ہوتا ہے انکی ذرا سی حرکت اور کوشش سے خارج ہوتا شروع ہو جاتا ہے۔ یہ ایک عقلی ارکان قوت ہے اور صرف وہ لوگ جن میں اثر زیادہ ہوتا ہے۔ ان لوگوں پر جن میں اثر کم ہوتا ہے اثر ڈال سکتے ہیں۔ ڈاکٹر مسمر نے اپنا اصول حسب ذیل طور پر بیان کیا ہے۔

”تمام عالم ایک عرق سے بھرا ہوا ہے جو اسی طرح ہے جیسا کہ جس طرح ایتھر ہوا سے پتلا اور پانی سے پتلی ہے۔ یہ عرق بھی ہوا اور ایتھر اور پانی کی طرح لہریں پیدا کرتا ہے۔ جس طرح روشن ایتھر کی لہروں سے آواز پیدا ہوتی ہے اسی طرح اس عالمگیر عرق سے دیگر کچھ ہوتے ہیں۔ مادی اجسام جو بلاشبہ ایک دوسرے پر اثر ڈالتے ہیں۔ وہ اس عرق کے ذریعے سے اثر کرتے ہیں۔ ایک میدان کا جسم دوسرے حیوان کے جسم پر مادی عرق کے ذریعے سے اثر کرتا ہے۔

پس ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ مسمر نے اس عالمگیر عرق کو ”ذخیل میکٹرم“ کہا ہے۔ حال میں اس علم کے ماہروں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ عالمگیر عرق جس سے بلکہ ہر شخص کے جسمی نظام میں پیدا ہوتا ہے۔ یہ عرق جس کو ہم نے مسمریزی نور بیان کیا ہے اور جو ایک انسان دوسرے انسان پر پاس۔ سانس۔ نظر غرض کسی ذریعے سے ڈالتا ہے۔ خواب عطا طبعی پیدا کرتا ہے۔ بس ابتلی میکٹرم خاص مسمریزم کو کہتے ہیں۔ عطا طبعی عرق خواہ تمام عالم میں پھیلا ہوا ہو۔ یا کسی شخص کے نظام عصبی میں پیدا ہوتا ہو۔ جب تک اس کے وجود سے انکار نہ کیا جائے کوئی فرق نہیں ہوتا۔

عطا طبعی میں سب سے زیادہ دلچسپی ہم کو اس لئے ہے کہ وہ پیناٹرمی معمول پر ایک خاص اثر رکھتی ہے چند مستند استادوں کے تجربات نے حسب ذیل امور کو حک کے دہنے سے نکال دیا ہے۔ فرض کرو کہ ایک معمول کا بابا یا حصہ جسم کو بڑے ایمام بے حس کیا گیا ہے اور دایاں حصہ بالکل صبح ہے۔ تو ایک معمولی عطا طبعی جسم کے قریب لانے سے

جادو واقع ہو جاتا ہے۔ یعنی باتیں مست کی بجائے دائیں مست بے حس و حرکت ہو جاتی ہے اور بائیں مست صحیح ہو جاتی ہے۔

فرض کرو کہ ایک معمولی بذریعہ ایسا مالک ہو رہا ہے مطلقاً قریب لائے پرو فوراً ظلم ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں تبدیل کرنے کا اور تحریک کا رخ بھی بدل لے گا۔

فرض کرو کہ ایک معمول کو بذریعہ ایماء یا رنگ دکھایا جا رہا ہے۔ محتاط پس قریب لاجہی اسے زبردست ٹھہرانے لگے گا اور یہی علی حال دیگر رنگوں کے ساتھ ہوگا۔ چونکہ ان تجربہ کار میں محتاط پس قریب لانے کی اطلاع معمول کو نہ کی گئی تھی۔ اس لیے یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ ایماء کا اثر تھا۔ علاوہ ازیں ایماء صرف عامل کر سکتا ہے۔ لیکن محتاط پس ہر شخص کے قریب لے جاسکتا ہے۔ ہر حال میں ایک ہی اثر ہوگا۔

آخر میں مجھے یہ کہنا ہے کہ جو کچھ اس سلسلے میں لکھا گیا ہے۔ میرے ناظرین کو
جدید تجربات کی جانب ترغیب دے گا۔ جس سے ملک کے علمی ذخیرے میں ایک قیمتی
اضافہ ہوگا۔

ادارے کی بہترین پکس

تشیخیه همفرزاد

تیت = 150

[illegible]

پہنا ٹرم مقناطیسی طاقت یا مسمریزم

معاہدہ کی قوت کی دریافت بظاہر جدید معلوم ہوتی ہے اور اسی سے منظر صاحب کے نام پر جو ایک انگریز قصہ سیریز کمالات کی ہے۔ لیکن پڑھ لگا دیا گیا ہے کہ یہ علم بہت پرانا ہے اور اس کا درجہ زمانہ قدیم میں ہندوستان کے اندر تھا تھا اور وہاں کے خاص لوگ اس کے عالم تھے۔ چنانچہ اسے مسکرت میں اکثر نغمہ فنی کہتے ہیں۔ ایسی قوت کے بارے میں مختلف طبقے کے لوگوں نے مختلف رائے کا اظہار کیا ہے۔ اعلیٰ سائنس کا خیال ہے کہ یہ ایک پوشیدہ قوت ہے جو ایک جسم سے دوسرے جسم میں داخل ہو جاتی ہے مگر اسے انسانی آنکھیں دیکھ نہیں سکتیں۔ تاہم اس کے اثر کے ظاہر ہونے سے اس کے وجود کا پتہ لگتا ہے۔

قوت عطا ملے گی کہ ماہر کہتے ہیں کہ حیوانات (جن میں انسان بھی شامل ہے) کے جسم کے گرد چار بجے قطر کا عطا ملے گا۔ اسی دلیل کے ثبوت میں وہ قدیم زمانہ کی عاتل ہوئی تصاویر کو پیش کر سکتے ہیں کہ اس زمانہ کے مصور اس بات کو دیکھتے تھے اور اسی لئے تصاویر کے گرد گھٹن ہار بنایا کرتے تھے۔ اس علم کے ماہر یہاں تک دعویٰ کرتے ہیں کہ اگر یہ عطا ملے گا کہ جسم کے گرد ہر ذرے کا ممکن ہے۔

زمانہ قدیم اور زمانہ وسطی کے عالمان علم کفر و کج خیال تھا کہ دل خون کو اچھا نہ
 دیکھ سکتے تھے۔ اب یہ خیال غلط ثابت ہوا۔ اور اس کی بجائے یہ نئی بات صدفالت ہوئی کہ شخص
 محتاط طبی قوت خون کو روگوں اور شریانوں میں رواں کرتی ہے۔ چنانچہ ایک عالم کا بیان ہے
 کہ اگر خون کا دورہ ہوتا تو وہ جاری رہے۔ پھر خاندانِ شباب کے اخراج میں بے قاعدگی واقع نہ
 ہوتی۔ کوئی بیماری آتی نہیں۔

ملک و ملت

سمریزم کب اور کیونکر ایجاد ہوئی

عسکرت کی کتب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سمریزم کے عالم ہندوستان میں نہایت قدیم زمانہ میں بھی موجود تھے اور وہ ماضی حال مستقبل کا حال اس ذریعہ سے دریافت کر لیا کرتے تھے اور اکثر امراض کو صرف ہاتھ لگا کر دور کر دیا کرتے تھے۔ مگر ہمارے پاس اس کی کوئی سند نہیں ہے کہ اس وقت کسی شخص نے اس علم کو دریافت کیا تھا اور کیونکر دریافت کیا ہے ہاں جدید دریافت کے موافق ہمیں صرف اس قدر معلوم ہے کہ 1850ء میں وائیکا کے ایک میڈیکل کالج کے اسٹوڈنٹ جس کا نام فریڈرک سمر تھا۔ چند ابتدائی تجربات سے دریافت کیا کہ کچھ بیماریاں مشن درد کے بدن پر حقائق کے لگانے سے دور ہو سکتی ہیں۔ جب وہ قاریغ تحصیل ہوا تو اس نے ایک مختصر سی کتاب لکھی جس میں اپنی کامیابیوں کا تذکرہ کیا اور اس ذریعہ سے اس کی کافی شہرت ہو گئی۔ اس کے بعد وہ اپنے گھرنے نامی ایک کیتھولک پادری اس سے ملا اور جب میسر نے اپنی دریافت کے متعلق گفتگو کی تو پادری نے کہا کہ میں شخص اپنے ہاتھ سے بیماری کو دور کر دیا کرتا ہوں۔ میسر نے اپنی دریافت کو اس طریق پر آزمایا تو اسے اس پہلو سے بھی کامیابی ہوئی اور اس سے زیادہ اور عمدہ ایک بات دریافت ہوئی کہ مریض کو اس ذریعہ سے بے ہوش کیا جاسکتا اور اس سے ہر قسم کا کام لیا جاسکتا ہے۔

انفرض جب میسر صاحب کو اس بارے میں بہت کامیابی ہوئی تو وہاں کی گورنمنٹ نے بہ نظر وقار عام ایک رقم معاوضہ کی دے کر اس علم کو یکسر چاہا مگر میسر صاحب اسے ان کو قبول نہیں کیا۔ جس کی پاداش میں اسے جلاوطن ہونا پڑا۔ چنانچہ وہ فرانس چلا گیا اور وہیں اسی سال عرض مر گیا۔

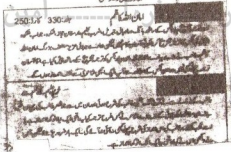
یہ علم اس کے ذریعے اس کے شاگردوں تک پہنچا اور پھر اس سے چمپانے نہ

چمپ نہ سا بلکہ مختلف ممالک میں پھیل گیا ایک شخص نے اس ضمن میں ایک بات دریافت کی کہ اگر کسی چندارے کو ضرورت تک مسلسل دیکھا جائے اسی سے نیند آسکتی ہے۔ پہلے لوگوں کو یہ خیال تھا کہ جتنا طبی قوت کسی خاص شخص میں ہوتی ہے لیکن اب یہ ثابت ہو گیا کہ وہ کم و بیش ہر شخص میں ہوتی ہے۔

مقتناطیسی عامل کیلئے ہدایات

- ☆ مریض پر اپنے عمل کو اپنا راجہ اختیار نہ کرو۔ کیونکہ کامیابی کا اصلی راز یہی ہے۔
- ☆ کام شروع کرنے والوں کو چاہیے کہ وہ اول چھوٹے چھوٹے مریضوں میں مٹھا درد سر۔ کان کے درد کو اس عمل سے دور کرتا ہے۔
- ☆ عام کو چاہیے کہ اپنے ہر ایک الفاظ حرکت اور عمل سے مریض کو یقین دلانے کہ گویا وہ اپنے فن میں کامل ہے اور یہ بھی کہ وہ بڑی کوشش کرتا ہے۔ غفلت نہیں کرتا۔

اور یہی دیکھ کر جس



توجہ فرمائیں!

یہ کتابیں ہزاروں سال پہلے کی ہیں یہ یکس صرف عالموں کیلئے ہیں روحانیت کے ماہروں کے لئے ہیں عام لوگوں کے لئے یہ بکس ہرگز نہیں ہیں کوئی بھی عمل منتر تعویذ کرنے سے پہلے کسی ماہر عامل سے روحانیت کے ماہر سے ضرور معلومات کر لیں کہ میں یہ تعویذ کر سکتا ہوں عمل منتر کر سکتا ہوں کہ نہیں اگر عامل اجازت دیں تو کریں ورنہ ہرگز نہ کریں کسی جانی و آئینی یا جادوی آفت میں اگر مبتلا ہو گئے تو ادارہ یا مصنف ذمہ دار نہ

ہوگا۔ اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ 0307-4917497

ادارہ و مصنف

ادارے کی دیگر مطبوعات

جادو اور جادوگر بادیال قیمت = 300	آج سے ہزار سال پہلے جن اور جنات کا اس دنیا پر قبضہ تھا وقت کے ساتھ جن تو اس دنیا سے غائب ہو گئے لیکن اپنا سایہ اور اپنی حقیقت چھوڑ گئے جنوں کے حالات ان کے منتر ان کے اعمال اور طریقے اس کتاب میں درج ہیں خود بخود!
منتر شکتی منتر جم، گونی چند مصنف: بادیال قیمت = 270	ہندوؤں منتروں سے کیسے کام لینے ہیں؟ منتر شکتی کی حقیقت کیا ہے؟ منتر کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ لکھا منتر کرنے سے نقصان ہو سکتا ہے آپ خود اسے دار ہیں مصیبت اور تکلیف میں منتر کرنا درست ہے ہر وقت منتر شکتی کرنے سے منتر شکتی چاہی جتنی سے آپ خود کیجئے۔
مصر کا جادو سوامی جس راج گونی قیمت = 270	قدیم احرام مصر میں ہر طرف جادو اور جادوگر تھے اکثر غلوں میں احرام مصر اور مصر کے شہر دکھاتے ہیں کیونکہ مصر میں قدیم پہاڑوں میں آج بھی جادو گرؤں کے محل ٹوک موجود ہیں جو وہاں سے بھی نکلے ہیں انہی پہاڑوں اور غاروں میں سو جاتے ہیں جادو سے بچو واقعتاً اور حقیقت اس کتاب میں دیجئے۔
شعبدہ بازی بادو کے کھیل تحت نظام مرحوم قیمت = 210	جادو کے کھیل دکھانے والے ایسے ہاتھ سے بچیں غائب کر دیتے ہیں ایک آپ سے انسان کو دوسرے ذبح بھی ڈال دیتے ہیں ایسے لوگ کو نہ شکر اور اور ہر طرف ہیں سے نکال کر دکھاتے ہیں ہر قسم کے جادو کے کھیل دکھانے کرنے کے طریقے درج ہیں
چھو منتر چھو بادیال	ایک مشہور چھو بادیال تھا جب ایک گھڑ کا دور تھا اسے منتروں پر بہت عبور تھا لوگ اکثر اس کے پاس مختلف بیماریوں کا علاج منتروں سے کروانے آتے تھے چھو بادیال ایک وقت میں کئی سکوں کا عمل منتروں سے کرتا تھا اس نے اپنی اس کتاب چھو منتر میں کئی کتاب اور قدیم منتر لکھے جو درج ہیں۔
میرج گھاؤد شادی کے طریقے گوپال شرما قیمت = 210	شادی سے پہلے کس باتوں پر عمل کرنے سے انسان شادی کے قابل ہوتا ہے یعنی کن طریقوں سے شادی کا عمل شروع ہوتا ہے اس میں طریقے اقسامی تدابیر اور طاقت کے نسخہ جات اور خوش گوار زندگی گزارنے کے 200 طریقے ضرور درج ہیں۔

قیمت جلد اول = 750

جدید ایڈیشن 2011-12

ادارہ کی عملیات پر شائع کردہ بہترین کتابیں

جنات کی حقیقت

جن کیا ہیں؟ جن کیا کرتے ہیں؟ کیا کھاتے ہیں؟
کیا پیتے ہیں؟ اچھے جنوں اور برے جنوں کی مکمل
معلومات، جنوں کے مستز، جن کیسے مستز پڑتے تھے،
دنیا میں موجود جنوں کے راز، ہم میں موجود جن انسانی
شکل کے جن۔

جنات کیا ہیں؟

قیمت: 240 روپے

مستزوں کے خفیہ راز

دو کوئے مستز ہیں جو خفیہ ہوتے ہیں؟ جو عام لوگ نہیں پڑھ
سکتے صرف عاملوں کے لئے ہوتے ہیں۔ آپ کو اس
کتاب کے مطالعہ سے سب معلوم ہو جائے گا۔

جادو گردوں کی آپ بیتی

قیمت: 220 روپے

کالے جادو کا توڑ

جن لوگوں پر کالا جادو کیا ہو یہ ان لوگوں کے لئے بہترین
کتاب، اب آپ پر کالا جادو نہیں چلے گا، نہ ہوگا۔ اس
کتاب کو ایک بار پڑھ لیں۔ قرآنی تعلیمات سے کالے
جادو کا توڑ اس میں موجود ہے۔

بھائی محبوب بو کے

قیمت:

مستزوں سے علاج

اس کتاب میں ایسے مستز و عکالت گئے ہیں جن سے آپ
اپنی بیماریاں کا توڑ کر سکیں گے مستزوں سے غلط کام لینا
فصاحت بھی ہو سکتا ہے۔

سحر بنگال بنگالی جادو

بنگال کے جادوؤں کے بارے میں جو لوگ جانتا چاہتے
ہیں ان کے لئے یہ کتاب بہت بہترین ہے۔ بنگال کے
لوگ روٹی پانی کو ترستے تھے اچانک انہوں نے جادو کرنا
کیسے سیکھا بنگال کا جادو مشہور ہو گیا وہ لوگ جادو کے زور
پر پوری دنیا میں مشہور ہو گئے۔

بنگال کی کہانی

قیمت: 240 روپے

عثمان پبلی کیشنز کی مایہ ناز بکس

رکاوٹ

بندش کیسے کھلتی ہے؟

شوکت علی شاہ قادری

قیمت: 240 روپے

ٹیلی پیتھی

مسمریزم کے کمالات

شوکت علی شاہ قادری

روح اللہ بسمانی مرحوم

علم النجوم

شوکت علی شاہ قادری

برکت اللہ چوہدری

ریلیشن شپ

تعلقات الادویہ

ڈاکٹر کاشی رام

جن لوگوں کا کاروبار بند ہے کسی چیز میں رکاوٹ ہے کسی کا
کوئی کام نہیں ہو رہا کسی کی بیماری ٹھیک نہیں ہو رہی
رکاوٹ ہے۔ ان سب کے لئے اور جن لوگوں کو سمجھ نہیں
آ رہی ان کے ساتھ کیا ہو رہا ہے ان سب کیلئے ہر قسم کی
رکاوٹ بندش دور کرنے کی بہترین کتاب۔

جو لوگ یہ علم سیکھنا چاہتے ہیں ان کیلئے، جو لوگ یہ علم کرنا
چاہتے ہیں ان کے لئے اور جو لوگ یہ چاہتے ہیں ان پر کوئی
اور چٹا ختم نہ کر سکے صرف وہ خود ہی کر سکتے ان کیلئے اور
سب چٹا ختم نہ کر سکیں صرف میں کر سکتا ان کیلئے اور سب
کیلئے چٹا ختم نہ کر سکتے۔ قیمت: 270 روپے

نجوم کیا ہے؟ نجوم سیکھنا چاہتے ہیں نجوم کرنا چاہتے
آپ کو نجوم سکھائیں۔ قدم بزم کتاب کا اردو ترجمہ۔ علم
نجوم کے ماہر شوکت علی شاہ قادری کے قلم سے لکھی گئی یہ
دلچسپ کتاب ضرور پڑھنا آئے گی۔ قیمت: 210 روپے

تعلقات الادویہ (ریلیشن شپ) پر انوکھی اور نئے انداز
کی نئی کتاب ڈاکٹر کاشی رام نے اس نئے موزوں کو قدم
انداز میں لکھا ہے جو آج بھی لوگوں نے پسند کی قدم
دوری کتاب نئے دور کے مطالقی۔ قیمت: 210 روپے

اصلی انڈین جنسیات (سیکس) پر کتب

اصلی انڈین مہاکوک شاستر کوکا پنڈت مترجم رام لال گپتا قیمت = 180/	جنسیات کے باہر ہندوستان میں ایک نام نے بھری زبان میں کی جنسیات پر جس لکھی یہ کتاب جنسیات پر اپنی مثال آپ ہے مہاکوک شاستر جس کا ترجمہ رام لال گپتا نے کیا بازار داریکٹ میں محل مہاکوک شاستر چھپ رہے ہیں اصل کتاب رام لال گپتا کی ہے مترجم کا نام دیکھ کر کتاب حاصل کریں۔
اصلی انڈین کوک شاستر کوکا پنڈت مترجم رائے بہادر قیمت = 180/	جنسیات کی کچھ لکھی یا نہیں جس سے محسوس ہوا کہ اہل ہندوستان نے اپنی جسم کو کرم کیا جائے وہ کوئی سی ہیں جس کے جسم کی حصوں کو چھونے جسم میں حرکت ہوتی سب باتوں کا علم اس کتاب میں ہے کوکا پنڈت نے اپنی زندگی میں بارہ کس جنسیات پر لکھی ان میں سے یہ کتاب بھی ان کے طور پر چنے پر مشتمل ہے جس کا ترجمہ رائے بہادر شری نے آسان کر کے پیش کیا۔
اصلی انڈین بگ Big کوک شاستر کوکا پنڈت مترجم رام لال گپتا قیمت = 750/	یہ بڑا کوک شاستر ہے اس کے 900 صفحات ہیں وہ جسے پر مشتمل ہیں اصل کتاب کی بیکان یہ ہے اس کوک شاستر میں کوکا پنڈت نے خوب بات عملیات جاو اور ریل جعفر پسنری کا علم بھی شامل ہے اور اصل چادوں مری کے طریقے لکھے ہیں یہ کوک شاستر واحد اور انوکھا کوک شاستر ہے جس میں 100 عورتوں کے مختلف طریقے لکھے ہیں جو کہیں کسی بھی ہوئی ہیں؟ ان کی کیا باتیں مان کا اعجاز ان کی چالی ملن کیا ہے؟ وہ میرا پانچ ہزار سال سے عورتوں کی کلی تھیں آری ہیں وہ کیا چاہتی ہیں ان کو کس طرح چاہیے ان سب باتوں کے لیے اس کتاب کو دیکھئے۔
اصلی انڈین سیکس انشٹوٹ ڈاکٹر کیل ویر قیمت = 200/	آج کل کے دور میں لوگوں نے اپنے آپ کو اس قدر بھی طور پر خراب کر لیا ہے کہ اب ان کا علاج دواؤں سے نہیں اب ان کے لیے مشینوں سے علاج کرنے کے موضوع پر اس کتاب کا ذکر کر رہا ہوں۔ اس کتاب میں انشٹوٹ سے اپنے عضو اعصاب یعنی درگوں، پھول کا علاج کریں اور بالکل درست ہو جائے گے۔
اصلی انڈین جنسی تعلیم (سیکس ایجوکیشن) ڈاکٹر ویکیم دی واسی قیمت = 180/	بڑے ہو جانے آج کل کی لکھی جس کا شعور نہیں ہے نہ تعلیمی، بے وقت جس کا مزہ لیتے ہیں جس سے کئی طرح کی بیماریاں جنم لیتی ہیں کئی ایسی بیماریاں جن کا علاج کئی دواؤں سے نہیں ہوتا ہے باجمہ بن، انفارنا ماری، جی کا نا آنا یا نہ ہونا، بے سے پہلے آپ اس کتاب کو دیکھئے اور بھڑکیے یہ کتاب کیا بگاڑ کر کرتی ہے اصل سیکس تعلیم آپ کے ہاتھ۔

پروہم فرما آمین

روحانیت کے ماحر

شوکت علی شاہ کر قادی کی عملیات پر جامع تصنیفات



علم النجوم

نجوم کیا ہے؟ آپ نجوم سمجھنا چاہتے ہیں تو آئیں آپ کو نجوم سکھائیں۔
قدیم نزل کتاب کا اردو ترجمہ۔ علم نجوم کے ماہر کے قلم سے لکھی گئی یہ
دلچسپ کتاب ضرور پسند آئے گی۔ قیمت: 210 روپے

علم جفر

صدیوں پرانا حقیقی جفر کا علم سمندر سے بھی گہرا، پڑھیں تو معلوم ہو کہ یہ علم
کیا ہے اور کیا کچھ کر سکتا ہے۔ پہلے آپ نے جو کچس پڑھی ان میں کیا کیا
لیکن یہ کتاب واقعی ایک علمی کتاب ہے۔ قیمت: 240 روپے



اے مالکِ گل رکاوٹ۔ ہندش کیسے کھلتی ہے؟ ہم فرما

جن لوگوں کا کاروبار بند ہے۔ بیماری ٹھیک نہیں ہو رہی اور ہر کام میں
رکاوٹ آ رہی ہے۔ ان سب کے لئے ہر قسم کی رکاوٹ ہندش کھولنے کے
لئے کی بہترین کتاب قیمت: 240 روپے

علم الاعداد کا جامع انسائیکلو پیڈیا

اعداد کی طاقت جس سے آپ جھڑک چھو دیں۔ انسان کے اندر کی باتیں
معلوم کر لیں۔ اعداد بولتے ہیں کس طرح اور عمل کرتے ہیں کیسے؟ آئیں
اس کتاب کا مطالعہ کریں اور جانیں۔ قیمت: 240 روپے



جہاں دین ہے جہاں ملائکہ چمک رہے ہیں لاہور
فون: 042-37840094 سرائی 0333-4275783
spublications@hotmail.com
spublications@gmail.com

عشاق پبلی کیشنز